

کتابُ الْجَنَّةِ

www.kitabosunat.com

جنت کا بیان

www.KitaboSunnat.com

مذہبِ اہلِ کتاب

www.kitabosunat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

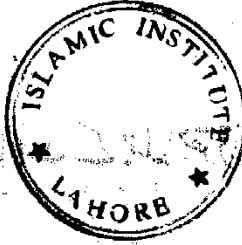
← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

تہذیب النبیؐ

۱۴



کتابُ الجَنَّةِ

جنت کا بیان

www.KitaboSunnat.com

محمد اقبال کھیلانی

پبلیکیشنز
لاہور

جلڈ پبلیکیشنز

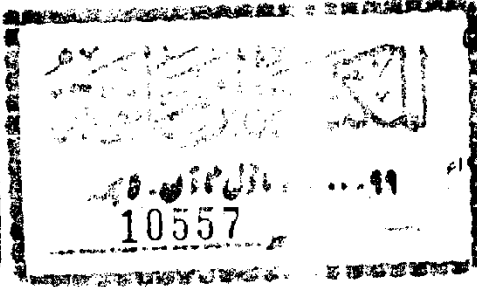
﴿ اشاعت کے جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں ﴾

263.75

کلیں - 2

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب : جنت کا بیان
مؤلف : محمد اقبال کیلانی بن حانظہ محمد اور لیس کیلانی رحمہ اللہ
کہوڑنگ : ہارون الرشید کیلانی
اہتمام : خالد محمود کیلانی
طبع : دوسری اکتوبر 1999ء
قیمت : 57 روپے



رابطہ کے لئے

مینجر حدیث پبلیکیشنز - ۲ شیش محل روڈ، لاہور

فون : 7232808

فہرست

صفحہ نمبر	نام ابواب	اسماءُ الأبواب	نمبر شمار
۵	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	۱
۴۳	جنت کی موجودگی کا ثبوت	اثبات وجود الجنّة	۲
۴۵	جنت کے نام	الاسماءُ الجنّة	۳
۴۷	جنت قرآن مجید کی روشنی میں	الجنّة فی ضوء القرآن	۴
۶۱	جنت کی شان	شان الجنّة	۵
۶۵	جنت کی وسعت	سعة الجنّة	۶
۶۸	جنت کے دروازے	ابواب الجنّة	۷
۷۴	جنت کے درجات	درجات الجنّة	۸
۷۸	جنت کے محلات	قصور الجنّة	۹
۸۲	جنت کے نیچے	خیام الجنّة	۱۰
۸۳	جنت کے بازار	سوق الجنّة	۱۱
۸۴	جنت کے درخت	اشجار الجنّة	۱۲
۸۸	جنت کے پھل	ثمار الجنّة	۱۳
۹۲	جنت کی نہریں	انهار الجنّة	۱۴
۹۵	جنت کے چشمے	عیون الجنّة	۱۵
۹۸	حوض کوثر	الحوض الكوثر	۱۶
۱۰۳	اہل جنت کا کھانا پینا	طعام اهل الجنّة و شرابہم	۱۷
۱۱۰	اہل جنت کے لباس و زیورات	لباس اهل الجنّة و خلیہم	۱۸
۱۱۵	اہل جنت کی مجالس اور مسدیں	مجالس اهل الجنّة و مساندہم	۱۹
۱۱۸	اہل جنت کے خادم	اخدام اهل الجنّة	۲۰

صفحہ نمبر	نام ابواب	اسماء الأبواب	نمبر شمار
۱۲۰	جنت کی خواتین	نساء الجنة	۲۱
۱۲۵	آہو چشم حوریں	حور عین	۲۲
۱۲۹	جنت میں اللہ تعالیٰ کی رضا	رضوان اللہ تعالیٰ فی الجنة	۲۳
۱۳۱	جنت میں اللہ تعالیٰ کا پدار	رؤية الله تعالیٰ فی الجنة	۲۴
۱۳۶	اہل جنت کے اوصاف	اوصاف اهل الجنة	۲۵
۱۳۳	ہی نوع انسان میں سے جنتیوں کی نسبت	نسبة اهل الجنة و النار من بنی آدم	۲۶
۱۳۴	جنت میں امت محمدیہ ﷺ کی کثرت	کثرة اهل الجنة من امة محمد ﷺ	۲۷
۱۳۷	جنت میں لے جانے والے اعمال مشقت طلب ہیں	الأعمال السائقة الى الجنة شاقة	۲۸
۱۵۰	جنت کی بھارت پانے والے لوگ	المبشرون بالجنة	۲۹
۱۵۹	جنت میں جانے والے لوگ	الذین يدخلون الجنة	۳۰
۱۷۸	ابتداء جنت سے محروم رہنے والے لوگ	المحرومون من الجنة فی البداية	۳۱
۱۸۲	کسی متعین شخص کے بدلے میں جنتی ہونے کا حکم لگانا جائز نہیں	لا يجوز الحكم لاحد آتہ من اهل الجنة	۳۲
۱۸۵	جنت میں بیتے دنوں کی ایسی	تذكرة الأيام الخالية فی الجنة	۳۳
۱۸۷	اعراف والے لوگ	اصحاب الاعراف	۳۴
۱۸۹	دو متضاد عقیدے اور دو متضاد انجام	عقیدتان متضادتان و ---	۳۵
۱۹۰	دنیا میں جنت کی بخش نعتیں	بعض نعم الجنة فی الدنيا	۳۶
۱۹۲	جنت طلب کرنے کی دعائیں	الأذعية فی طلب الجنة	۳۷
۱۹۴	متفرق مسائل	مسائل متفرقة	۳۸



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ:

مرنے کے بعد دوسری زندگی میں ہر انسان کی آخری منزل جنت ہے یا جہنم، جنت اور جہنم ہے کیا؟ کم و بیش ہر مسلمان کے ذہن میں اتنا تصور تو موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو آخرت میں انعام و اکرام سے نوازیں گے اور وہ عیش و آرام کی زندگی بسر کریں گے عیش و آرام کی اسی جگہ کا نام جنت ہے جب کہ ایمان نہ لانے والوں اور بڑے عمل کرنے والوں کو آخرت میں اللہ تعالیٰ مختلف قسم کے عذاب دیں گے اور وہ بہت ہی تکلیف دہ زندگی بسر کریں گے عذاب اور عقاب کی اسی جگہ کا نام جہنم ہے۔

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں جنت اور جہنم کے بارے میں بڑی واضح تفصیلات ملتی ہیں جنت کے بارے میں چند قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

۱۔ جنت کی چوڑائی زمین و آسمان کی وسعت کے برابر ہے۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۳۳)

۲۔ جنت کے پھل اور بہاریں دائمی ہوں گی۔ (سورہ رعد آیت ۳۰)

۳۔ جنت میں بھوک اور پیاس نہیں ہوگی۔ (سورہ طہ آیت ۱۱۸)

۴۔ اہل جنت سونے کے تختوں اور سبز ریشم کے لباس پہن کر نکلیے دار مستودوں پر مزے کریں گے۔ (سورہ کف آیت ۳۱)

۵۔ اہل جنت عقل پر اثر انداز نہ ہونے والی سفید رنگ کی لذیذ شراب پئیں گے۔ (سورہ صافات آیت ۴۵-۴۶)

۶۔ اہل جنت کے لئے ہیروں اور موتیوں جیسی شرمیلی لگاہوں والی خوبصورت بیویاں ہوں گی جنہیں اس سے پہلے کسی جن یا انسان نے چھوا تک نہیں ہوگا۔ (سورہ رحمان آیت ۵۶-۵۸)

چند احادیث مبارکہ بھی ملاحظہ فرمائیں:-

- ۱۔ جنت میں بیماری۔ بڑھاپا اور موت نہیں ہوگی۔ (مسلم)
- ۲۔ اگر ایک جنتی اپنے نکلن سمیت (دنیا میں) بھانک لے تو سورج کی روشنی کو اس طرح ختم کر دے گا جس طرح سورج کی روشنی تاروں کو ختم کر دیتی ہے۔ (ترمذی)
- ۳۔ اگر جنتی خاتون دنیا میں ایک دفعہ بھانک لے تو مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دے اور (ساری فضا کو) خوشبو سے معطر کر دے۔ (بخاری)
- ۴۔ جنت کے محلات سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنے ہیں اس کا گارا تیز خوشبو والا مسک ہے اس کے سنگریزے موتی اور یا قوت کے ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے۔ (ترمذی)
- ۵۔ جنت کے سو درجات ہیں ہر درجہ کے درمیان زمین و آسمان کے برابر فاصلہ ہے۔ (ترمذی)
- ۶۔ جنت کے پھلوں کا ایک خوشہ زمین و آسمان کی ساری مخلوق کے کھانے سے بھی ختم نہیں ہوگا۔ (احمد)

- ۷۔ جنت میں ایک درخت کا سایہ اس قدر طویل ہو گا کہ اس کے سائے میں ایک (گھوڑا) سوار سو سال تک چلتا رہے تب بھی سایہ ختم نہیں ہوگا۔ (بخاری)
- ۸۔ جنت میں کمان برابر جگہ ساری دنیا اور دنیا بر کی تمام نعمتوں سے زیادہ قیمتی ہے۔ (بخاری)
- ۹۔ حوض کوثر پر سونے اور چاندی کے پیالے ہوں گے جن کی تعداد آسمان کے ستاروں کے برابر ہوگی۔ (مسلم)

اب جنم کے بارے میں قرآن مجید کی چند آیات ملاحظہ ہوں:-

- ۱۔ جنمیوں کے لئے آگ کے لباس کاٹے جائیں گے ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے ان کی کھالیں ہی نہیں پیٹ کے اندر کے حصے تک گل جائیں گے۔ (سورہ حج آیت ۱۹)

(۲۰۔

- ۲۔ جنمیوں کے لئے آگ کا اوڑھنا اور آگ کا چھونا ہوگا۔ (سورہ اعراف آیت ۴۱)
- ۳۔ جنمیوں کی گردنوں میں طوق، ہاتھوں میں زنجیریں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنا کر آگ میں گھسیٹا جائے گا۔ (سورہ حاقہ آیت ۳۵-۳۴ سورہ مومن آیت ۱-۷۲)
- ۴۔ جنمیوں کو جنم میں آگ کے پہاڑ ”صعود“ پر چڑھایا جائے گا۔ (سورہ مدثر آیت ۱۷)
- ۵۔ جنمیوں کو پینے کے لئے زخموں سے بننے والے خون اور پیپ کا آمیزہ دیا جائے گا۔ (سورہ

ابراہیم آیت ۱۶-۱۷) نیز غلیظ اور بدبو دار کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا جو منہ سے لگاتے ہی سارے چہرے کو بھون ڈالے گا۔ (سورہ کنف آیت ۲۹)

۶۔ بد مزہ، بدبو دار، کڑوا اور کانٹے دار تھوہر کا درخت (زقوم) جنہیوں کو کھانے کے لئے دیا جائے گا۔ (سورہ صافات آیت ۶۶-۶۷)

۷۔ جنم میں جنہیوں کو مارنے کے لئے لوہے کے گرز ہوں گے۔ (سورہ حج آیت ۲۱-۲۲)

۸۔ جنہیوں کی ٹھکیں کس کر انتہائی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں ٹھونس دیا جائے گا جہاں وہ موت کی تمنا کریں گے لیکن موت نہیں آئے گی۔ (سورہ فرقان آیت ۱۳-۱۴)

یاد رہے مذکورہ بالا سطور میں قرآنی آیات کا مفہوم دیا گیا ہے لفظ بہ لفظ ترجمہ نہیں دیا گیا البتہ تفصیل کے لئے حوالہ جات دے دیئے گئے ہیں خواہش مند قارئین خود مطالعہ فرما سکتے ہیں۔ جنم کے بارے میں چند احادیث مبارکہ بھی ملاحظہ ہوں:

۱۔ جنم میں اونٹوں کے برابر سانپ ہوں گے جن کے ایک مرتبہ کانٹے سے جنمی چالیس سال تک زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا اور بچھو فچھروں کے برابر ہوں گے جن کے ایک مرتبہ کانٹے سے جنمی چالیس سال تک زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا۔ (مسند احمد)

۲۔ جنمی کا ایک وانت احد پہاڑ کے برابر ہو گا۔ (مسلم)

۳۔ جنمی، جنم میں اس قدر آنسو بہائیں گے کہ ان میں کشتیاں چلائی جا سکیں گی۔ (حاکم)

۴۔ جنم میں کافر کے دو کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رو سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر ہو گا۔ (مسلم)

۵۔ جنمی کی کھال کی موٹائی بیالیس ہاتھ (تقریباً ۶۳ فٹ) ہو گی۔ (ترمذی)

۶۔ جنمی کے بیٹھنے کی جگہ مکہ اور مدینہ کے درمیان مسافت کے برابر (تقریباً ۴۰۰ کلومیٹر) ہو گی۔ (ترمذی)

۷۔ جنم کو قیامت کے روز کھینچ کر لانے کے لئے چار ارب نوے کروڑ فرشتے مقرر کئے جائیں گے۔ (مسلم)

۸۔ جنم کی گہرائی اس قدر ہے کہ اس کی تہ میں گرنے والا شخص مسلسل ستر برس تک اس میں گرتا چلا جائے گا۔ (مسلم)

جنت اور جنم کے بارے میں قرآن و حدیث کے حوالے سے یہ ایک مختصر سا تعارف

ہے جو ہم نے گذشتہ سطور میں پیش کیا ہے اس تعارف کی تفصیلات قارئین کرام کو ”کتاب الجنة“ اور ”کتاب النار“ کے ابواب میں ان شاء اللہ مل جائیں گی۔
جنت و جہنم اور عقل پرستی

دین کی بنیاد علم وحی پر ہے لہذا علم وحی کی پیروی ہمیشہ لوگوں کی فلاح اور نجات کا باعث بنی ہے علم وحی کے مقابلے میں عقل کی پیروی ہمیشہ گمراہی اور خسارے کا باعث بنی ہے۔

انبیاء کرام کی دعوت کے جواب میں جو لوگ وحی کی تعلیمات پر ایمان بالغیب لے آئے مرنے کے بعد دوسری زندگی یعنی حشر نشر حساب کتاب اور جنت و جہنم کو تسلیم کر لیا وہ کامیاب و کامران ہوئے۔ جنہوں نے ان تعلیمات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنا چاہا وہ ناکام و نامراد ہوئے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جاہل کافروں کا یہ عقلی اعتراض نقل فرمایا ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا بعید از عقل ہے اسی وجہ سے کافروں نے پیغمبروں کو نہ صرف جھٹلایا بلکہ ان کا مذاق بھی اڑایا۔ قرآن مجید کی چند آیات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ اِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذَلِكَ رَجْعٌ بَعِيدٌ (۳: ۵۰)

کیا جب ہم مرجائیں گے اور خاک ہو جائیں گے (تو دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟) یہ واپسی تو عقل سے بعید ہے۔ (سورہ ق: آیت ۳)

۲۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يَتَّبِعُكُمُ إِذَا مَرَّ فَتُحْمَرُّكُمْ كَمَا مَرَّ فَتُعْرَفُونَ لَقَدْ خَلَقْنَا جَدِيدًا ۝ أَفَتَزَيُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَمْ بِهِ حِنَّةٌ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ (۸: ۳۳-۳۴)

اور کافروں نے کہا ”کیا ہم تمہیں ایسا شخص بتائیں جو خبر دیتا ہے کہ جب تمہارے جسم کا ذرہ ذرہ منتشر ہو چکا ہو گا اس وقت تم نئے سرے سے پیدا کئے جاؤ گے؟“ نہ معلوم یہ شخص اللہ کے نام سے جھوٹ گھڑتا ہے یا اسے جنون لاحق ہے“ (سورہ سبأ آیت ۴-۸)

۳۔ وَقَالُوا إِن هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ اِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۝ عِظَامُهُ إِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ أَوْ آبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝ قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ (۱۵: ۳۷-۳۸)

اور کافر کہتے ہیں ”یہ تو صریح جادو ہے بھلا کہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ جب ہم مر چکے ہوں اور مٹی میں جاؤں اس وقت ہم پھر زندہ کر کے اٹھا کھڑے کئے جائیں۔ اور کیا ہمارے اگلے

وقتوں کے آباؤ اجداد بھی اٹھائے جائیں گے؟“ ان سے کہو ”ہاں اور تم (اللہ کے مقابلے میں) بے بس ہو“ (سورہ صافات آیت ۱۵-۱۸)

۳۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِذَا كُنَّا تُرَابًا وَّآبَاؤُنَا أَنِنَّا لَمُخْرَجُونَ ۖ لَقَدْ وُعِدْنَا هَذَا نَحْنُ وَّآبَاؤُنَا مِن قَبْلُ إِن هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ (سورہ نمل آیت ۶۷-۶۸)

اور کافر کہتے ہیں جب ہم اور ہمارے آباؤ اجداد مٹی ہو جائیں گے تو کیا دوبارہ زندہ کئے جائیں گے؟ ہم سے پہلے ہمارے آباؤ اجداد کے ساتھ بھی ایسے وعدے کئے جاتے رہے لیکن یہ سب وعدے فقط اگلے وقتوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ (سورہ نمل آیت ۶۷-۶۸)

۵۔ أَيْعِدُكُمْ أَنْتُمْ إِذَا مِتُّمْ وَ كُنْتُمْ تُرَابًا وَّ عِظَامًا أَنْتُمْ مُخْرَجُونَ ۖ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ۝ (سورہ مؤمنون آیت ۳۵-۳۶)

کیا یہ شخص تمہیں ڈراتا ہے کہ جب تم مر کر مٹی ہو جاؤ گے اور ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ جاؤ گے تو دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے۔ نہیں نہیں یہ وعدہ جو تم دینے جا رہے ہو بہت دور کی بات ہے (یعنی ناممکن ہے) (سورہ مؤمنون آیت ۳۵-۳۶)

وحی الہی کی تعلیمات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنے والے ”دانشور“ ویسے تو ہر زمانے میں ہی بڑی کثرت سے موجود رہے ہیں لیکن پہلے جو لوگ وحی الہی کی تعلیمات کو جھٹلاتے تھے وہ دائرہ اسلام میں دوسرے سے داخل ہی نہیں ہوتے تھے آج کا المیہ یہ ہے کہ وحی الہی کی تعلیمات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھ کر جھٹلانے والے وہ لوگ ہیں جو بظاہر دائرہ اسلام میں داخل ہیں اور ”مسلمان“ ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔

دوسری صدی ہجری کے آغاز میں جہم بن صفوان نے یونانی فلسفہ سے متاثر ہو کر ذات باری تعالیٰ صفات باری تعالیٰ اور تقدیر کے بارے میں تعلیمات وہی سے انحراف کیا اور اپنے ساتھ بہت سے دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کیا جو بعد میں فرقہ جہمیہ کہلایا۔ اسی طرح فرقہ معتزلہ کے بانی واصل بن عطاء نے بھی علم وحی کی بجائے عقل کو معیار بنایا اور گمراہ ہوا نیز اپنے ساتھ لوگوں کی کثیر تعداد کو بھی گمراہ کیا جو فرقہ معتزلہ کہلایے۔ (۱)

(۱) یاد رہے جہمیہ اور معتزلہ دونوں نے صفات باری تعالیٰ جن کا قرآن کریم میں صاف طور پر ذکر آیا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پاؤں چہرہ یا ہڈی وغیرہ کی نفی کی اور ایسی تمام آیات اور احادیث کی تائیدیں کیں جب کہ تقدیر کے معاملے میں جہمیہ کا عقیدہ یہ تھا کہ انسان مجبور محض ہے اور ایسی تمام آیات اور احادیث جن میں انسان کو عمل کرنے کے احکام دینے کے ہیں، کی تائیدات کیں جب کہ معتزلہ تقدیر کے معاملے میں انسان کو مختار مطلق سمجھتے تھے۔

چوتھی صدی ہجری کے وسط میں تعلیماتِ وحی سے باغی اور ہیزار عقل پرست صوفیاء نے بغداد میں ایک تنظیم ”اخوان الصفاء“ کی بنیاد ڈالی جس کے نزدیک تمام دینی اصطلاحات نبوت، رسالت، ملائکہ، صلاۃ، زکاۃ، صیام، حج، آخرت، جنت و جہنم وغیرہ کے دو دو معنی تھے ایک ظاہری اور دوسرا باطنی، ظاہری معانی وہ تھے جو شریعتِ اسلامیہ میں وحی الہی کے مطابق تھے اور باطنی معانی وہ تھے جو صوفیاء کی عقل نے خود وضع کئے تھے صوفیاء کے نزدیک ظاہری معانی پر عمل کرنے والے مسلمانوں کا شمار بھلائی میں ہوتا تھا اور باطنی معانی پر عمل کرنے والوں کا شمار عقلاء میں ہوتا تھا۔

تعلیماتِ وحی سے سراسر انحراف کرنے والی باطنی تنظیم کا یہ فتنہ آج بھی دنیا کے ہر ملک میں کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے۔

زمانہ قریب میں سرسید احمد خاں کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے جو 1868ء سے 1870ء تک انگلستان میں رہے واپس تشریف لائے تو مغرب کی سائنسی ترقی اور ٹیکنالوجی سے اس قدر مرعوب اور مسحور تھے کہ علی گڑھ میں ایم اے اد کلج قائم کیا تو اس کے اغراض و مقاصد میں یہ الفاظ تحریر کئے۔ ”فلسفہ ہمارے دلائل ہاتھ میں ہو گا نیچل سائنس بائیں ہاتھ میں اور لا الہ الا اللہ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللہ کا تاج سر پر“ کلج کا افتتاح وائسرائے ہند لارڈ لٹن سے کروایا اور کلج کے چارٹر میں یہ طے کروایا گیا کہ کلج کا پرنسپل ہمیشہ یورپین ہو گا۔

مغرب کی ٹیکنالوجی اور سائنس سے مرعوب سید صاحب جب قرآن مجید کی تفسیر لکھنے بیٹھے تو انبیاء کرام کے معجزات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنا شروع کیا اور تمام معجزات کا ایک ایک کر کے انکار کرتے چلے گئے، مادی وجود نہ رکھنے والے فرشتوں کا انکار کیا، جنات کا انکار کیا، عذابِ قبر کا انکار کیا، علاماتِ قیامت مثلاً دابة الارض کا ظہور، نزولِ مسیح اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا وغیرہ کا انکار کیا، جنت اور جہنم کے وجود کا انکار کیا اور یوں تعلیماتِ وحی سے انحراف کر کے نہ صرف خود گمراہ ہوئے بلکہ اپنے پیچھے تعلیماتِ وحی سے منحرف عقل پرستوں کا ایک ایسا گروہ چھوڑ گئے جو امت کو ہر آن فکری الخاد سے مسموم کرنے کا فریضہ سرانجام دیتا چلا آ رہا ہے۔

ہمیں یہ اعتراف کرنے میں کوئی تامل نہیں کہ اس دنیا میں جنت اور جہنم کی تفصیلات واقعی ناقابلِ فہم ہیں اور عقل کے معیار پر پوری نہیں اترتیں لیکن سوال یہ ہے کہ کیا واقعی کسی چیز کا عقل میں نہ آنا اس کا انکار کر دینے کے لئے کافی ہے؟ آئیے سائنس اور عقل کی روشنی میں ہی اس سوال کا جواب تلاش کرتے ہیں۔

ہیئت دانوں کی جدید تحقیق کے مطابق:

- ۱- ہماری زمین مسلسل حرکت کر رہی ہے، ایک نہیں بلکہ دو طرح کی، ایک اپنے محور کے گرد اور دوسری سورج کے گرد۔
- ۲- سورج ساکن ہے جو صرف اپنے محور کے گرد گردش کر رہا ہے۔
- ۳- زمین سے سورج کا فاصلہ ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ میل ہے۔
- ۴- سورج کی جسامت زمین کے مقابلہ میں ۳ لاکھ ۷۳ ہزار گنا بڑی ہے۔
- ۵- ہمارے نظام شمسی سے چار سو (۴۰۰) کھرب کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک اور سورج ہے جو ہمیں روشنی کا ایک چھوٹا سا نقطہ معلوم ہوتا ہے اسی کا نام الفا قنطورس (ALFA GENTAURIS) ہے۔
- ۶- ہمارے نظام شمسی سے باہر ایک اور ستارے کا نام قلب عقرب (Antares) ہے جس کا قطر ۲۸ کروڑ ۳۰ لاکھ میل دریافت کیا گیا ہے۔

غور فرمائیے کیا واقعی ہمیں یہ زمین گردش کرتی محسوس ہو رہی ہے؟ بظاہر یہ زمین مکمل طور پر ساکن ہے اور اس کی معمولی سی حرکت (زلزلہ) بھی ساکنان زمین کو لرزادینے اور خوف زدہ کر دینے کے لئے کافی ہے کبایہ کہ اس کی دو طرح کی حرکت کو تسلیم کیا جائے؟ کیا سورج ہمیں واقعی ساکن محسوس ہوتا ہے؟ ہر انسان روزانہ اپنی آنکھوں سے یہ مشاہدہ کرتا ہے کہ سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ سفر طے کرتے کرتے مغرب میں غروب ہو جاتا ہے۔

کیا واقعی سورج زمین کے مقابلے میں ۳ لاکھ ۷۳ ہزار گنا بڑا نظر آتا ہے؟ ہر آدمی مشاہدہ کر سکتا ہے کہ سورج ہمیں زمین سے فقط نو یا دس میٹر کی ایک چھوٹی سی ٹکیہ دکھائی دیتی ہے۔ کیا انسانی عقل یہ تسلیم کرتی ہے کہ ہمارے اس نظام شمسی سے باہر کھربوں کلومیٹر دور کوئی دوسرے سیارے بھی ہو سکتے ہیں جو ہماری اس زمین اور سورج کے مقابلے میں لاکھوں گنا بڑے ہیں؟

یہ ساری باتیں نہ صرف مشاہدے کے برعکس ہیں بلکہ عقل میں آنے والی بھی نہیں لیکن اس کے باوجود ہم ان تمام باتوں کو محض اس لئے تسلیم کرتے ہیں کہ ہیئت دانوں نے تحقیق اور تجربے کے بعد ان کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ کسی چیز

کے عقل میں نہ آنے پر اس کا انکار کر دینے کا اصول سراسر غلط اور باطل ہے اسی طرح جنت اور جہنم کے وجود اور جنت اور جہنم کی تفصیلات کا محض عقل میں نہ آنے کی وجہ سے انکار کرنا سراسر باطل اور غلط نظریہ ہے جو محض شیطانی فریب اور دھوکہ ہے۔

نیوٹن اور آئن سٹائن کے کلیات سمجھ میں نہ آئیں تو ہم نہ صرف اپنی کم علمی اور کم عقلی کا فوراً اعتراف کر لیتے ہیں بلکہ اُلٹا ان کی ذہانت اور فطانت کی داد بھی دیتے ہیں جب کہ اللہ اور اس کے رسول کی دی ہوئی خبریں عقل میں نہ آئیں تو ان کا نہ صرف انکار کرتے ہیں بلکہ اُلٹا مذاق اور تمسخر بھی اڑاتے ہیں۔

اس طرز عمل کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہمیں اللہ اور اس کے رسول کی باتوں پر اتنا بھی ایمان نہیں جتنا آئن سٹائن اور نیوٹن کی تحقیقات پر ہے۔

امرواقدہ یہ ہے کہ جنت اور جہنم کے وجود اور ان کے بارے میں دی گئی تفصیلات کو من و عن تسلیم کرنے کی دلیل صرف ایک ہی ہے ”ایمان بالغیب“ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لوگوں کی ہدایت کے لئے شرط اول قرار دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ذَلِكِ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ ”یہ اللہ کی کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں اس میں ہدایت ان پر ہیز گار لوگوں کے لئے ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔“ (سورہ بقرہ آیت ۲-۳) جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جس شخص کا ایمان بالغیب جتنا محکم ہو گا جنت و جہنم پر اس کا یقین بھی اتنا ہی محکم ہو گا جس شخص کا ایمان بالغیب جتنا کمزور ہو گا اس کا جنت اور دوزخ پر ایمان بھی اتنا ہی کمزور ہو گا پس جس شخص کی عقل جنت یا جہنم کے وجود کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں اسے اپنی عقل کی نہیں ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔ اہل ایمان کا طرز عمل تو بالکل واضح ہے جن کا قول اللہ تعالیٰ نے خود نقل فرما دیا ہے۔ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایمان کی طرف دعوت دینے والے کی پکار سنی کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ سو ہم ایمان لے آئے۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۹۳)

جنت کا قرآنی تصور

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جابجا جنت کی تفصیلات بتاتے ہوئے پانی کے چشموں، دودھ، شہد

اور شراب کی نہروں، پھلوں، باغات، گھنے سایوں، ٹھنڈی چھاؤں، پرندوں کے گوشت، ٹادر اور قیمتی مسندوں اور حور و قصور کا ذکر فرمایا ہے، دنیاوی اعتبار سے یہ ساری چیزیں عیش و عشرت کا نقطہ عروج سمجھی جاتی ہیں اس لحاظ سے بعض ملحد اور بے دین ادباء، شعراء وغیرہ نے جنت کا نقشہ انتہائی سوقیانہ انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے گویا جنت ایک ایسا عشرت کدہ ہے جس میں داخل ہوتے ہی دنیا میں پارسائی اور تقویٰ کی خشک زندگی بسر کرنے والے زہاد اور متقی، اپنی پارسائی اور تقویٰ کے لبادہ اتار پھینکیں گے ہر سو جام و سیوی کی محفلیں مچیں ہوں گی، شادیوں اور چنگ و رباب کی صدائیں بلند ہو رہی ہوں گی حوروں کے ہجوم جا بجا اہل جنت کے دل بہلا رہے ہوں گے مجرے خانے ہجوم عاشقان سے کچھا کچھ بھرے ہوں گے اور میکدے، مے کشوں اور ساقیوں کے دم قدم سے آباد ہوں گے۔ کیا جنت واقعی ایسا ہی عشرت کدہ ہے؟ آئیے جنت بنانے والے اور جنت کی خبر لانے والے سے پوچھیں کہ جنت ہے کیسی؟

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جنتی لوگ جب جنت میں داخل ہوں گے تو ان کا استقبال کرنے والے فرشتے سلاماً علیکم (السلام علیکم) کہہ کر ان کا استقبال کریں گے۔ طیبثتم (تمتہ اچھے رہے) کہہ کر انہیں مبارک باد دیں گے جس پر جنتی لوگ الحمد لله کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے (سورہ زمر آیت ۷۳-۷۴) اہل جنت ہر سانس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح (سُبْحَانَ اللَّهِ کہنا) اور تحمید (الْحَمْدُ لِلَّهِ کہنا) کریں گے، جب ایک دوسرے سے ملیں گے تو السلام علیکم کہیں گے، باہمی گفتگو کے خاتمہ پر الحمد لله رَبِّ الْعَالَمِينَ کے پاکیزہ کلمات ادا کریں گے (سورہ یونس آیت ۱۰) جنتی لوگ کوئی فضول، بے ہودہ، فحش، جھوٹی اور لغو بات کریں گے نہ سنیں گے (سورہ واقعہ آیت ۲۵)

جنت کی حوریں اہل جنت کے لئے یقیناً مسلمان لذت مہیا کریں گی لیکن یہ حوریں آوارہ مزاج، بے پردہ اور بے حیا نہیں ہوں گی نہ ہی غیر محرموں سے آنکھیں ملانے یا لڑانے والی ہوں گی، بلکہ انتہائی شرم و حیا کی مالک، نیک سیرت بارپہ ہوں گی جنہیں اس سے پہلے کسی انسان نے چھوا (یا دیکھا) تک نہ ہوگا۔ صرف اپنے شوہروں سے پیار کرنے والیاں ہوں گی (سورہ رحمان آیت ۵۶-۷۰) سورہ واقعہ آیت ۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰)

قرآن مجید کی مذکورہ تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ جنت بلاشبہ عیش و عشرت کی جگہ ہے لیکن اس عیش و عشرت کا تصور تقویٰ، نیکی، پرہیزگاری اور پاکیزگی کے اس

معیار کے ساتھ وابستہ ہے جس کا مطالبہ اللہ تعالیٰ نے عبدالرحمن سے اس دنیا میں کیا تھا جسے وہ اپنی تمام تر محنت اور ریاضت کے باوجود حاصل نہ کر پائے یہی عبدالرحمن جب جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں تقویٰ، نیکی اور پاکیزگی کے اس معیار مطلوب تک پہنچادیں گے جس کا حکم انہیں دنیا میں دیا گیا تھا۔

جنت کے اس ماحول کو سامنے رکھئے اور پھر لمحہ بھر کے لئے تصور کیجئے کون سا ایسا مسلمان ہو گا جو جنت میں داخل ہونے کے بعد حور و قصور اور ماکولات و مشروبات سے پہلے اپنے محسن اعظم، ہادی عالم، شفیع المذنبین رحمت اللعالمین، امام الانبیاء، سید الاتقیاء کے رُخ انور کی ایک جھلک دیکھنے کی تڑپ نہ رکھتا ہو گا۔ یقیناً اربوں نہیں کھربوں نفوس قدسیہ جن میں انبیاء، صلحاء و شہداء، ابرار و اخیار، علماء و فقہاء تک سبھی شامل ہوں گے آپ ﷺ کی زیارت کے منتظر ہوں گے۔ کون سا ایسا جنتی ہو گا جس کے دل میں شجر اسلام کی اپنے خون سے آبیاری کرنے والے عشرہ مبشرہ، شہدائے بدر، شہدائے احد، اصحاب شجر اور دیگر صحابہ کرام کو ایک نظر دیکھنے کا شوق فرداں نہیں ہو گا۔ تابعین، تبع تابعین اور ان کے بعد قیامت تک دین اسلام کی خاطر اپنی جان، مال، عزت آبرو اور گھریا قربان کرنے والی کتنی ہی عظیم ہستیاں ہوں گی جن سے ملاقات کرنے یا جن کی مبارک مجالس میں شریک ہونے کی خواہش اور تڑپ ہر مسلمان کے دل میں ہوگی۔ اور پھر ان ساری نعمتوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا دیدار وہ عظیم نعمت ہوگی جس کے انتظار میں ہر مومن دیدہ و دل فرس راہ کئے ہو گا۔

بلاشبہ حور و قصور اور ماکولات و مشروبات جنت کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے لیکن یہ نعمت جنت کی زندگی کا ایک جز ہے مکمل زندگی نہیں، جنت کے پاکیزہ صاف اور ستھرے ماحول میں اہل جنت کے لئے حور و قصور کے علاوہ بھی بہت سے مشاغل اور دلچسپیاں ہوں گی جن سے ہر جنتی اپنی اپنی رغبت اور اپنے اپنے ذوق کے مطابق اپنے آپ کو مصروف رکھے گا۔ دین اور مذہب سے بیزار قرآن اور حدیث سے نا آشنا بے چارے ان ”دانشوروں“ کو کیا معلوم کہ جنت میں اہل جنت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کے قرار کے لئے حور و قصور کے علاوہ کیا کیا نعمتیں مہیا کر رکھی ہیں؟

جنت کا حدود اربعہ اور زندگی

عربی زبان میں جنت باغ کو کہتے ہیں اس کی جمع جَنَّات اور جَنَان (باغات) ہے، اس جنت کا

حدود اربعہ کیا ہے، اس کا ٹھیک ٹھیک ادراک نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے خود ہی یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۳۲: ۱۷﴾ ”کوئی شخص نہیں جانتا جو کچھ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے ان سے چھپا کر رکھا گیا ہے یہ بدلہ ہے ان اعمال کا جو وہ کرتے رہے۔ (سورہ مجدہ آیت ۲۷)

قرآن و حدیث کے مطالعہ سے جتنا کچھ سمجھا جاسکتا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ ”جنت“ ایک ایسی مملکت خدا داد ہوگی جو ہمارے اس کہ ارضی کے مقابلے میں بلا مبالغہ اربوں نہیں کھریوں گنا زیادہ وسیع و عریض ہوگی عین ممکن ہے کہ ”جنت“ کے کسی بڑے شہر کا ایک چھوٹا سا محلہ یا ایک معمولی سا قصبہ ہمارے اس کہ ارضی کے برابر ہو۔ رسول اکرم ﷺ نے جنت میں داخل ہونے والے آخری آدمی کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ جب اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی تو وہ عرض کرے گا یا اللہ! اب تو ساری جگہ پُر ہو چکی میرے لئے کیا بچا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اگر تجھے دنیا کے کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کی مملکت کے برابر جگہ مل جائے تو خوش ہو جائے گا بندہ عرض کرے گا ہاں یا اللہ کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے جاؤ جنت میں تمہارے لئے دنیا کی بڑی سے بڑی مملکت کے برابر اور اس سے دس گنا مزید جگہ بھی ہے۔ (مسلم) جنت میں داخل ہونے والے آخری آدمی کو اتنی جگہ عطا فرمانے کے باوجود جنت میں اتنی زیادہ جگہ بچ جائے گی کہ اسے چُر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ایک دوسری مخلوق پیدا فرمائیں گے (مسلم) جنت کے درجات کا ذکر کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سو درجے ہیں اور ہر درجے کے درمیان زمین و آسمان کے برابر فاصلہ ہے۔ (ترمذی) جنت کے سایہ دار درختوں کا ذکر کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک درخت کا سایہ اتنا طویل ہوگا کہ گھوڑ سوار سو سال تک اس کے سائے میں سفر کرے تب بھی سایہ ختم نہیں ہوگا۔ (بخاری)

سورہ دہر کی آیت نمبر ۲۰ میں اللہ تعالیٰ نے خود یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ جنت میں تم جدھر بھی نگاہ ڈالو گے نعمتیں ہی نعمتیں اور ایک بڑی سلطنت کا سروسلطان تمہیں نظر آئے گا، دنیا میں خواہ کوئی شخص فقیر بے نواہی کیوں نہ رہا ہو جب وہ اپنے اعمال خیر کی بنا پر جنت میں جائے گا تو وہاں اس شان سے رہے گا کہ گویا وہ ایک عظیم الشان سلطنت کا مالک ہے۔ (تفہیم القرآن جلد ششم صفحہ ۲۰۰)

مذکورہ آیات اور احادیث سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ جنت کے حدود اربعہ کا تعین کرنا تو بہت دور کی بات ہے صحیح تصور کرنا بھی انسان کے بس کی بات نہیں۔

جنت میں انسان کیسی زندگی بسر کریں گے؟ اہل جنت کے ذاتی اوصاف کیا ہوں گے؟ اہل جنت کی عائلی زندگی کیسی ہوگی؟ اہل جنت کا خوردونوش اور رہن سہن کیسا ہوگا؟ اگرچہ اس بارے میں بھی صحیح صحیح ادراک ممکن نہیں تاہم جو چیزیں واضح طور پر قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں ان کی روشنی میں جنت کی زندگی کے بعض پہلوؤں کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

۱۔ ذاتی اوصاف اہل جنت کے چہرے روشن ہوں گے، آنکھیں قدرتی طور پر سرگیں ہوں گی، سر کے بالوں کے علاوہ سارے جسم پر کہیں بال نہیں ہوں گے حتیٰ کہ داڑھی اور مونچھ کے بال بھی نہیں ہوں گے۔ عمریں تیس اور تینتیس سال کے درمیان ہوں گی قدم و بیش نوے فٹ کے برابر ہو گا۔ اہل جنت ہر قسم کی غلاظت سے پاک اور صاف ہوں گے حتیٰ کہ تھوک اور ناک تک نہیں ہوگا۔ پسینہ آئے گا لیکن اس سے ٹھک کی خوشبو آئے گی اہل جنت ہمیشہ خوش و خرم اور ہشاش بشاش رہیں گے کسی کو کوئی غم، دکھ، رنج یا پریشانی لاحق نہیں ہوگی، اہل جنت ہمیشہ صحت مند رہیں گے نہ بیماری ہوگی نہ بڑھاپا نہ موت! جنتی خواتین کی جس صفت کا قرآن مجید میں بار بار ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جنتی عورتیں انتہائی باحیا اور شرمیلی ہوں گی، نگاہیں نیچی رکھنے والی ہوں گی، حسن و جمال میں لوء لوء اور مرجان جیسے موتیوں سے بڑھ کر حسین و جمیل ہوں گی۔ ارشاد نبویؐ ہے کہ جنت کی عورت اگر (لحہ بھر کے لئے) دنیا میں جھانک لے تو (اس کا چہرہ) مغرب و مشرق کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دے گا اور مشرق و مغرب کے درمیان ساری فضا کو خوشبو سے معطر کر دے گا۔ (بخاری)

ب۔ عائلی زندگی جنت میں کوئی شخص بن بیابا (چھڑا) نہیں ہوگا ہر آدمی کی دو بیویاں ہوں گی یہ دونوں بیویاں بنت آدم سے ہوں گی (ابن کثیر) دنیا کی ان عورتوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل ہونے سے پہلے دوبارہ پیدا فرمائیں گے اور اسی حسن و جمال سے نوازیں گے جو جنت میں پیدا ہونے والی عورتوں (یعنی حوروں) کا ہوگا، ان عورتوں کو نئی پیدائش کے بعد کسی انسان یا جن نے چھوا تک نہیں ہوگا۔ یہ عورتیں اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی باحیا، شرمیلی، پردہ دار، نرم و نازک اور اپنے شوہروں سے ٹوٹ کر پیار کرنے والیاں ہوں گی جنتی لوگ اپنے اپنے محلات کے اندر اپنی بیویوں کے ہمراہ گھنے اور ٹھنڈے سایوں میں بہتی نہروں کے کنارے سونے چاندی اور موتیوں سے آراستہ مسندیں جمائے خوش گپیاں کریں گے کھانے پینے کے لئے خواتین کو زحمت نہیں کرنا پڑے گی بلکہ جو کچھ وہ چاہیں گے موتیوں کی طرح خوبصورت اور چاک و چوبند خدام فوراً حاضر کر دیں گے۔

ایک ہی خاندان کے قریبی اہل ذمہ مثلاً والدین، دادا دادی، نانا نانی، بیٹا بیٹی، پوتا پوتی وغیرہ اگر

درجات کے اعتبار سے ایک دوسرے سے فاصلہ پر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کم درجہ والوں کا درجہ بڑھا کر سب کو آپس میں ملا دیں گے۔ **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ** ج۔ خود دو نوش جنت میں داخل ہونے کے بعد اہل جنت کی سب سے پہلی ضیافت مچھلی کے جگر (پکھی) سے کی جائے گی دو سری میزبانی تیل کے گوشت سے کی جائے گی مشروبات میں سے سب سے پہلے ”سلسبیل“ نامی چشمہ کا پانی پلایا جائے گا جس میں زنجبیل کی آمیزش ہوگی، ہر طرح کے لذیذ پھل جن میں سے انور، انار، کھجور اور کیلے کا بطور خاص قرآن مجید میں ذکر کیا گیا ہے عطا کئے جائیں گے نیز ہر طرح کے خوش ذائقہ خوشبو دار مشروبات جن میں سے دودھ، شہد، آب کوثر اور زنجبیل یا کافور کی آمیزش والا پانی خاص طور پر قابل ذکر ہیں، اہل جنت کی تواضع کے لئے سونے، چاندی اور شیشے کے برتنوں میں پیش کئے جائیں گے۔ ماکولات اور مشروبات کا ذائقہ کبھی خراب نہیں ہوگا بلکہ ہر لمحہ تازہ بہ تازہ اور نو بہ نو ہوں گے کھانے پینے سے کسی قسم کا بوجھل پن، کسلندی، سرد رویہ یا کیفیت طاری نہیں ہوگی، جنتی کسی درخت سے خود پھل توڑ کر کھانا چاہیں گے تو پھل خود بخود ان کی پہنچ میں آجائے گا کسی پرندے کا گوشت کھانا چاہیں گے تو آناً تیار کر کے حاضر کر دیا جائے گا۔ جنت کی یہ ساری نعمتیں ابدی ہوں گی۔ ان میں کبھی کمی واقع نہیں ہوگی نہ ہی کبھی ختم ہوں گی نہ ہی ان کا تعلق کسی خاص موسم سے ہوگا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان نعمتوں کے حصول کے لئے کسی جنتی کو کسی سے اجازت حاصل نہیں کرنی پڑے گی جو جنتی جب چاہے گا جتنا چاہے گا اپنی آزاد مرضی سے خود حاصل کر سکے گا۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک کا۔ ”لَا مَقْطُوعَةٌ وَلَا مَحْشُوعَةٌ“ یعنی جنت کی نعمتوں کا سلسلہ نہ تو منقطع ہونے والا ہے نہ ان سے کسی کو روکا جائے گا۔ (سورہ واقعہ آیت ۳۳)

د۔ ہود و ہاش۔ جنت میں ہر جوڑے کی ایک الگ و سبع و عریض مملکت ہوگی جس کے محلات کی تعمیر سونے چاندی کی اینٹوں اور اعلیٰ قسم کے مسک سے کی گئی ہوگی، محل کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہوں گے اور اس کی مٹی زعفران کی ہوگی (ترمذی) ہر جنتی کو اپنے اپنے درجہ کے مطابق دو دو و سبع و عریض بلغ عنایت کئے جائیں گے مقررین (اللہ کے خاص بندے) کے دونوں بلغ سونے کے ہوں گے جن میں ہر چیز سونے کی ہوگی تمام سامان آرائش سونے کا ہوگا درخت سونے کے ہوں گے مستدیں سونے کی ہوں گی برتن سونے کے ہوں گے حتیٰ کہ کنگھیاں تک سونے کی ہوں گی۔ اصحاب الیمین (عام نیک لوگ) کو بھی دو دو و سبع و عریض بلغ عطا ہوں گے لیکن ان کے بلغ چاندی

کے ہوں گے یعنی ان میں ہر چیز چاندی کی ہوگی۔ ان باغات میں اعلیٰ و ارفع بالا خانے ہوں گے جن میں سبز ریشم کے قالینوں پر نفیس اور نادر تکیے آراستہ ہوں گے۔ ہر محل اس قدر وسیع و عریض ہوگا کہ اس میں نصب ایک خیمہ کی چوڑائی ساٹھ (۶۰) میل ہوگی جنت کی نہروں میں سے ہر نہر سے ایک چھوٹی نہر کی شاخ ہر محل کو سیراب کرے گی محلات کے اندر جا بجا سونے کی انیکٹھیاں ہوں گی جن سے غود کی مسحور کن خوشبو نکل کر سارے محل کی فضا کو معطر کر رہی ہوگی، انہی محلات، خیموں، نہروں گھنے سایوں میں جنتی لوگ عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں گے۔

ر۔ لباس: اہل جنت کو پہننے کے لئے اس ریشم سے کہیں زیادہ قیمتی ریشم عنایت کیا جائے گا جس کے استعمال سے دنیا میں انہیں منع کیا گیا تھا، ریشم کے علاوہ بے شمار دیگر اقسام کے قیمتی زرق برق لباس جن میں سندس، استبرق اور اطلس کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے، بھی عنایت کئے جائیں گئے جنتی خواتین کے علاوہ مرد بھی سونے اور چاندی کے زیورات پہنیں گے۔ یاد رہے کہ جنت میں استعمال ہونے والا سونا دنیا کے سونے سے کہیں زیادہ افضل ہوگا۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ اگر ایک جنتی مرد اپنے کنگنوں سمیت (دنیا میں) جہانک لے تو (اس کنگن کی چمک) سورج کی روشنی کو اسی طرح ختم کر دے جس طرح سورج کی روشنی تاروں کی روشنی کو ختم کر دیتی ہے۔ (ترمذی) سونے اور چاندی کے علاوہ دیگر مختلف اقسام کے موتیوں (لوء لوء اور مرجان وغیرہ) کے کنگن بھی اہل جنت کو پہنائے جائیں گے۔ جنتی خواتین کو ایسے خوبصورت اور شفاف لباس عطا کئے جائیں گے کہ بیک وقت ستر جوڑے پہننے کے باوجود ان کی پنڈلی کا گودا تک نظر آئے گا۔ (بخاری) خواتین کا عام لباس بھی اس قدر نادر اور نایاب ہوگا کہ سر کا دوپٹہ دنیا و مافیہا کی ساری دولت سے زیادہ قیمتی ہوگا۔ (بخاری) اہل جنت کا لباس کبھی پرانا نہیں ہوگا لیکن وہ حسب خواہش جب چاہیں گے اپنا لباس تبدیل کر لیں گے۔ ”هَذَا مَا تُوَعِدُونَ لِكُلِّ اَوْابٍ حَفِيظٍ“ یہ ہے شان اس جنت کی جس کا تم لوگوں سے وعدہ کیا جاتا ہے یہ جنت ہر اس شخص کے لئے ہے جو اپنے (رب کی طرف) رجوع کرنے والا اور (اس کے احکام) کی پابندی کرنے والا ہے۔ (سورہ ق، آیت ۳۲)

رضائے الہی

جنت کی تمام مذکورہ نعمتوں کے علاوہ جنت میں اہل جنت کے لئے سب سے بڑی نعمت اپنے خالق، مالک اور رازق کی رضا اور خوشنودی ہوگی جس کا ذکر قرآن مجید میں بہت سی جگہوں پر کیا گیا

ہے سورہ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ** (ترجمہ) متقی لوگوں کے لئے ان کے رب کے پاس باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور اللہ کی رضا سے وہ سرفراز ہوں گے (سورہ آل عمران آیت ۱۵)

سورہ توبہ میں ارشاد مبارک ہے۔ **”وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِينٌ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ** (ترجمہ) مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ انہیں ایسے باغ دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ان سدا بہار باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی رضا انہیں حاصل ہوگی (سورہ توبہ آیت ۷۲) سورہ توبہ کی آیت میں اللہ تعالیٰ نے خود ہی یہ وضاحت فرمادی ہے کہ جنت کی تمام نعمتوں میں سے اللہ کی رضا سب سے بڑی نعمت ہوگی۔ مذکورہ آیات کی تفسیر میں رسول اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت کو مخاطب کر کے ارشاد فرمائیں گے۔ **”اے جنت والو!“** جنتی عرض کریں گے **”اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں تیری خدمت میں اور تیرا اطاعت میں ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر ارشاد فرمائیں گے ”کیا اب تم لوگ خوش ہو؟“** جنتی عرض کریں گے **اے ہمارے پروردگار! ہم کیوں خوش نہ ہوں تو نے ہمیں ایسی ایسی نعمتیں عطا فرمادی ہیں جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کیا میں تمہیں وہ نعمت عطا نہ کروں جو ان سب نعمتوں سے افضل ہے؟** جنتی عرض کریں گے **یا رب وہ کون سی نعمت ہے جو ان سے بھی افضل ہے؟** اللہ تعالیٰ فرمائیں گے **”میں تمہیں اپنی رضامندی سے سرفراز کرتا ہوں آج کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔“** (بخاری و مسلم)

ان لوگوں کی خوش نصیبی کا کیا کتنا جنہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی اور اللہ کے غصہ سے پناہ ملے گی اور ان لوگوں کی بد نصیبی کا کیا کتنا کما جو اللہ کی رضا سے محروم ہوں گے اور اللہ کے غضب کے مستحق نہریں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دنیا اور آخرت میں اپنے خاص فضل و کرم سے اپنی رضا اور خوشنودی سے سرفراز فرمائے اور اپنی ناراضگی سے پناہ میں رکھے۔ (آمین)

دیدارِ الہی

بعض دوسرے مسائل کی طرح دیدارِ الہی کے مسئلہ میں بھی مسلمانوں کے مختلف فرقے اور گروہ افراط و تفریط کا شکار ہوئے ہیں ایک فرقہ نے مراقبہ اور مکاشفہ کے ذریعہ دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ کے دیدار کا دعویٰ کر دیا جب کہ دوسرے فرقہ نے قرآن مجید کی آیت ”لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ“ (۶: ۱۰۳) (ترجمہ) ”نگاہیں اس کو نہیں پاسکتیں وہ نگاہوں کو پالیتا ہے“ کی روشنی میں آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے دیدار کا انکار کر دیا۔ کتاب و سنت سے ثابت شدہ عقیدہ یہ ہے کہ اس دنیا میں کسی بھی انسان کے لئے خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا ممکن نہیں قرآن مجید میں حضرت موسیٰ کا واقعہ بڑی وضاحت سے بیان فرمایا گیا ہے کہ جب وہ فرعون سے نجات پانے کے بعد بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر جزیرہ نمائے سینا میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کوہ طور پر طلب فرمایا اور انہیں چالیس دن قیام کے بعد الواح (تختیاں) عطا فرمائیں تو حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ کے دیدار کا شوق پیدا ہوا عرض کیا ”رَبِّ اَرِنِي اَنْظُرَ الْاَيْكُ“ (اے میرے رب! مجھے یارائے نظروں تاکہ تجھے دیکھ سکوں) اللہ تعالیٰ نے جواب میں ارشاد فرمایا ”موسىٰ عَلَیْكَ السَّلَامُ! تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا“ ہاں ذرا سامنے پہاڑ کی طرف دیکھ اگر وہ اپنی جگہ پر قائم رہ جائے تو پھر تو بھی مجھے دیکھ سکے گا۔“ جب اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا حضرت موسیٰ غش کھا کر گر پڑے اور بارگاہ رب العزت میں یوں لپکتی ہوئے۔ ”پاک ہے تیری ذات میں تیرے حضور (اپنی خواہش سے) توبہ کرتا ہوں اور سب سے پہلے ایمان (بالغیب) لانے والا ہوں۔“ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سورہ اعراف آیت ۱۴۳) اس واقعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہی نہیں واقعہ معراج کے حوالہ سے رسول اکرم ﷺ کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان بھی اسی عقیدے کی تصدیق کرتا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے وہ جھوٹا ہے۔ (بخاری و مسلم) اس دنیا میں جب انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں کر سکے تو کسی امتی کے لئے اللہ تعالیٰ کے دیدار کا دعویٰ کرنا سوائے افتراء اور کذب کے اور کیا ہو سکتا ہے؟

آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار قرآن مجید اور احادیث صحیحہ دونوں سے ثابت ہے قرآن مجید میں سورہ یونس کی آیت نمبر ۲۶ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ”لِّلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَ زِیَادَةٌ (نسکی کرنے والوں کے لئے نیک جزا کے علاوہ اور بھی) (انعام) ہو گا) اس آیت کی تفسیر میں حضرت مصیب رومی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی اور فرمایا جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا ”اے جنت والو! اللہ نے تم سے

ایک وعدہ کیا تھا وہ آج اسے پورا کرنا چاہتا ہے۔ ”وہ عرض کریں گے ”وہ کونسا وعدہ ہے کیا اللہ تعالیٰ نے (اپنے فضل سے) ہمارے اعمال (میزان میں) بھاری نہیں کر دیئے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں آگ سے بچا کر جنت میں داخل نہیں فرمایا؟ اس وقت پردہ اٹھے گا اور اہل جنت کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہو گا (حضرت صہیبؓ فرماتے ہیں) اللہ کی قسم! رویت باری تعالیٰ سے زیادہ پسندیدہ اور آنکھوں کو سرور بخشنے والی کوئی دوسری چیز اہل جنت کے لئے نہیں ہوگی۔ (مسلم)

ایک دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”وَجُزْءًا يَوْمَئِذٍ نَاصِرَةٌ ۝ اِلٰى ذِيهَا نَاطِقٌ ۝“ (یعنی بہت سے چہرے اس روز تروتازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ (سورہ قیامہ آیت ۲۲-۲۳) اس آیت میں اہل جنت کا اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنے کا ذکر واضح الفاظ میں موجود ہے۔ حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا (جنت میں) تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں تمہیں کوئی وقت پیش نہیں آئے گی۔ (بخاری)

پس وہ لوگ بھی گمراہ ہوئے جنہوں نے اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے کا دعویٰ کیا اور ان لوگوں نے بھی ٹھوکر کھائی جنہوں نے آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کو ناممکن قرار دیا صحیح عقیدہ یہ ہے کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ناممکن ہے البتہ آخرت میں اہل جنت اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے جو کہ جنت کی وہ عظیم نعمت ہوگی جس کے ذریعے باقی تمام نعمتوں کی تکمیل کی جائے گی۔

جنت میں داخل ہونے والے لوگ

مذکورہ عنوان سے کتاب میں ایک باب شامل کیا گیا ہے جس میں بعض صفات کے حامل افراد کو جنت میں داخل ہونے کی بشارت دی گئی ہے اس بارے میں دو وضاحتیں ضروری معلوم ہوتی ہیں۔

اولاً اس باب میں دی گئی صفات کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ان صفات کے علاوہ کوئی اور ایسی صفت نہیں جو جنت میں لے جانے والی ہو، باب ہذا کے لئے ہم نے صرف ان احادیث کا انتخاب کیا ہے جن میں رسول اللہ ﷺ نے واضح طور پر دَخَلَ الْجَنَّةَ (وہ شخص جنت میں داخل ہوا) یا وَجَبَتْ لَهٗ الْجَنَّةَ (اس پر جنت واجب ہوگی) جیسے الفاظ استعمال فرمائے ہیں تاکہ کسی ابہام یا غلط تاویل کی گنجائش باقی نہ رہے۔

ثانیاً جن اوصاف کے حوالہ سے رسول اکرم ﷺ نے جنت میں داخل ہونے کی بشارت دی

ہے اس کا یہ مفہوم ہرگز نہیں لینا چاہئے کہ جو شخص مذکورہ صفات میں سے کسی ایک صفت کو اپنا لے گا وہ سیدھا جنت میں چلا جائے گا۔

یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ شریعت اسلامیہ کے احکام ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح پیوست ہیں کہ انہیں ایک دوسرے سے الگ کرنا ممکن ہی نہیں مثلاً ایک آدمی ارکان اسلام کا خواہ کتنا ہی پابند کیوں نہ ہو، اگر وہ والدین کا نافرمان ہے تو اسے پہلے اس کبیرہ گناہ کی سزا بھگتنے کے لئے جہنم میں جانا پڑے گا اِلَّا یہ کہ توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت خاص سے اسے معاف فرمادیں، اسی طرح ایک آدمی اپنے والدین کا خواہ کتنا ہی فرماں بردار کیوں نہ ہو اگر وہ تارک نماز ہے تو اسے ترک نماز کی سزا بھگتنے کے لئے جہنم میں جانا پڑے گا اِلَّا یہ کہ وہ توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت خاص سے اسے معاف فرمادیں۔ پس باب ہذا کی مذکورہ احادیث کا صحیح مطلب یہ ہے کہ جو شخص عقیدہ توحید پر ایمان رکھتا ہے، ارکان اسلام بجالانے کی پوری کوشش کرتا ہے، حقوق العباد ادا کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی سے کام نہیں لیتا، کبائر سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے ایسے شخص میں مذکورہ اوصاف میں سے کوئی ایک یا ایک سے زائد صفات موجود ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے اس کے نادانستہ گناہ معاف فرما کر پہلے ہی مرحلہ میں اسے جنت میں داخل فرمادیں گے اور اسے جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھیں گے اس کا دوسرا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں میں مذکورہ صفات میں سے کوئی ایک صفت ہوگی اگر وہ کسی کبیرہ گناہ کی پاداش میں جہنم میں گئے بھی تو بالا آخر اللہ تعالیٰ انہیں ان صفات کی وجہ سے جہنم سے نکال کر جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ کسی وقت وہ شخص بھی جہنم سے نکال دیا جائے گا جس نے خلوص دل سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ہو گا اور اس کے دل میں صرف پیونٹی برابر بھلائی ہوگی۔ (مسلم) واللہ اعلم بالصواب۔

ابتداءً جنت سے محروم رہنے والے لوگ

کتاب ہذا میں ایک باب ”جنت سے ابتداءً محروم رہنے والے لوگ“ بھی شامل کیا گیا ہے جس میں ان کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کی وجہ سے مسلمان اپنے اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے لئے پہلے جہنم میں جائیں گے اور اس کے بعد جنت میں داخل ہوں گے۔

اس باب میں بھی ان تمام کبائر کا ذکر نہیں کیا گیا جو جہنم میں جانے کا باعث بنیں گے بلکہ

صرف انہی احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے جن میں رسول اکرم ﷺ نے واضح طور پر لَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ (وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا) یا حَزَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ (اللہ نے اس شخص پر جنت حرام کر دی ہے) جیسے الفاظ ارشاد فرمائے ہیں تاکہ کسی بحث یا تاویل کی گنجائش باقی نہ رہے۔

یہ بات یاد رہنی چاہئے کہ صغیرہ گناہ بعض نیکیوں کے ساتھ ساتھ از خود اللہ تعالیٰ معاف فرماتے رہتے ہیں لیکن کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے اور کبیرہ گناہ کی سزا جہنم ہے ہر کبیرہ گناہ کی سزا بھی گناہ کی نوعیت کے مطابق الگ الگ ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں وارد ہے کہ بعض لوگوں کو آگ ٹختوں تک اثر کرے گی بعض کو کمر تک اور بعض کو گردن تک۔ (مسلم) ایک دوسری حدیث شریف میں ہے کہ بعض لوگوں کے سارے جسم کو آگ کھا جائے گی لیکن سجدہ کی جگہ آگ سے محفوظ رہے گی۔ (ابن ماجہ) کبیرہ گناہ کی سزا جہنم کے بعد اللہ تعالیٰ تمام کلمہ گو مسلمانوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرمادیں گے۔

اللی ایمان کو یہ بات ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ جہنم کا ایک لمحہ تو دور کی بات ہے اس کی فقط ایک جھلک ہی انسان کو دنیا کی ساری نعمتیں، آسائشیں اور عیش و عشرت بھلا دینے کے لئے کافی ہے لہذا ہر مسلمان کو شعوری طور پر یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ جہنم سے محفوظ رہے اور پہلے مرحلہ میں جنت میں داخل ہونے والوں میں شامل ہو اس کے لئے دو باتوں کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے۔

اولاً۔ کبائر سے بچنے کی حتی المقدور کوشش کی جائے اور اگر کبھی نادانستہ طور پر کبیرہ گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ و استغفار کی جائے اور آئندہ کے لئے اس سے بچنے کا پختہ عزم کیا جائے۔

ثانیاً: ایسے اعمال کثرت سے کئے جائیں جن کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ از خود صغیرہ گناہ معاف فرماتے رہتے ہیں۔ مثلاً ارشاد نبوی ﷺ ہے جس نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد لله اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہنے کے بعد ایک مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کہا، اللہ تعالیٰ اس کے تمام (صغیرہ) گناہ خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں معاف فرمادیتے ہیں۔ (مسلم) ایک حدیث میں ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص بازار میں داخل ہونے سے پہلے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُعْطَى وَيُمْنِتُ وَهُوَ حَتَّى لَا يَمُوتَ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ (ترجمہ: اللہ کے سوا

کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے حمد کے لائق صرف وہی ہے وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے وہ (خود بھی ہمیشہ سے) زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ابراہیمؑ کا اس کے نامہ اعمال میں اللہ تعالیٰ دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں دس لاکھ گناہ مٹاتے ہیں اور دس لاکھ درجے بلند فرماتے ہیں۔ (ترمذی)

دروود شریف کی فضیلت کے بارے میں ارشاد نبوی ﷺ ہے جس نے مجھ پر ایک دفعہ دروود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اس لئے دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔ (نسائی) نوافل کی فضیلت کے بارے میں ارشاد مبارک ہے کہ ایک سجدہ کرنے سے اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھ دیتے ہیں ایک گناہ مٹاتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں لہذا کثرت سے سجدے کیا کرو (یعنی کثرت سے نوافل ادا کرو) (ابن ماجہ)

کبار سے مکمل اجتناب اور مسلسل توبہ و استغفار نیز صغیرہ گناہوں کو مٹانے والے اعمال کی کثرت پر تداومت کے بعد اللہ تعالیٰ کے احسان اور فضل و کرم سے پوری امید رکھنی چاہئے کہ وہ ہمیں جہنم کے عذاب سے پناہ دے گا اور پہلے مرحلہ میں ان شاء اللہ جنت میں داخل ہونے والوں میں شامل فرمادے گا۔ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (بے شک وہ بڑا بخشنہار اور رحم فرمانے والا ہے)

ایک باطل عقیدے کی تردید

بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ بزرگان دین اور اولیاء کرام چونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند مرتبہ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے محبوب اور پیارے ہوتے ہیں لہذا ان کا واسطہ اور وسیلہ پکڑنے سے یا ان کے ہاتھ میں ہاتھ دینے سے ہم بھی ان کے ساتھ سیدھے جنت میں پہنچ جائیں گے۔ اپنے اس عقیدے کے حق میں افسرانِ یلا کی مثالیں بھی دی جاتی ہیں مثلاً اگر کسی نے وزیر یا گورنر تک پہنچنا ہو تو اسے وزیر یا گورنر کے کسی عزیز اور محب کی سفارش تلاش کرنی پڑتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور بخشش اور نیابت کے لئے بھی واسطہ اور وسیلہ پکڑنا ضروری ہے بعض ”بزرگ“ خود بھی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جو ہم سے وابستہ ہو گیا وہ سیدھا جنت میں پہنچ گیا اور اس کے لئے بھی اسی قسم کی دنیاوی مثالیں دی جاتی ہیں۔ مثلاً انجن کے پیچھے لگے ہوئے گاڑی کے ڈبے بھی وہی پہنچتے ہیں جہاں انجن پہنچتا ہے وغیرہ۔

کیا کسی نبیؐ، ولیؑ یا اللہ کے نیک اور صالح بندے کے دامن سے وابستگی جنت میں داخل ہونے

کے لئے کافی ہے آئیے اس سوال کا جواب کتاب و سنت کی روشنی میں تلاش کریں۔

قرآن مجید میں اس بات کی طرف بار بار توجہ دلائی گئی ہے کہ قیامت کے روز سارے لوگ تمنا جہا اللہ تعالیٰ کی عدالت میں حساب دینے کے لئے حاضر ہوں گے کسی کے ساتھ نہ مال و دولت ہوگا نہ آل و اولاد نہ ہی کسی کے ساتھ کوئی نبی، ولی یا حضرت صاحب ہوں گے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَ تَرَاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَزُودًا (۱۹-۸۰) اور جن ساروں کا یہ ذکر کر رہا ہے وہ سب ہمارے پاس رہ جائیں گے اور یہ اکیلا ہمارے سامنے حاضر ہوگا۔ (سورہ مریم آیت ۸۰) ایک دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَ كَلَّمَهُمْ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَزُودًا (۱۹-۹۵) قیامت کے روز سب لوگ اللہ کے حضور فرداً فرداً حاضر ہونے والے ہیں۔ (سورہ مریم آیت ۹۵) سورہ انعام میں ارشاد ربانی ہے۔ وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَ تَرْجِعُونَ مِمَّا حَوَّلْنَاكُمْ وَ زَاءَ ظُهُورِكُمْ وَ مَا نَدْرِي مَعَكُمْ شُفَعَاءَ كُمْ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَ ضَلَّ عَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ (۶۱-۹۴) (قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا لو اب تم ویسے ہی تن تنہا ہمارے سامنے حاضر ہو گئے ہو جیسا ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ تمہارا پیدا کیا تھا جو کچھ ہم نے دنیا میں تمہیں دیا تھا۔ وہ سب تم پیچھے دنیا میں چھوڑ آئے ہو اور اب ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کے متعلق تم سمجھتے تھے کہ تمہارے کام بنانے میں ان کا بھی کچھ حصہ ہے۔ تمہارے آپس کے سارے رابطے ٹوٹ گئے اور وہ سب تم سے گم ہو گئے جن کا تم تصور رکھتے تھے (سورہ انعام آیت ۹۴) اس آیت میں اللہ کریم نے بڑی وضاحت سے تین باتیں ارشاد فرمادی ہیں۔

۱۔ قیامت کے روز تمام لوگ حساب کتاب دینے کے لئے تنہا اللہ تعالیٰ کی عدالت میں حاضر ہوں گے۔

۲۔ قیامت کے روز اپنے بزرگوں، ولیوں، پیروں اور فقیروں پر بھروسہ کرنے والوں کو جتلیا جائے گا کہ دیکھ لو آج وہ تمہیں کہیں نظر تک نہیں آ رہے۔

۳۔ اپنے بزرگوں، ولیوں اور پیروں کا دم بھرنے والے ان سے رابطہ کرنا چاہیں گے لیکن خواہش کے باوجود ان کا اپنے بزرگوں، ولیوں یا پیروں سے کسی قسم کا رابطہ ممکن نہیں ہوگا۔

اس عقیدے کی مزید وضاحت کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بعض مثالیں بھی دی ہیں سورہ تحریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَاتٍ فُوحٍ وَ امْرَأَاتٍ لُوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحِينَ فَخَانَتُهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ

اذْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ (۶۶: ۱۰) (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کافروں کے معاملے میں نوح اور لوط علیہم السلام کی بیویوں کو بطور مثال پیش فرماتا ہے وہ ہمارے دو صالح بندوں کی زوجیت میں تھیں مگر انہوں نے اپنے شوہروں سے (دین کے معاملے میں) خیانت کی اور وہ (دونوں نبی) اللہ کے مقابلے میں ان کے کچھ بھی کام نہ آسکے دونوں (عورتوں) سے کہہ دیا گیا کہ جاؤ آگ میں جانے والوں کے ساتھ تم بھی چلی جاؤ (سورہ تحریم آیت ۱۰) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نام لے کر یہ عقیدہ واضح فرما دیا کہ قیامت کے روز کسی نبی کے ساتھ تعلق یا نبی کے دامن سے محض وابستگی جہنم سے بچانے اور جنت میں لے جانے کے لئے کافی نہیں ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کر کے یہ نصیحت فرمائی:

يَا فَاطِمَةُ انْقِذِي نَفْسِكَ مِنَ النَّارِ فَإِنَّي لَأَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا۔ (ترجمہ) اے فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اللہ کے مقابلے میں میں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا۔ (مسلم)

رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ آزر کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے روز حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر کو اس حال میں دیکھیں گے کہ اس کے منہ پر سیاہی اور گردو غبار جما ہو گا حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے ”میں نے تمہیں دنیا میں کہا نہیں تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو؟“ باپ کہے گا ”اچھا آج میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا“ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں گے اے میرے رب! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے قیامت کے روز رسوا نہیں کرے گا لیکن اس سے زیادہ رسوائی اور کیا ہوگی کہ میرا باپ تیری رحمت سے محروم ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”میں نے جنت کافروں پر حرام کر دی ہے۔“ پھر اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم سے مخاطب ہو کر فرمائیں گے ”ابراہیم! دیکھو تمہارے دونوں پاؤں کے نیچے کیا ہے؟“ حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھیں گے کہ غلاظت میں لت پت ایک بچو ہے فرشتے اسے پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیں گے۔ (بخاری)

غلاظت میں لت پت بچو دراصل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ آزر ہی ہو گا اسے بچو کی شکل اس لئے دی جائے گی تاکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کو انسانی شکل میں جہنم میں جاتے دیکھ کر آزر وہ نہ ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کا قانون اپنی جگہ قائم رہے گا کہ جب تک عقیدہ توحید اور اعمال صالح نہ ہوں تب تک کسی نبی ولی یا اللہ کے نیک بندے کے دامن سے وابستگی اور قرابت داری کسی کو نہ جہنم سے بچا سکے گی نہ جنت میں لے جا سکے گی۔

اس ضمن میں یہاں دو باتوں کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔

اولاً: قیامت کے روز انبیاء، صلحاء اور شہداء کی سفارش بالکل برحق اور کتاب و سنت سے ثابت ہے لیکن وہ سفارش اللہ تعالیٰ کی رضا اور اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہوگی کوئی نبی، ولی یا شہید اپنی مرضی سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کرنے کی جرات نہیں کر پائے گا اور سفارش بھی صرف اس شخص کے لئے ہوگی جس کے لئے اللہ تعالیٰ اجازت دیں گے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ مَنْ ذَٰلَ الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ (۲: ۲۵۵) (ترجمہ) کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے (سورہ بقرہ آیت ۲۵۵)

ثانیاً: اللہ کا ولی کون ہے کون نہیں ہے، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی جناب سے کسے اِذْنِ سفارش ملتا ہے کسے اِذْنِ سفارش نہیں ملتا یہ ساری باتیں صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں کوئی شخص نہ تو یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ فلاں حضرت اللہ کے ولی ہیں لہذا انہیں ضرور اِذْنِ سفارش ملے گا نہ ہی کوئی شخص خود اپنے بارے میں یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضرور اِذْنِ سفارش ملے گا میں فلاں فلاں کی سفارش کروں گا لوگوں کا کسی زندہ یا فوت شدہ شخص کو اللہ کا ولی کہہ دینا اس بات کے لئے کافی نہیں کہ وہ واقعی اللہ کا ولی اور مقرب ہو بعید نہیں جس فوت شدہ شخص کو لوگ اللہ کا ولی سمجھ کر اس کا وسیلہ اور واسطہ پکڑنے کے لئے اس کی قبر پر نذریں نیانزیں چڑھا رہے ہوں وہ شخص خود ہی کسی گناہ کی پاداش میں اللہ کے عذاب میں مبتلا ہو۔ رسول اکرم ﷺ کے سامنے کسی آدمی کو شہید کہا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”ہرگز نہیں میں نے اسے مالِ غنیمت کی ایک چادر چوری کرنے کے گناہ میں آگ میں دیکھا ہے۔“ (ترمذی)

حاصل کلام یہ ہے کہ اولیاء کرام اور بزرگان دین کا وسیلہ اور واسطہ پکڑ کر یا محض ان کے دامن سے وابستہ ہو کر جنت میں پہنچ جانے کا عقیدہ سراسر باطل اور شیطانی فریب ہے جو شخص واقعی جنت کا طالب ہے اسے خالص عقیدہ توحید اپنا کراماتِ صالح کو زادِ راہ بنانا چاہئے۔ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا (۱۸-۱۱۰) پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہے اسے چاہئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرے۔ (سورہ کہف، آیت ۱۱۰) بس یہی سیدھا راستہ ہے جنت میں پہنچنے کا۔

مرد مومن ہو شیار

اللہ تعالیٰ نے آدم ﷺ کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم دیا آدم کو سجدہ کرو، ابلیس کے علاوہ سب

نے سجدہ کیا، اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے پوچھا ”میرے حکم کے باوجود کس چیز نے تجھے سجدہ کرنے سے روکا؟“ ابلیس نے جواب دیا ”میں آدم سے بہتر ہوں اسے تو نے مٹی سے پیدا کیا اور مجھے آگ سے“ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”تجھے حق نہیں کہ یہاں تکبر کرے لہذا یہاں سے نکل جا بے شک تو ذلیل اور رسوا ہے“ ابلیس نے پھر زبان کھولی اور کہا ”مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے دے“ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”تجھے مہلت ہے“ تب ابلیس نے علی الاعلان یہ بات کہی ”یا اللہ! جس طرح تو نے مجھے (سجدے کا حکم دے کر) گمراہی میں مبتلا کیا ہے اسی طرح میں بھی اب انسانوں کو تیری سیدھی راہ سے گمراہ کرنے کے لئے گھات میں لگا رہوں گا۔ آگے پیچھے اور دائیں بائیں ہر طرف سے ان کو گھیروں گا اور تو ان میں سے اکثر کو ناشکرا ہی پائے گا“ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”نکل جا یہاں سے ذلیل اور ٹھکرایا ہوا“ اور جان لے کہ انسانوں میں سے جو تیری پیروی کریں گے تجھ سمیت ان سب سے جہنم کو بھردوں گا۔“ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم ﷺ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ”اے آدم تو اور تیری بیوی دونوں اس جنت میں رہو جنت میں سے جو چیز چاہو کھاؤ لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ ظالموں سے ہو جاؤ گے“ جذبہ حسد اور انتقام سے بھرا ہوا ابلیس حضرت آدم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا ”تمہارے رب نے تمہیں اس درخت سے روکا ہے تو اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ تم کہیں فرشتے نہ بن جاؤ یا تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی حاصل نہ ہو جائے“ اور ساتھ ہی ابلیس نے قسم کھا کر یقین دلایا کہ میں تمہارا سچا ہم درو اور خیر خواہ ہوں۔ اس طرح ابلیس حضرت آدم اور ان کی بیوی کو فریب دینے میں کامیاب ہو گیا جس کے نتیجے میں حضرت آدم ﷺ اور حضرت حوا ﷺ دونوں اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت جنت سے محروم ہو گئے۔ تب حضرت آدم اور حوا کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر رہنے کا حکم دیا، کچھ ہدایات اور احکام دیئے اور ساتھ ہی متنبہ فرمادیا ”اے بنی آدم! ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں پھر اسی طرح فتنے میں مبتلا کر دے جس طرح اس نے تمہارے والدین کو (فتنے میں مبتلا کر کے) جنت سے نکلوایا تھا اور ان کے لباس ان کے اوپر سے اترا دیتے تھے تاکہ ان کی شرم

گاہیں ایک دوسرے کے سامنے کھول دے۔“ (۱)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف جگہ پر مختلف انداز میں بار بار لوگوں کو خبردار فرمایا ہے کہ اے بنی آدم شیطان تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے اس کے دھوکے اور فریب میں نہ آنا ورنہ خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے چند آیات ملاحظہ ہوں:

۱۔ لوگو شیطان کی پیروی نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۰۸)

۲۔ شیطان لوگوں سے وعدے کرتا ہے انہیں امیدیں دلاتا ہے لیکن (یاد رکھو) شیطان کے سارے وعدے فریب کے سوا کچھ نہیں۔ (سورہ نساء آیت ۱۲۰)

۳۔ (لوگو!) یہ دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں ڈالے اور نہ ہی بڑا دھوکہ باز (شیطان) تمہیں اللہ کے معاملے میں دھوکہ دینے پائے (سورہ لقمان آیت ۳۳)

اللہ تعالیٰ کی ان واضح تنبیہات کے باوجود حضرت انسان قدم قدم پر کس آسانی سے شیطان کے دھوکے اور فریب میں آکر اپنے لئے محرومی جنت کا سلمان پیدا کر رہا ہے، اس کا اندازہ ہر انسان اپنی اپنی عملی زندگی کا تجزیہ کر کے خود لگا سکتا ہے۔

دنیا کی اس عارضی اور مختصر زندگی کے مقابلے میں آخرت کی مستقل اور طویل زندگی کو رسول اکرم ﷺ نے یوں سمجھایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈال کر نکالے تو انگلی کے ساتھ لگا ہوا پانی دنیا کی زندگی سمجھو اور پورا سمندر آخرت کی زندگی (مسلم) اگر ہم اس مثال کو اعداد و شمار کی زبان میں سمجھنا چاہیں تو یوں سمجھ سکتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے ارشاد مبارک کے مطابق امت محمدیہ کی اوسط عمر ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہوگی، اس ارشاد کے مطابق دنیا میں انسان کی زیادہ سے زیادہ زندگی ستر سال تصور کر لیجئے اور دنیا کے اعداد و شمار میں سب سے آخری عدد۔ وہ سٹھ۔ کو آخرت کی طویل زندگی تصور کر لیجئے دونوں کا تقابل کیا جائے تو دنیا میں ستر سال زندگی بسر کرنے والا شخص دنیا کے ہر سیکنڈ کے بدلے آخرت میں ایک کروڑ ۱۳ لاکھ ۲۴ ہزار ۹ سول سال زندگی بسر کرے گا خواہ جنت کی نعمتوں میں خواہ جسم کی آگ میں (یاد رہے دنیا اور آخرت کی زندگی کا یہ تناسب بھی محض فرضی ہے حقیقی نہیں) غور فرمائیے کہ ہمیں اپنی صلاحیت، اپنا سرمایہ اور اپنا وقت ایک سیکنڈ کی زندگی کو بہتر بنانے اور سنوارنے میں صرف کرنا چاہئے یا ایک کروڑ ۱۳ لاکھ ۲۴ ہزار ۹ سو سال کی طویل زندگی بہتر بنانے اور سنوارنے میں صرف کرنا چاہئے؟ لیکن ابلیس نے صرف ایک سیکنڈ کی زندگی کو ہمارے لئے اس قدر دلفریب اور خوشنما بنا دیا ہے کہ ہم کروڑ سالہ طویل زندگی کی ابدی نعمتوں سے غافل اور سیکنڈ کی مختصر زندگی کی عارضی رنگینیوں میں بری طرح منہمک اور جذب ہیں اور یوں شیطان کے دھوکے اور فریب میں آکر جنت سے محرومی کا سلمان پیدا کر رہے ہیں۔

دنیا کی عارضی زندگی میں اشہاک اور آخرت کی طویل زندگی سے غفلت کا مشاہدہ قدم قدم پر ہماری زندگیوں میں کیا جا سکتا ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک رَكَعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا بَيْنَهَا (ترجمہ) نماز فجر کی دو رکعت (سنت موکدہ) دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہیں

(ترغذی)

غور فرمائیے دنیا و مافیہا کی دولت میں امریکہ - افریقہ - یورپ - ایشیاء اور باقی ساری مملکتوں کے خزانے شامل ہیں، زمین کے پوشیدہ خزانے بھی ”مافیہا“ میں شامل ہیں ان خزانوں کے علاوہ انسان کی رغبت کی ہر وہ چیز جس کا وہ تصور کر سکتا ہے ”مافیہا“ میں شامل ہے لیکن ان دو سنتوں کو دقت پر ادا کرنے کے لئے کتنے مسلمان اذان فجر کے ساتھ اٹھتے ہیں؟ جب کہ دنیا کمانے کے لئے کتنے لوگ ایسے ہیں جو اذان فجر سے بھی پہلے اٹھ جاتے ہیں۔ کتنے تاجر ایسے ہیں جو اپنے کاروبار کے لئے ساری ساری رات جاگتے رہتے ہیں۔ کتنے کسان ایسے ہیں جو اپنی زمینوں میں اٹل چلانے کے لئے ساری ساری رات مشقت اٹھاتے ہیں کتنے طالب علم ایسے ہیں جو ہر مستقبل کی امید پر ساری ساری رات پڑھائی میں گزار دیتے ہیں۔ لیکن نماز فجر کی دو رکعت کی توفیق کتنے لوگوں کو نصیب ہوتی ہے؟ دنیا کی حرص اور خوشنما امیدوں کے فریب نے ہمیں آخرت کی ابدی اور نعمتوں بھری جنت سے محروم کر رکھا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ (مسلم) (ترجمہ) صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔ یعنی بظاہر مال کم ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ اس میں اتنی برکت ڈال دیتے ہیں کہ چند صد کی رقم سے ہزاروں کی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں لیکن شیطان ظاہری اعداد و شمار کر کے ہمیں بتلاتا ہے کہ ہزار روپے میں سے اگر سو روپے نکال دیئے جائیں تو باقی ۹ سو روپے بچ جائیں گے مال بڑھے گا کیسے یہ تو کم ہوگا۔ تمہارے گھر کے وسیع اخراجات، بال بچوں کی تعلیم، بیماریاں اور دیگر ضروریات کی اتنی طویل فہرست کیسے پوری ہوگی۔ حضرت انسان اپنے ”سچے خیر خواہ“ کے فریب میں آجاتا ہے اور یوں ابلیس بنی آدم کے لئے جنت سے محرومی کا سامان مہیا کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے ”میں سود سے مال گھناتا ہوں۔“ (سورہ بقرہ آیت ۲۷۶)

یعنی ظاہری اعداد و شمار کے حساب سے سود کا مال خواہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اس سے برکت ختم کر دیتے ہیں لاکھوں اور کروڑوں کا سرمایہ پانی کی طرح بہہ کر سینکڑوں کی ضروریات بھی پوری نہیں کر پاتا۔ سود سے نہ انسان کی آنکھ بھرتی ہے نہ بیٹ بھرتا ہے نہ ہی عمر بھر ضرورتیں پوری ہوتی ہیں بلکہ ایک مستقل ہوس لگی رہتی ہے جو انسان کو باؤلا کر دیتی ہے نہ دن کو چھین نہ رات کو سکون لیکن پھر بھی ابلیس ظاہری اعداد و شمار کر کے انسان کو اطمینان دلا دیتا ہے کہ ہزار روپے پر ایک سو روپے سود آئے گا تو ایک لاکھ روپے میں دس ہزار کا اضافہ ہو جائے گا۔ اگر دس لاکھ

روپے بینک میں جمع کروادیئے جائیں تو گھر بیٹھے ہر ماہ ایک لاکھ روپے ملتے رہیں گے، نہ محنت نہ مشقت اور سرمایہ بھی محفوظ، تمہارے مرنے کے بعد تمہاری آل اولاد بھی آرام سے زندگی بسر کرتی رہے گی مال میں اضافہ، آرام وہ زندگی اور اہل و عیال کی محبت کے دلفریب دلائل غالب آجاتے ہیں اور یوں حضرت انسان ابلیس کے فریب میں آکر اپنے لئے خود جنت سے محرومی کا سامان پیدا کر لیتا ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے (کسی بھی ذریعہ سے حاصل ہونے والے) حرام مال سے پلا ہوا جسم آگ سب سے پہلے جلائے گی (طبرانی) وہ آگ جس کا ایک لمحہ دنیا کی ساری نعمتوں اور سارے عیش و آرام کو بھلا دینے کے لئے کافی ہے۔ آگ کا لباس، آگ کا اوڑھنا، آگ کا پھونکا، آگ کے ساہبان، آگ کی چھتریاں، پینے کے لئے کھولتا پانی اور کھانے کے لئے زہریلا کانٹے دار تصور، آگ میں پیدا ہونے والے سانپ اور بچھو۔ لیکن معاشرے میں معیار زندگی بلند کرنے، آرام وہ زندگی بسر کرنے، اولاد کو انگریزی سکولوں میں تعلیم دلوانے، ایک دوسرے کے مقابلے میں بڑا بننے، دنیاوی جاہ و حشمت حاصل کرنے، جھوٹی انا، جھوٹی عزت اور جھوٹا وقار قائم کرنے کے تصور کو ابلیس ملعون نے اس قدر دلفریب بنا دیا ہے کہ اللہ کے رسول کی تشبیہ مغلوب اور ابلیس کا فریب غالب ہے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے **أَلَا يَذْكُرُ اللَّهُ تَظْمِنُ الْقُلُوبُ** (ترجمہ) یاد رکھو، دلوں کو سکون اللہ کے ذکر سے ملتا ہے (سورہ رعد آیت ۲۸)

اللہ تعالیٰ کے اس واضح ارشاد کے باوجود ابلیس لعین نے لوگوں کو طرح طرح سے سکون حاصل ہونے کا فریب دے رکھا ہے کسی کو اپنے پیر صاحب کی قبر پر چڑھاوے چڑھانے میں سکون نظر آتا ہے کسی کو اپنے حضرت جی کی قدم بوسی میں سکون نظر آتا ہے کسی کو شراب نوشی میں سکون نظر آتا ہے کسی کو غیر محرم عورتوں کی آواز سننے میں گانے اور موسیقی سننے میں سکون نظر آتا ہے کسی کو سونا چاندی اور دولت کے ڈھیر اکٹھے کرنے میں سکون نظر آتا ہے کسی کو اعلیٰ سرکاری مناصب حاصل کرنے میں سکون نظر آتا ہے کسی کو اسمبلی کا ممبر بننے اور وزیر یا مشیر کے عہدے حاصل کرنے میں سکون نظر آتا ہے کسی کو امریکہ، کینیڈا اور یورپی ممالک کی شہریت حاصل کرنے میں سکون نظر آتا ہے۔ اندازہ فرمائیے بنی آدم میں سے کتنے فیصد لوگ ہیں جو اللہ کی یاد سے سکون حاصل کرنے کی رغبت رکھتے ہیں اور کتنے ہیں جو ابلیس لعین کے فریب میں مبتلا ہیں، یہ وہی صورت حال ہے جس سے اللہ کریم ہمیں پہلے سے آگاہ فرما چکے ہیں **وَزَيْنٌ لَّهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ**

وَ كَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ۝ (ترجمہ) اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے لئے خوشنما بنا دیا اور انہیں سیدھی راہ پر چلنے سے روک دیا حالانکہ وہ لوگ (دنیا کے اعتبار سے) سمجھدار تھے (سورہ عنکبوت، آیت ۳۸)

دنیا کمانے کے معاملے میں ہر شخص اس اصول پر یقین رکھتا ہے کہ جب تک وہ عملی جدوجہد نہیں کرے گا گھر بیٹھے بٹھائے اسے وسائل زندگی میسر نہیں آئیں گے۔ کسان غلہ حاصل کرنے کے لئے دن رات کھیتوں میں کام کرتا ہے، تاجر نفع حاصل کرنے کے لئے دن رات دکان پر بیٹھتا ہے ملازم تنخواہ حاصل کرنے کے لئے مہینہ بھر اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے۔ مزدور اپنی مزدوری حاصل کرنے کے لئے صبح سے شام تک مسلسل محنت اور مشقت کرتا ہے طالب علم امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے سارا سال پڑھائی کرتا ہے۔ انسانی زندگی میں محنت اور جدوجہد کرنے کا یہ اصول ایک ایسا فطری عمل ہے جو کسی کو بٹلانے یا پڑھانے کی ضرورت ہی نہیں لیکن دین کے معاملے میں شیطان کا دھوکہ اور فریب ملاحظہ ہو کہ مسلمانوں میں سے کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ نے ہمارا جنت یا جہنم میں جانا پہلے سے لکھ دیا ہے تو پھر عمل کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بعض لوگ اس فریب میں مبتلا ہوتے ہیں جب اللہ چاہے گا نمازیں پڑھ لیں گے یا آپ دعا فرمائیں اللہ ہمیں نماز کی توفیق دے، بعض لوگ اس دھوکے میں مبتلا ہیں کہ اللہ بڑا مہربان ہے وہ سب کچھ معاف کر دے گا۔

دنیا کے معاملے میں محنت اور مسلسل جدوجہد کا اصول اور دین کے معاملے میں تقدیر کے بہانے یا اللہ کی رحمت کے بہانے بے عملی کا اصول شیطان لعین کا وہ دھوکہ اور فریب ہے جس کے بارے میں اس نے صاف صاف کہہ رکھا ہے۔ لَئِنِ اتَّخَذْتَنِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لِأَحْتِبَّكَ كَذِبَتْهُ إِلَّا قَلِيلًا ۝ (ترجمہ) اگر تو نے مجھے قیامت کے دن تک مہلت دی تو میں بنی آدم کی پوری نسل کو برباد کر کے چھوڑوں گا، تھوڑے ہی لوگ (میرے فریب سے) بچیں گے۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۶۲)

ارشاد نبویؐ ہے ”جو شخص مسلمانوں کے کسی معاملہ کا ذمہ دار بنایا گیا پھر اس نے خیر خواہی کے ساتھ ان کے حقوق ادا نہ کئے وہ جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا۔“ (بخاری و مسلم) رسول اکرم ﷺ کی اسی تعلیم کا نتیجہ تھا کہ سلف الصالحین ہمیشہ سرکاری مناصب اور عہدوں سے دور بھاگتے رہے اور اگر کسی کو یہ ذمہ داری اٹھانی پڑی تو اس نے تقویٰ، استعفیٰ دیانت اور امانت کی ذریں مثالیں قائم کیں۔

عمر فاروقی میں حمص کے گورنر حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کو حمص کا گورنر نامزد فرمایا حضرت سعید نے معذرت کی تو حضرت عمر نے زبردستی ذمہ داری سونپ دی۔ عمید گورنری میں حضرت سعید کے زہد اور قناعت کا یہ حال تھا کہ ماہانہ تنخواہ ملتی تو اپنے اہل و عیال کا خرچ رکھ کر باقی رقم فقراء اور مساکین میں تقسیم فرما دیتے بیوی پوچھتی کہ آپ باقی رقم کہاں خرچ کرتے ہیں تو فرماتے۔ ”قرض دے دیتا ہوں“ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ حمص کے دورہ پر تشریف لائے اور حمص کے ذمہ دار لوگوں سے کہا یہاں کے فقراء اور مساکین کی فہرست تیار کریں تاکہ ان کے وظیفے مقرر کئے جاسکیں، فہرست تیار ہوئی تو سرفہرست سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کا نام درج تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ”سعید کون؟“ لوگوں نے بتایا ”گورنر حمص“ پوچھا ”جو تنخواہ ملتی ہے اس کا کیا کرتے ہیں؟“ لوگوں نے عرض کیا ”وہ حاجت مندوں میں تقسیم کر دیتے ہیں“ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہو گئے ایک ہزار دینار کی تھیلی حضرت سعید رضی اللہ عنہ کے پاس اس ہدایت کے ساتھ روانہ فرمائی کہ یہ رقم اپنی ذاتی ضرورتوں پر خرچ کریں، قاصد نے رقم پہنچائی تو بے اختیار زبان سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاٰجِعُوْنَ نکلا، بیوی نے سنا تو پوچھا ”خیر ہے کیا ہوا، کیا امیرالمومنین فوت ہو گئے؟“

فرمایا: ”نہیں اس سے بھی بڑا واقعہ ہوا ہے؟“

بیوی نے پھر پوچھا: ”کیا قیامت کی کوئی نشانی دکھائی دی ہے؟“

فرمایا: ”نہیں اس سے بھی اہم واقعہ پیش آیا ہے؟“

بیوی صاحبہ نے اصرار سے پوچھا: ”آخر کچھ تو بتائیے معاملہ کیا ہے؟“

حضرت سعید نے فرمایا: ”وینا اپنے فتنوں کے ساتھ میرے گھر میں آگئی ہے“

بیوی صاحبہ نے عرض کیا ”پریشان نہ ہوں بلکہ اس کا کوئی حل سوچیں“

گورنر نے وہ تھیلی ایک طرف رکھی اور خود نماز کے لئے کھڑا ہو گیا ساری رات اللہ کے حضور آہ و زاری کرتے گزار دی صبح ہوئی تو دیکھا اسلامی لشکر گھر کے سامنے سے گزر رہا ہے تھیلی اٹھائی اور ساری رقم مجاہدین میں تقسیم فرمادی۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو مدائن کا گورنر بنایا گیا تو اہل مدائن کو جمع کر کے امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان پڑھ کر سنایا ”لوگو! حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ تمہارے امیر مقرر کئے جاتے ہیں ان کا حکم سنو ان کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم سے طلب کریں وہ انہیں دو۔“ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرمان پڑھ

چکے تو لوگوں نے پوچھا ”اپنی ضروریات بتائیں تاکہ ہم انہیں پورا کر سکیں“ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا ”میں جب تک یہاں رہوں گا دو وقت کا کھانا اور گدھے کے لئے چارا چاہیے اس سے زیادہ تم سے کچھ نہیں مانگوں گا۔“

حکومت، اقدار اور اعلیٰ منصب سے گریز کی جو درخشندہ مثال امام ابو حنیفہؒ نے قائم کی تاریخ اسلامی میں وہ رہتی دنیا تک یاد رہے گی۔ عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور نے بلا کر چیف جسٹس کا عہدہ پیش کیا تو فرمایا ”میں اس کے اہل نہیں، قاضی ایسا جری آدمی ہونا چاہئے جو بادشاہ، اس کی اولاد اور سپہ سالاروں کے خلاف فیصلہ دے سکے اور مجھ میں یہ ہمت نہیں“ بادشاہ نے جیل میں ڈال دیا جہاں آپ کو کوڑے تک مارے گئے لیکن آپ نے عہدہ قبول نہیں فرمایا حتیٰ کہ جیل سے ہی آپ کا جنازہ اٹھا۔ یہ وہ پاکباز ہستیاں تھیں جن کا جنت اور جہنم پر یقین اس قدر محکم تھا کہ ابلیس کا کوئی ٹکرا اور فریب ان کے پائے استقلال میں لغزش پیدا نہ کر سکا۔

ایک نظر اپنے معاشرے پر ڈالئے ابلیس نے بنی آدم کے لئے حکومتی مناصب اور عہدوں میں اس قدر کشش پیدا کر دی ہے کہ ان پڑھ اور جاہل عوام کا تو کتنا ہی کیا بہت سے ”اہل علم“ بھی ابلیس کے اس دام فریب میں مبتلا ہیں کہ اسلام، جمہوریت، ملک اور قوم کی خدمت حکومتی مناصب اور عہدوں کے بغیر ممکن نہیں۔ غور فرمائیے اس خوبصورت اور پُرکشش دلیل کے پردے میں حضرت ابلیس نے بنی آدم کی جنت سے محرومی کے کیسے کیسے سامان مہیا کر رکھے ہیں۔ ان عہدوں اور مناصب کے حصول کی خاطر دوران الیکشن جھوٹ، دھوکہ، فریب، بد عہدی، لڑائی جھگڑا، گالی گلوچ، لعن طعن، الزام تراشی، رائے عامہ کی خرید و فروخت، اغوا حتیٰ کہ قتل و غارت جیسے کبائر کا ارتکاب ابلیس، ابن آدم کے لئے بڑا سہل اور آسان بنا دیتا ہے اور یوں حضرت انسان ابلیس کے دام فریب میں مبتلا ہو کر محروم جنت ہونے کی ”سعادت“ سے بہرہ مند ہو رہا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (ترجمہ) جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ (سورہ نور، آیت ۱۹) ابلیس نے فحاشی اور بے حیائی کے کاموں کو ابن آدم کے لئے اس قدر خوشنما اور دلفریب بنا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس واضح تنبیہ کے باوجود ابلیس کے مکر و فریب میں مبتلا بنی آدم جانبا فحاشی اور بے حیائی پھیلانے کی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ ذرائع ابلاغ کے

خوبصورت نام کے پس پردہ انتہائی منظم سرکاری اور غیر سرکاری ادارے، سینما گھر، ٹی وی، ریڈیو، روزنامے، روزناموں کے خصوصی ایڈیشن، ہفت روزے اور ماہنامے بھد مسرت و افتخار دن رات اہلیس کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہمہ تن مصروف اور مشغول ہیں حد تو یہ ہے کہ بزمِ خویشت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مقدس فریضہ سرانجام دینے والے بعض ہفت روزے اور ماہنامے بھی ”ادارے کو چلانے کی مجبوری“ کے دلفریب موقف کے ساتھ بلا چون و چرا اہلیس کے دوش بدوش فحاشی اور بے حیائی کو پھیلانے کی خدمت بجالاتے ہیں۔ اور یوں اللہ کے عذاب کی وعید پس پشت اور شیطان کے دلفریب دلائل خوبصورت آرزوئیں اور تمنائیں غالب ہیں جو جنت سے محروم کرنے والی اور جنم کا مستحق ٹھہرانے والی ہیں۔

پس اے مرد مومن ہوشیار! یہ دنیا سراسر دھوکہ اور فریب ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے وَمَا الْخَيْرُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ (ترجمہ) دنیا کی زندگی دھوکہ دہی اور فریب کے سوا کچھ نہیں۔ (سورہ آل عمران، آیت ۱۸۵) یہاں چیزوں کی اصل حقیقت وہ نہیں جو نظر آ رہی ہے۔ دنیا کی عیش و عشرت اور رنگینیوں کے پس پردہ بڑی تلخیاں اور رنج و محن ہیں۔ دنیا کے ناز و نعم اور جاہ و حشمت کے پس پردہ بڑی حسرتیں اور ندامتیں ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ”دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔“ (احمد، طبرانی) بے زکاۃ سونے چاندی کا ڈھیر سونا چاندی نہیں بھڑکتی ہوئی آگ کے انگارے ہیں۔ سُود، رشوت، جُوا، چوری، ڈاکہ اور دیگر حرام ذرائع سے حاصل ہونے والا مال، مال نہیں آگ کے سانپ اور بچھو ہیں۔ جھوٹ، مکر اور فریب سے حاصل کئے ہوئے عمدے اور مناصب عزت اور افتخار نہیں آگ کی بیڑیاں اور زنجیریں ہیں۔ فحاشی اور بے حیائی کے ذریعہ پھیلا یا کیا گیا کاروبار، کاروبار نہیں عذاب الیم ہے۔

اے ابنِ آدمِ خبردار! یہ دنیا محض ایک عارضی مسکن ہے جہاں تیرا امتحان لینا مقصود ہے تیرا اصلی وطن جنت ہے جس کی طرف تجھے بہت جلد لوٹ کر جانا ہے تیرا ازل و شمن اہلیس لعین یہ چاہتا ہے کہ جس طرح تیرے ماں باپ --- آدم اور حوا --- کو دھوکہ اور فریب دے کر جنت سے نکلوا دیا تھا اسی طرح تجھے بھی دنیا کے دھوکے اور فریب میں جتلا کر کے جنت سے نکلوا دے ان کا کھلا کھلا چیلنج ہے ”زَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَزِيَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَا أَغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ“ (ترجمہ) اے میرے رب! جس طرح تو نے مجھے برکایا اسی طرح اب میں زمین میں تیرے بندوں کے لئے رنگینیاں پیدا کر کے ان سب کو برکادوں گا۔ (سورہ حجر آیت ۳۹)

پس اے مرد مومن ہوشیار، خبردار! شیطان ملعون کے سارے وعدے جھوٹے اور باطل ہیں اس کے دھوکے اور فریب میں نہ آنا جو بھی اس کے دھوکے میں آئے گا اسے وہ اپنے ساتھ جہنم میں لے کر ہی جائے گا۔ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۝ یاد رکھو! یہ کھلم کھلا خسارہ ہے۔ (سورہ زمر، آیت ۱۵)

”کتاب الجنت“ کی غرض و غایت

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے کہیں گزشتہ اقوام کے واقعات بیان فرمائے ہیں۔ کہیں انبیاء کے معجزات کا ذکر فرمایا ہے کہیں انسان کی پیدائش اور اس کی موت کا ذکر فرمایا ہے کہیں کائنات اور اس کے اندر موجود اشیاء کا ذکر فرمایا ہے کہیں عام فہم مثالوں سے راہنمائی کی گئی ہے کہیں نیک اعمال کی رغبت دلانے کے لئے جنت اور اس کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور کہیں برے اعمال کے انجام بد سے ڈرانے کے لئے جہنم کی آگ اور اس کے مختلف عذابوں کا ذکر کیا گیا ہے اپنے مزاج اور اپنی طبیعت کے مطابق ہر انسان قرآن کریم کی ان آیات مبارکہ سے ہدایت اور راہنمائی حاصل کرتا ہے۔

جنت کی نعمتوں کے بارے میں تفصیلات پڑھنے کے بعد آخر وہ کون سا مسلمان ہو گا جو پھر اسے حاصل کرنے کی تڑپ اور خواہش نہ رکھتا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جس شخص کا جنت پر یقین ہے اس کے لئے جنت کے مقابلے میں دنیا کی بڑی سے بڑی آزمائش اور بڑی سے بڑی قربانی بھی کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔ حضرت بلال، حضرت خباب بن ارت، حضرت ابو ذر غفاری، حضرت یاسر، حضرت سیدہ بنت خباب، حضرت حبیب بن زید، حضرت حبیب بن عدی، حضرت سلمان فارسی، حضرت ابو جندل، امام احمد بن حنبل، اور امام مالک جیسے بے شمار دیگر اسلاف کے واقعات ہماری تاریخ کا روشن اور تابناک باب ہیں۔

جنت کی طلب جہاں زندگی کی بڑی بڑی آزمائشوں اور قربانیوں کو سہل اور آسان بنا دیتی ہے وہاں نیک اعمال کی رغبت وہ چند کر دیتی ہے چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت کے بارے میں ان کے غلام کا کہنا ہے کہ چالیس سال کے عرصہ میں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ نماز کے لئے اذان کسی گئی ہو اور حضرت سعید، مسجد میں موجود نہ ہوں۔ حضرت ابو طلحہ، اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے دوران نماز اچانک توجہ باغ کے سر

سبز و شاداب پھل دار درختوں کی طرف چلی گئی اور رکعتوں کی تعداد بھول گئے جا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واقعہ بیان فرمایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! جس چیز نے میری نماز میں خلل ڈالا ہے میں اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں آپ اسے جہاں چاہیں استعمال فرمائیں۔

حضرت وکیع بن جراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت امش بن عبد اللہ کی ستر سال کے دوران کسی ایک نماز کی تکبیر اولیٰ بھی فوت نہیں ہوئی۔

حضرت میمون بن مهران رضی اللہ عنہ مسجد میں پہنچے جماعت ہو چکی تھی بے ساختہ زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون نکلا اور فرمانے لگے باجماعت نماز مجھے عراق کی حکومت سے زیادہ عزیز ہے۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو ایک ہی رکعت میں سورہ بقرہ۔ سورہ آل عمران۔ سورہ نساء اور سورہ مائدہ ختم کر دیں۔

عبد اللہ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے (سفیان) ثوری کو حرم میں مغرب کی نماز کے بعد سجدہ کرتے دیکھا عشاء کی اذان ہو گئی اور وہ ابھی تک سجدے ہی میں تھے۔

تاریخ کے صفحات پر ایسے بے شمار واقعات بکھرے پڑے ہیں جنہیں عام حالات میں پڑھ کر واقعی بہت تعجب ہوتا ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ جو شخص جنت کی نعمتوں کا علم رکھتا ہے اس کے لئے ہر گناہ سے بچنا اور ہر نیکی پر عمل کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔

”کتاب الجنۃ“ مرتب کرنے کی اصل غرض و غایت بھی یہی ہے کہ لوگوں کے اندر حصول جنت کا جذبہ پیدا ہو اور حصول جنت کے لئے کبائر سے بچنے اور نیک اعمال کرنے کی زیادہ سے زیادہ رغبت پیدا ہو، کتاب کے مطالعہ کے بعد اگر ایک یا دو آدمیوں نے بھی اپنی عملی زندگی کا نقشہ بدل لیا تو ان شاء اللہ کتاب مرتب کرنے کی غرض و غایت پوری ہو جائے گی۔

قارئین کرام! تفہیم السنۃ کی سلسلہ وار تالیفات میں کتاب النکاح اور کتاب العلاق کے بعد میری خواہش تھی کہ کتاب الفتن کا بالترتیب آغاز کیا جائے جن میں قیامت کی نشانیاں، دجال کا ظہور، حضرت مسیح کا نزول وغیرہ شامل ہیں اس کے بعد لغز صور، حشر و نشر، حساب اور میزان، شفاعت، جنت اور جہنم مرتب کی جائیں لیکن دعوت اور تبلیغ کے کام میں ترغیب و ترہیب کی اہمیت کے پیش نظر بعض احباب کی خواہش یہ تھی کہ جنت اور جہنم کا بیان پہلے مرتب ہونا چاہئے اسی وجہ سے یہ دونوں کتب پہلے مرتب کی گئی ہیں اس کے بعد ان شاء اللہ کتاب الفتن کے ابواب کا بالترتیب آغاز کیا جائے گا۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ۔

صحیح احادیث کے سلسلہ میں حسب سابق شیخ محمد ناصر الدین البانی حفظہ اللہ کی تحقیق سے استفادہ کیا گیا ہے حوالہ جات کے آخر میں نمبر موصوف کی کتب کے دیئے گئے ہیں مثلاً (۲/ ۱۰۵۹) سے مراد دوسری جلد اور حدیث نمبر ۱۰۵۹ ہے۔

کتاب میں فوائد اور خوبیوں کے تمام پہلو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فضل و کرم کا نتیجہ ہیں اور اغلاط میرے نفس کے شر کا نتیجہ ہیں کتب حدیث میں احادیث کی ترتیب، تبویب، تعبیر، تشریح یا ترجمہ میں کسی بھی چھوٹی یا بڑی غلطی پر میں اللہ عزوجل کے حضور توبہ و استغفار کا طالب ہوں اور اس کے بے پایاں فضل و کرم سے امید رکھتا ہوں کہ وہ دنیا اور آخرت میں میرے گناہوں اور جرائم کی طویل فرست کو اپنی رحمت کے پردے میں ڈھانپ دے گا۔ اِنَّهُ جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رُوْفٌ رَحِيْمٌ۔ بے شک وہ بڑا سخی ہے، کرم فرمانے والا ہے، بادشاہ ہے، احسان فرمانے والا، شفقت فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

آخر میں، میں ان تمام دوستوں اور بزرگوں کا شکر یہ ادا کرتا ہوں جو کتب حدیث کی تیاری میں تراجم میں اور نشر و اشاعت میں کسی نہ کسی طرح حصہ لے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو دنیا کے فتنوں سے محفوظ فرمائے، اپنی حفظ و امان میں رکھے اور آخرت میں ہم سب کو اپنے عفو و کرم سے نعمتوں بھری جنتوں میں داخل فرمائے۔ آمین!

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ

۲۲ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

۸ جولائی ۱۹۹۹ء

اللَّهُمَّ رَبَّنَا

اے اللہ ہمارے رب!

اے وہ ذات پاک جس کے علاوہ کوئی اللہ نہیں جو اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے، جو اپنی الوہیت اور ربوبیت میں واحد ہے، جو اپنی عظمت اور کبریائی میں تنہا ہے، جو اوّل بھی ہے آخر بھی، جو ظاہر بھی ہے باطن بھی، جو جی بھی ہے قیوم بھی، جو وہاب بھی ہے ثواب بھی، جو خیر بھی ہے بصیر بھی، جو ستار بھی ہے قنار بھی، جو غفار بھی ہے جبار بھی، جو علیم بھی ہے حکیم بھی، جو رحیم بھی ہے کریم بھی، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہر طرح کی حمد و ثنا اور تعریف کے لائق اسی کی ذات پاک ہے اتنی حمد و ثنا جتنی وہ پسند فرمائے اور جس سے وہ راضی ہو جائے۔ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا

كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ كَمَا يُحِبُّ رَبَّنَا وَيَرْضَى

اے اللہ العالمین! تو ہی کائنات کی تخلیق کرنے والا ہے، تو ہی ہمارا مالک اور رازق ہے تو ہی نزرے ہوئے لیل و نہار کا حساب رکھنے والا ہے، تو ہی درختوں سے گرنے والے پتوں کا علم رکھنے والا ہے، تو ہی ریت کے ذروں

کو شمار کرنے والا ہے، تو ہی زمین و آسمان کو نور سے بھرنے والا ہے، تو ہی اپنے بندوں کے چھوٹے بڑے اعمال کو کتابِ مبین میں محفوظ فرمانے والا ہے، تو ہی رُشد و ہدایت کی راہ دکھانے والا ہے، تو ہی سینوں کے بھید اور دلوں کے وسوس جاننے والا ہے، تو ہی قیامت کے روز سب کو دوبارہ زندہ کرنے والا اور ان سے حساب لینے والا ہے، تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں اور ہر طرح کی حمد و ثنا اور تعریف کے لائق تیری ہی ذاتِ پاک ہے اتنی حمد و ثنا جتنی تو پسند فرمائے اور جس سے تو راضی ہو جائے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبَّنَا وَيَرْضٰى۔

اے ارحم الراحمین! ہم تیرے حضور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے ہماری پیشانیاں تیرے ہاتھ میں ہیں تیرا ہر حکم ہم پر نافذ ہونے والا ہے اگر تو نے ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ یقیناً تیری رحمت ہمارے گناہوں کے مقابلے میں وسیع تر ہے اور تیرا فرمان بلاشبہ سچ ہے کہ تیری رحمت تیرے غصہ پر غالب ہے، اے ہمارے پروردگار! ہمارے سارے گناہ جو ہم نے آکے بھیجے یا پیچھے چھوڑے، چھپ کر کئے یا کھلے عام کئے اور وہ گناہ جن کا ہمیں علم نہیں لیکن تو انہیں جانتا ہے، سارے کے سارے معاف فرمادے تو ہر چیز پر قادر

ہے اور تیرے علاوہ کوئی نہیں جو ہمارے گناہ معاف فرمائے اے ہمارے رب! تُوَلَّا شَرِيكَ هُوَ هَر طَرَح كِي حَمْد وَ ثَنَا اور تعريف كے لائق تيرى هى ذات پاك هے اتى حَمْد وَ ثَنَا جَنَّتِي تُو پَسَنَد فرمائے اور جس سے تُو راضى هُو جائے

اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ كَمَا يُحِبُّ رَبَّنَا وَيَرْضَى يَا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ! هَم تيرى ذات اور صفات كے وسيله سے تيرى

رضا كے طالب هیں، تيرے رُخ انور كے جلال و جمال كے واسطه سے تيرى نعمتوں بھرى جنت كى بھيگ مانگتے هیں اور تيرى رحمت اور عفو و كرم كے وسيله سے تيرى جَنَم سے پناه طلب كرتے هیں۔ مغفرت، رحمت اور عفو و كرم

كا صرف تُو هى مالك هے تيرے علاوہ كوئى اس كا مالك نهىں اور تُو هر چيز پر قادر هے كوئى دوسرا نهىں اللَّهُمَّ اِنَّا نَسْتَلِكُ رِضْوَانَكَ وَ الْجَنَّةَ وَ نَعُوذُ بِرَحْمَتِكَ

مِنَ النَّارِ۔ (اے اللہ! هَم تجھ سے تيرى رضا اور جنت كا سوال كرتے هیں اور تيرى رحمت كے وسيله سے اُگ سے پناه طلب كرتے هیں)

وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ
تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا



مختصر اصطلاحات حدیث

حدیث

رسول اللہ ﷺ کا فرمان "توئی حدیث" آپ ﷺ کا اصل "عملی حدیث" اور آپ ﷺ کی اہانت قریری حدیث کہلاتی ہے

موقوف جس حدیث میں صحابی رسول اللہ ﷺ کا نام لے کر حدیث بیان کرنے "مرفوع" کہلاتی ہے	موقوف جس حدیث میں صحابی رسول اللہ ﷺ کا نام لے کر حدیث بیان کرنے "مرفوع" کہلاتی ہے	موقوف جس حدیث میں صحابی رسول اللہ ﷺ کا نام لے کر حدیث بیان کرنے "مرفوع" کہلاتی ہے	موقوف جس حدیث میں صحابی رسول اللہ ﷺ کا نام لے کر حدیث بیان کرنے "مرفوع" کہلاتی ہے
---	---	---	---

مقبول جس حدیث میں روایوں کی دیانت اور سچائی تسلیم ہو "مقبول" کہلاتی ہے۔	مقبول جس حدیث میں روایوں کی دیانت اور سچائی تسلیم ہو "مقبول" کہلاتی ہے۔
---	---

حسین جس حدیث کے روای صحیح حدیث کے روایوں کی نسبت حافظے میں کم ہوں بہائی شراکتا دی ہوں "حسن" کہلاتی ہے۔	صحیح جس حدیث کے روای ثقہ، پرہیزگار اور قابل اعتبار حافظہ کے مالک ہوں اور سند متصل ہو، "صحیح" کہلاتی ہے۔
--	---

درجہ ۱ جسے بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہو (متفق علیہ)	درجہ ۲ جسے بخاری نے روایت کیا ہو	درجہ ۳ جسے صرف مسلم نے روایت کیا ہو	درجہ ۴ جسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہو	درجہ ۵ جسے صرف بخاری نے روایت کیا ہو	درجہ ۶ جسے صرف مسلم نے روایت کیا ہو	درجہ ۷ جسے بخاری اور مسلم کے علاوہ دوسرے محدثین نے صحیح سمجھا ہو
---	--	---	---	--	---	--

معلق جس حدیث میں ایک یا سارے روای لٹا دیئے گئے ہوں	منقطع جس حدیث میں ایک یا سارے روای لٹا دیئے گئے ہوں	مرسل جس حدیث میں روای صحیح سے قطع ہوئی ہو	معطل جس حدیث میں روای صحیح سے قطع ہوئی ہو	موضوع جس حدیث کے روای صحیح سے قطع ہوئی ہو	متروک جس حدیث کے روای صحیح سے قطع ہوئی ہو	شاذ جس حدیث کے روای صحیح سے قطع ہوئی ہو	منکر جس حدیث کے روای صحیح سے قطع ہوئی ہو
--	---	---	---	---	---	---	--

اصطلاحات کتب

- صحاح ستہ
 - جامع
 - سنن
 - مسند
 - مستخرج
 - مستدرک
 - اربعین
- حدیث کی چھ کتب بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کو ظلیہ صحت کی بناء پر "صحاح ستہ" کہا جاتا ہے۔ جس حدیث میں اسلام کے متعلق ترکہ باجٹ، عقائد، احکام، فقہیہ، جنت، دوزخ وغیرہ موجود ہوں، "جامع" کہلاتی ہے۔ جس کتاب میں عرضہ احکامات کے متعلق احادیث جمع کی گئی ہوں "سنن" کہلاتی ہیں۔ مسلمانین اپنی داؤد جس کتاب میں ترتیب دلہر صحابی کی احادیث یک جا کر دی گئی ہوں "مسند" کہلاتی ہے۔ مسلمانین احمد جس کتاب میں ایک کتاب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں "مستخرج" کہلاتی ہیں۔ مسلمانین ابوالخاری جس کتاب میں ایک محدث کی قائم کردہ شراکتا کے مطابق وہ احادیث جمع کی جائیں جو اس محدث نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں "مستدرک" کہلاتی ہے۔ مسلمانین مستدرک حاکم جس کتاب میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں "اربعین" کہلاتی ہے۔ مسلمانین نووی۔

☆ جس حدیث کے روای ہر زمانے میں دو سے زائد ہوں "مشہور" جس کے روای کسی زمانے میں کم سے کم دو رہے ہوں "عزیز" جس حدیث کے روای کسی زمانے میں ایک رہا ہوں "غریب" کہلاتی ہے

اثبات وجود الجنة جنت کی موجودگی کا ثبوت

رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

مسئلہ ۱

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانَ فَتُحْتُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُقِّدَتِ الشَّيْطَانُ زَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

قبر میں جنتی آدمی کو جنت میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔

مسئلہ ۲

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی آدمی فوت ہوتا ہے تو اسے صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت میں (اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے) اگر جہنمی ہے تو جہنم میں (اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے)۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گھر دیکھا ہے۔

مسئلہ ۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ

۲- کتاب بدء الخلق ، باب ما جاء في صفة الجنة

کتاب الصيام

بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا اِمْرَاَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلَى جَانِبِ قَصْرِ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ اَعَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں پایا میں نے ایک محل کے اندر کونے میں ایک عورت کو وضو کرتے دیکھا تو پوچھا یہ محل کس کا ہے؟“ انہوں نے کہا ”عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا“ مجھے عمر کی غیرت کا خیال آیا تو میں پیٹھ پھیر کر چلا آیا۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (سن کر) رونے لگے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



أَسْمَاءُ الْجَنَّةِ

جنت کے نام

جنت کا ایک نام ”دارالسلام“ (سلامتی والا گھر) ہے۔

۴

وَاللَّهُ يَدْعُوًا إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ (۲۵:۱۰)

اور اللہ تعالیٰ تمہیں دارالسلام کی طرف دعوت دے رہا ہے (ہدایت اسی کے اختیار میں ہے لہذا) جسے وہ چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ (سورہ یونس، آیت ۲۵)

جنت کا دوسرا نام ”دارالمتقین“ (متقی لوگوں کا گھر) ہے۔

۵

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ قَالَُوا خَيْرًا لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۚ وَأَلْزَمُوا الْآخِرَةَ خَيْرٌ ۚ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ۝ جَنَّاتٌ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُجْرَبُونَ مِنْ تَحْتِهَا لَأَنَّهُمْ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ ۚ كَذَلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ ۝ (۳۱:۳۰-۳۱)

جب متقی لوگوں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب کی طرف سے کیا نازل کیا گیا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں ”بہترین چیز اتری ہے“ ایسے نیک لوگوں کے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا کمر تو ان کے لئے بہت ہی اچھا ہے کیا ہی اچھا ہے متقی لوگوں کا گھر (دارالمتقین) دائمی قیام کی جنتیں جن میں وہ داخل ہوں گے ان قیام گاہوں کے نیچے سرسبز بہہ رہی ہوں گی وہاں ہر بات ان کی خواہش کے مطابق ہوگی متقی لوگوں کو اللہ تعالیٰ ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ (سورہ نحل، آیت ۳۰-۳۱)

جنت کا تیسرا نام ”دارالقرار“ (قرار کی جگہ) ہے۔

۶

يَقُومُونَ إِنَّمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۚ وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝ (۳۹:۳۰)

اے میری قوم کے لوگو! یہ دنیا کی زندگی تو بس چند روزہ ہے قرار کی جگہ تو آخرت ہی ہے۔ (سورہ مومن، آیت نمبر ۳۹)

جنت کا چوتھا نام ”مقام امین“ (امن کی جگہ) ہے۔

۷

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ۝ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ (۵۲-۵۱:۳۳)

بے شک متقی لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے باغوں اور چشموں میں رہیں گے۔ (سورہ دخان،

آیت ۵۱-۵۲)

جنت کو "دار الاخرة" (آخرت کا گھر) بھی کہا گیا ہے۔

مسئلہ ۸

وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ (۱۰۹:۱۲)

آخرت کا گھر ہی بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا، کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔ (سورہ یوسف، آیت ۱۰۹)

جنت کو "جنت النعیم" (نعمتوں بھری جنتیں) بھی کہا گیا ہے۔

مسئلہ ۹

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۝ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ (۱۲-۱۰:۵۶)

اور آگے والے تو آگے ہی ہیں وہی تو مقرب لوگ ہیں نعمت بھری جنتوں میں رہیں

گے۔ (سورہ واقعہ، آیت ۱۰-۱۲)

جنت کو "جنت عدن" (سدا بہار جنتیں) بھی کہا گیا ہے۔

مسئلہ ۱۰

أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَ يَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَ اسْتَبْرَقٍ مُتَّكِنِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَ حَسَنَتْ مَرْفَقًا ۝ (۳۱:۸)

اہل ایمان کے لئے سدا بہار جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی وہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز رنگ کے باریک ریشم اور اطلس و دیا کے کپڑے پہنیں گے اور اونچی مسندوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے بہترین اجر اور اعلیٰ درجہ کی جائے قیام۔ (سورہ کف، آیت ۳۱)



الْجَنَّةُ فِي ضَوْءِ الْقُرْآنِ

جنت قرآن مجید کی روشنی میں

ایمان لانے کے بعد نیک عمل کرنے والے لوگ جنت میں جائیں گے۔

مسئلہ ۱۱

جنت کے پھل نام اور شکل میں دنیا کے پھلوں سے ملتے جلتے ہوں گے۔

مسئلہ ۱۲

جنت کی عورتیں ظاہری آلائشوں (مثلاً حیض و نفاس وغیرہ) اور باطنی آلائشوں (مثلاً غصہ، غیبت، حسد اور سوکناپہ وغیرہ) سے پاک ہوں گی۔

مسئلہ ۱۳

جنت کی زندگی لازوال ہوگی۔

مسئلہ ۱۴

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأَنُوتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (۲۵ : ۲)

(اے محمد!) خوشخبری دے دو ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے کہ ان کے لیے ایسے باغ ہیں جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان باغوں کے پھل دنیا کے پھلوں سے ملتے جلتے ہوں گے جب کوئی پھل انہیں کھانے کے لیے دیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ ایسے ہی پھل اس سے پہلے ہم (دنیا میں) دیئے گئے تھے ان کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (سورہ بقرہ، آیت ۲۵)

مسئلہ ۱۵

اہل جنت قیامت کے روز ہر طرح کی ذلت اور رسوائی سے

محفوظ رہیں گے۔

اہل جنت کو جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہو گا۔

مسئلہ ۱۶

لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ
الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ (۲۶:۱۰)

جن لوگوں نے (ایمان لانے کے بعد دنیا میں) نیک کام کئے ان کے لیے (آخرت میں) اچھا صلہ (یعنی جنت) ہو گا اور اس سے زیادہ (انعام و اکرام) بھی (یعنی دیدار الہی) ان کے چہروں پر ذلت اور سیاہی نہ ہوگی (بلکہ خوشی اور چمک ہوگی) یہ ہیں جنتی لوگ جو اس میں ہمیشہ رہیں گے (سورہ یونس، آیت ۲۶)

اہل ایمان میں سے جن کے دلوں میں دنیا میں ایک دوسرے کے خلاف کوئی نفرت یا حسد ہو گا جنت میں جانے کے بعد اللہ تعالیٰ ختم فرمادیں گے۔

مسئلہ ۱۷

وَنَرَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ تَجَرَّوْا مِنْ تَحْتِهِمْ الْأَنْهَارُ قَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ لَقَدْ جَاءَتْ رَبَّنَا بِالْحَقِّ وَنُودُوا أَنْ
تِلْكَمُ الْجَنَّةُ أُوْرْتُمْوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○ (۴۳:۷)

اور جو کچھ ان کے دلوں میں کینہ تھا اس کو ہم ختم کر دیں گے ان کے (مخلوں کے) نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا احسان ہے جس نے ہم کو یہاں کا راستہ دکھایا اور اگر ہم کو اللہ یہ راستہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی یہ رستہ نہ پاسکتے۔ بے شک ہمارے اللہ کے رسول حق بات لے کر آئے تھے اور (اس روز) منادی کر دی جائے گی کہ تم ان اعمال کے صلے میں جو (دنیا میں) کرتے تھے جنت کے مالک بنا دیئے گئے ہو۔ (سورہ الاعراف، آیت ۴۳)

جنت میں اہل جنت کبھی بھوک یا پیاس محسوس نہیں کریں گے۔

مسئلہ ۱۸

جنت میں نہ سردی کی شدت ہوگی نہ گرمی کی بلکہ سدا بہار موسم ہوگا۔

مسئلہ ۱۹

إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَى ○ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَصْحَى ○ (۱۱۸-۱۱۹)

(اے آدم!) تو جنت میں بھوکا رہے گا نہ تنگا۔ وہاں تیرے لئے پیاس ہوگی نہ دھوپ میں جلنا

ہوگا۔ (سورہ طہ، آیت ۱۱۸-۱۱۹)

نیک خاندان، جن میں آباء و اجداد، بیویاں اور ان کی اولادیں

مسئلہ ۲۰

شامل ہوں گی۔ جنت میں ایک ہی جگہ اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔

جَنَّتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا ○ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ ○ وَأَزْوَاجِهِمْ ○ وَذُرِّيَّتِهِمْ ○ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ○ سَلِّمُوا عَلَيْهِمْ بِمَا صَبَرْتُمْ ○ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ○ (۲۳-۲۴)

ابدی جنتوں میں جنتی لوگ خود بھی داخل ہوں گے اور ان کے ابا و اجداد، ان کی بیویوں اور اولادوں میں سے جو نیک ہوں گے وہ بھی ان کے ساتھ جنت میں جائیں گے جنت کے ہر دروازے سے فرشتے اہل جنت کے پاس آئیں گے اور کہیں گے ”سلامتی ہو تم پر یہ جنت تمہارے صبر کا بدلہ ہے (جو دنیا میں تم نے کیا) آخرت کا گھر تمہیں مبارک ہو۔ (سورہ رعد، آیت: ۲۳-۲۴)

اہل جنت کو جنت میں کسی قسم کی محنت یا مشقت نہیں کرنی

مسئلہ ۲۱

پڑے گی۔

لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ ○ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ○ (۱۵: ۴۸)

اہل جنت کو جنت میں کسی قسم کی تھکان نہ ہوگی نہ ہی وہ اس سے نکالے جائیں گے۔ (سورہ

الحجر، آیت ۴۸)

جنت میں جنتی لوگوں کے ساتھ بڑی عزت اور احترام کا سلوک

مسئلہ ۲۲

کیا جائے گا۔

جنت کے خدام جنتی لوگوں کی خدمت میں سفید رنگ کی لذیذ

مسئلہ ۲۳

شراب کے جام پیش کریں گے۔

جنت کی شراب ہوش و حواس میں بگاڑ پیدا نہیں کرے گی۔

مسئلہ ۲۴

انڈے کے چھلکے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی سے زیادہ نرم و نازک

مسئلہ ۲۵

اور خوبصورت موٹی آنکھوں والی حوریں، جنتیوں کو انعام کے طور پر دی جائیں گی۔

أُولَئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ۝ فَوَاكِهَةٌ وَهُمْ مُكْرَمُونَ ۝ فِي جَنَّةِ التَّعْنِيمِ ۝ عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ۝ يُظَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِنْ مَّعِينٍ ۝ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِلشَّرِيبِينَ ۝ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنَزَّفُونَ ۝ وَعِنْدَهُمْ قَصِيرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ ۝ كَأَنَّهُمْ يَبِغِضُ مَكْنُونٌ (۳۷: ۴۱)

(۳۹)

جنتی لوگوں کے لئے (جنت میں) جانا پہچانا رزق ہوگا، میوے ہوں گے اور نعمت بھری جنتیں جن میں وہ عزت کے ساتھ رکھے جائیں گے، آمنے سامنے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، شراب کے چشموں سے جام بھر بھر کر جنتیوں کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ شراب ہوگی سفید رنگ کی لذیذ، جس سے نہ ضرر پہنچے گا نہ عقل خراب ہوگی اور ان کے پاس حیا دار، خوبصورت موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی ایسی نرم و نازک جیسے انڈے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی (سورہ صافات، آیت ۳۱-۳۹)

جنتیوں کے لیے عدن (جنت کے ایک محل کا نام) کے ایسے باغات ہوں گے جن کے دروازے ان کے لیے ہمیشہ کھلے رکھے جائیں گے۔

مسئلہ ۲۶

جنتی لوگ پل بھر میں ڈھیروں پھل اور مشروبات کھا پی جائیں گے جو فوراً ہضم ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۷

جنت کی حوریں خوبصورت، شرمیلی، موٹی آنکھوں والی اور اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی۔

مسئلہ ۲۸

جنت کی نعمتیں کم ہوں گی نہ ختم ہوں گی۔

مسئلہ ۲۹

وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ۝ جَنَّةٍ عَدْنٍ مَّفْتَحَةٌ لَهُمُ الْأَبْوَابُ ۝ مُتَكَبِّرِينَ فِيهَا يَدْخُلُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ۝ وَعِنْدَهُمْ قَصِيرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ۝ هَذَا مَا تَدْعُونَ

لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ إِنَّ هَذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِنْ نَفَادٍ ۝ (۳۸: ۴۹-۵۳)

اور متقی لوگوں کے لیے بہترن ٹھکانا ہے باغات عدن کے دروازے ان کے لیے (ہمیشہ) کھلے رکھے جائیں گے اسی میں وہ تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے پھل اور مشروب بکثرت طلب کریں گے ان کے پاس شرمیلی اور ہم عمر بیویاں ہوں گی یہ وہ چیزیں ہیں جنہیں حساب کے دن عطا کرنے کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے ہماری یہ عطا کبھی ختم نہ ہوگی۔ (سورۃ قل آیت ۴۹-۵۳)

اہل جنت اپنی نیک بیویوں کے ساتھ جنت میں خوش و خرم زندگی بسر کریں گے۔

مسئلہ ۳۰

جنتی جوڑوں (میاں بیوی) کے سامنے، سونے کے تھال جن میں مختلف قسم کے پھل اور کھانے ہوں گے اور سونے کے ساغر جن میں مختلف قسم کے مشروبات ہوں گے، پیش کئے جائیں گے۔

مسئلہ ۳۱

جنت میں قلب و نظر کو لذت پہنچانے والی ہر چیز موجود ہوگی۔ جنتی لوگوں کی عزت افزائی اور حوصلہ افزائی کی خاطر انہیں بتایا جائے گا کہ یہ جنت اور اس کی نعمتیں تمہارے اعمال کے بدلہ میں اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہیں۔

مسئلہ ۳۲

مسئلہ ۳۳

أَدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَ أزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَ فِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَ تَلذُّ الْأَعْيُنُ وَ أَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ (۲۳: ۲۴-۲۵)

(۲۴-۲۵)

”داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں (آج) تمہیں خوش کر دیا جائے گا ان کے آگے سونے کے تھال اور سونے کے ساغر گردش کرائے جائیں گے آنکھوں کو لذت دینے والی اور جنتیوں کی ہر مطلوبہ چیز وہاں موجود ہوگی (ان سے کہا جائے گا) تم اس جنت میں ہمیشہ رہو گے۔ تم اس

جنت کے وارث ان اعمال کی وجہ سے بنائے گئے ہو جو تم دنیا میں کرتے رہے ہو (سورہ زخرف آیت ۴۰-۴۳)

جنت میں کوئی رنج، دکھ، مصیبت یا پریشانی نہیں ہوگی بلکہ ہر وقت اور ہر طرف مسرت، راحت اور امن و سلامتی ہوگی۔

مسئلہ ۳۳

جنتی لوگوں کا لباس باریک اور موٹے ریشم سے بنایا گیا ہوگا۔

مسئلہ ۳۵

موٹی اور خوبصورت آنکھوں والی گوری عورتوں سے ان کا نکاح کیا جائے گا۔

مسئلہ ۳۶

جنت میں موت نہیں آئے گی بلکہ ابدی زندگی ہوگی۔

مسئلہ ۳۷

ابتداءً جنت میں داخل ہونے والے لوگ جہنم کے عذاب سے مکمل طور پر محفوظ رہیں گے۔

مسئلہ ۳۸

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جنت میں جانا ممکن نہیں۔

مسئلہ ۳۹

جنت میں داخل ہونا ہی اصل فلاح اور کامیابی ہے۔

مسئلہ ۴۰

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ○ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ○ يَلْبَسُونَ مِنْ تَحْتِهَا أَسَدَسٌ ○ وَاسْتَبْرَقَ مُتَّقِلِينَ ○ كَذَلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِخُورٍ عِينٍ ○ يَدْخُلُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ○ لَا يَذُقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَى ○ وَوَقَّهْمُ عَذَابَ الْجَحِيمِ ○ فَضْلاً ○ مِمَّنْ ذُكِّرُوا هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○ (۴۳: ۵۱ - ۵۷)

متقی لوگ یقیناً امن کی جگہ (جنت) میں ہوں گے باغوں اور چشموں میں (مزے کریں گے) حریر (باریک ریشم) اور دیا (موٹا ریشم) پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے یہ ہوگی ان کی شان اور ہم گوری گوری خوبصورت موٹی آنکھوں والی عورتوں سے ان کا نکاح کر دیں گے جنتی لوگ ہر طرح کی لذیذ چیز پورے اطمینان اور بے فکری سے طلب کریں گے (یعنی کسی چیز سے انکار ہونے یا کسی چیز کے ختم ہونے کا خطرہ نہیں ہوگا) جنت میں لوگ موت کا مزہ نہیں چکھیں گے اس پہلی (زندگی کی) موت جو آچکی ہو، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جہنم کے عذاب سے بچالے گا۔ اور یہ بہت بڑی کامیابی

ہوگی۔ (سورۃ دخان، آیت ۵۱۔ ۵۷)

جنت میں صاف ستھرے اور خالص پانی، دودھ، شراب اور شہد کی نہریں ہوں گی جن سے جنتی لوگ پئیں گے۔

مسئلہ ۳۱

جنت کی نہروں کے مشروبات کا رنگ اور ذائقہ ہمیشہ ایک جیسا رہے گا۔

مسئلہ ۳۲

اہل جنت کو اللہ تعالیٰ تمام گناہوں سے پاک صاف کر کے جنت میں داخل فرمائیں گے۔

مسئلہ ۳۳

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنهَضُ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنهَضُ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرَ طَعْمُهُ وَأَنهَضُ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّرِيبِينَ وَأَنهَضُ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ۝ (۱۵ : ۴۷)

متقی لوگوں کے لیے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ اس میں نہریں بہ رہی ہوں گی صاف اور ستھرے پانی کی اور ایسے دودھ کی جس کا ذائقہ نہ بدلا ہو ایسی شراب کی جو پینے والوں کے لیے لذیذ ہو اور صاف شفاف شہد کی وہاں ان کے لیے ہر طرح کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہوگی۔ (سورہ محمد، آیت ۱۵)

مسئلہ ۳۴

نیک اولادوں کو نیک آباؤ اجداد کے ساتھ جنت میں اکٹھا کر دیا جائے گا اور اگر ان کے باہمی درجات میں فرق ہو گا تو کم درجہ والوں کے درجات کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بڑھا کر دونوں کو اونچے درجہ میں ملا دیں گے تاکہ جنت میں وہ سب خوش و خرم رہیں اور ایک دوسرے کو دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۚ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ۝ (۲۱ : ۵۲)

جو لوگ ایمان لائے ہیں اور ان کی اولاد بھی ایمان کے کسی درجہ میں ان کے نقش قدم پر چلی ہے ان کی اولاد کو بھی ہم (جنت میں) ان کے ساتھ ملا دیں گے اور ان کے (یعنی آبا و اجداد کے) عمل میں کوئی کمی نہیں کریں گے ہر شخص اپنے اعمال کے عوض رہن ہے۔ (سورہ طور، آیت ۲۱)

جنتیوں کو لذیذ پھلوں کے ساتھ ساتھ ان کا من پسند گوشت بھی مہیا کیا جائے گا۔ **مسئلہ ۳۵**

جنتی لوگ کھاتے پیتے وقت آپس میں چھینا چھٹی کر کے خوش طبعی کریں گے۔ **مسئلہ ۳۶**

جنتیوں کے خادم لڑکے اس قدر حسین و جمیل ہوں گے جیسے محفوظ کئے ہوئے خوبصورت موتی ہوں۔ **مسئلہ ۳۷**

وَأَمَّا ذُنُوبُهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَ لَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝ يَتَنَزَّاعُونَ فِيهَا كَأَنَّمَا لَا لُغُؤَ فِيهَا وَلَا تَأْنِيهِمْ ۝ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لَوْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ۝ (۲۲-۲۳:۵۲)

ہم انہیں ہر طرح کے لذیذ پھل اور من پسند گوشت دیتے چلے جائیں گے وہ ایک دوسرے سے جام شراب کی چھینا چھٹی کریں گے ایسی شراب جس کے پینے سے نہ تو بیہودہ گوئی ہوگی نہ کوئی گناہ سرزد ہوگا۔ محفوظ کئے ہوئے موتیوں کی طرح خوبصورت لڑکے ان کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہیں گے۔ (سورہ طور، آیت ۲۲-۲۳)

جنت میں مقربین (اللہ کے خاص خاص نیک بندوں) کے لیے دو دو باغ ہوں گے جو نعمتوں کے لحاظ سے عام مومنین (اصحاب الیمین) کے باغوں سے افضل ہوں گے۔ **مسئلہ ۳۸**

دونوں باغوں میں دو چشمے، ہر طرح کے لذیذ پھل اور ریشمی مسندوں پر مشتمل بیٹھکیں ہوں گی۔ **مسئلہ ۳۹**

جنتیوں کی بیویاں انتہائی شرمیلی، پاکباز، ہیروں اور موتیوں جیسی چمکتی دکتی خوبصورت، صرف اپنے شوہروں کی خاطر داری **مسئلہ ۵۰**

کرنے والیاں ہوں گی۔

جنتیوں کی بیویوں کو جنت میں داخل ہونے سے پہلے نئے سرے سے پیدا کیا جائے گا اور اس پیدائش کے بعد انہیں کسی انسان (یا جنات کی بیویوں کو کسی جن) نے ہاتھ تک نہیں لگایا ہوگا۔

۵۱

وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ ذُوَاتَا أَفْنَانٍ ۝ فَبِأَيِّ
الآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ فِيهِمَا عَيْنِينَ تَجْرِيَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ
فَاكِهَةٍ زَوْجِينَ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ مُتَّكِنِينَ عَلَى فُرُشٍ بَطَّائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَ
جَنَّا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ فِيهِنَّ قَصِيرَاتُ الْكَرْبِ لَمْ يُظْمِئْهُنَّ إِنْسٌ
قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ (۵۵: ۳۶-۵۹)

جو شخص اپنے رب کے حضور پیش ہونے سے ڈرتا رہا اس کے لیے دو باغ ہوں گے (اے جن وانس!) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ دونوں باغ ہری بھری ڈالیوں سے بھرپور ہوں گے (تو پھر اے جن وانس) تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں باغوں میں ہر پھل کی دو قسمیں ہوں گی (ایک دنیا میں استعمال کی ہوئی دوسری اس سے الگ) پھر تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟ جنتی لوگ ایسے ایسے فرشوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے جن کا ستر اندر کا کپڑا) مونے ریشم کا ہو گا اور باغوں کی ڈالیاں پھلوں کے بوجھ سے جھکی ہوں گی (جنتیوں کو خود پھل توڑنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی) پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان نعمتوں کے درمیان شرمیلی نگاہوں والی ہوں گی جنہیں اس سے پہلے کسی انسان یا جن نے چھوا نہیں ہو گا پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (وہ بیویاں) ایسی خوبصورت جیسے ہیرے اور موتی پھر تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے۔ (سورۃ الرحمن آیت ۳۶-۵۹)

۵۲

اصحاب الیمین (عام مومنین) کو بھی دو باغ عطا کئے جائیں گے جو مقربین کے باغوں کی نسبت مقام اور مرتبہ میں کم ہوں گے۔

ان باغوں میں بھی چشمے اور لذیذ پھل موجود ہوں گے۔

۵۳

نیک، پاکباز، حسین و جمیل، موٹی آنکھوں والی گوری گوری عورتیں (حوریں) ان کی بیویاں ہوں گی جنہیں اس سے پہلے کسی نے چھوا تک نہیں ہوگا۔

وَ مِنْ ذُوئِهِنَّ جَنَّاتٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ مُذَهَّبَاتٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِمَا عَيْنِينَ نَضَّاجَتَيْنِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَ نَخْلٌ وَ زَمَانٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ لَمْ يَظْمَنْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَانٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ مُتَكَبِّرِينَ عَلٰى زَفْرَفٍ خَضِرٍ وَ عَبَقَرِيٍّ حِسَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ تَبَرَّكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَلِ وَ الْاِكْرَامِ ۝ (۵۵: ۶۲-۷۸)

ان (دو باغوں) کے علاوہ دو باغ اور ہوں گے پھر تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں باغوں میں دو چشمے فواروں کی طرح ابل رہے ہوں گے پھر تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں باغوں میں بکفرت پھل کھجوریں اور انار ہوں گے پھر تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ ان نعمتوں کے درمیان نیک، پاکباز اور حسین و جمیل بیویاں ہوں گی پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ حوریں خیموں میں ٹھہرائی گئی ہوں گی پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے ان (عورتوں) کو چھوانا ہو گا پھر تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ جنتی لوگ سبز قالینوں اور نفیس و نادر فرشوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے پھر تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ بڑی برکت والا ہے تیرے رب جلیل و کریم کا نام۔ (سورہ رحمان، آیت ۶۲-۷۸)

ساری زندگی ناجائز خواہشات نفس سے رکے رہنے والے اور اللہ کی قائم کردہ حدود کی پابندی کرنے والے لوگ ہی جنت میں جائیں گے۔

جنت میں گرمی کی شدت ہوگی نہ سردی کی بلکہ خوشگوار سائے ہوں گے اور مستقل موسم بہار!

مسئلہ ۵۷

جنت کے خادم چاندی اور شیشے کے برتنوں میں جنتیوں کی آؤ بھگت کریں گے۔

مسئلہ ۵۸

جنت کے پھل اس قدر نیچے ہوں گے کہ جنتی کھڑے بیٹھے یا لیٹے جب چاہیں گے توڑ سکیں گے۔

مسئلہ ۵۹

جنت کے چشمہ ”سلسبیل“ سے ایسی شراب برآمد ہوگی جس میں سوٹھ کی آمیزش ہوگی۔ جو جنتی لوگوں کو پلائی جائے گی۔

مسئلہ ۶۰

ہر جنتی کے باغ ایک وسیع و عریض سلطنت کا منظر پیش کریں گے۔

مسئلہ ۶۱

جنتیوں کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔

وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَ حَرِيرًا ۝ مُتَّكِنِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝ وَ دَابَّةً عَلَيْهِمْ ظِلُّهَا وَ ذَلَّلَتْ فَظُوفُهَا تَذَلُّلًا ۝ وَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآبِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَ أَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرًا ۝ قَوَارِيرًا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝ وَ يُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۝ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا ۝ وَ يُطَوَّفُ عَلَيْهِمْ وَلَدَانٌ مُخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَنثورًا ۝ وَ إِذَا رَأَيْتَ نَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَ مَلَكًا كَبِيرًا ۝ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ سُنْدُسٌ خُضْرٌ وَ اسْتَبْرَقٌ ۝ وَ خُلُوعًا آسَورٌ مِنْ فِضَّةٍ وَ سَقَمَهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ۝ إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَ كَانَ سَعْيَكُمْ مَشْكُورًا ۝ (۲۲-۱۴ : ۷۶)

اللہ تعالیٰ ان کے صبر کے بدلے میں انہیں جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے گا جہاں وہ اونچی مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے نہ وہاں سورج کی گرمی ہوگی نہ سردی کی شدت (بلکہ ہمیشہ موسم بہار رہے گا) جنت کے درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے جنت کے پھل ہر وقت جنتیوں کے بس میں ہوں گے۔ ان کے آگے چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے گردش کرائے جا رہے ہوں گے۔ شیشے بھی وہ جو چاندی کی قسم کے ہوں گے پیالوں کو (خدا نے) ٹھیک اندازے کے مطابق بھرا ہو گا (یعنی جتنا کسی نے پینا ہو گا بس اتنا ہی خدام ڈالیں گے) جنتیوں کو ایسی شراب کے جام پلائے جائیں گے جس میں سوٹھ کی آمیزش ہوگی یہ جنت کا ایک چشمہ ہو گا جسے ”سلسبیل“ کہا جاتا ہے۔

جنتیوں کی خدمت کے لیے ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے تم انہیں دیکھو گے تو یوں لگے گا جیسے بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ وہاں جدھر بھی تم نظر ڈالو گے نعمتیں ہی نعمتیں ہوں گی اور ایک بڑی سلطنت کا سرورسلطان تمہیں نظر آئے گا۔ جنتیوں کے جسموں پر سبز باریک اور موٹے ریشمی لباس ہوں گے انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے ان کا رب انہیں نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا (انہیں بتایا جائے گا) یہ ہے تمہارے اعمال کی جزاء۔ تمہاری جدوجہد قابل قدر ٹھہری ہے۔ (سورۃ دھر، آیت ۱۲-۲۲)

مسئلہ ۲۳

پُر رَوْنِقٍ چہرے باغات، بکثرت پھل، خوبصورت، نوجوان، کنواری اور اپنے شوہروں کی ہم عمر عورتیں، پاکیزہ شراب، پھلکتے جام، ہر قسم کی لغو اور بے ہودہ باتوں سے پاک اور صاف ماحول، بہتے چشمے، بلند و بالا مسندیں، قطار در قطار گاؤں تکتے اور نادر و نفیس قالین یہ سب جنت کی نعمتیں ہیں۔ جن سے اہل جنت مستفید ہوں گے۔

وَجُودٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لَسَعِيهَا رَاضِيَةٌ ۝ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لِأَغْنَةٍ ۝ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۝ وَ أَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۝ وَ نَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۝ وَ زَوَاجٌ مِّنْثَوِّفَةٌ ۝ (۱۱: ۸۸)

کچھ چہرے اس روز بارونق ہوں گے اپنی کارگزاری پر خوش ہوں گے عالیشان جنت میں، جہاں کوئی بیہودہ بات نہیں سنیں گے، جنت میں چشمے بہ رہے ہوں گے بلند و بالا مسندیں ہوں گی، سفر رکھے ہوں گے گاؤں تکیوں کی قطاریں لگی ہوں گی اور نفیس فرش بچھے ہوئے ہوں گے۔ (سورۃ عاشیہ)

آیت ۸-۱۱

جنت میں کانٹوں کے بغیر بیریاں ہوں گی۔

مسئلہ ۲۳

جنتی لوگوں کی نیک دنیاوی بیویوں کو اللہ تعالیٰ دوبارہ پیدا کریں گے جن میں درج ذیل تین خوبیاں ہوں گی۔ (۱) کنواری ہوں

مسئلہ ۲۳

گی۔ (۲) اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی۔ (۳) اپنے شوہروں سے جی بھر کر پیار اور محبت کرنے والیاں ہوں گی۔

وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ ○ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ○ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ○ وَ طَلْحٍ مَّنْضُودٍ ○ وَ ظِلٍّ مَّنْضُودٍ ○ وَ مَاءٍ مَّسْكُوبٍ ○ وَ فَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ○ لَّا مَقْطُوعَةٍ ○ وَ لَّا مَمْنُوعَةٍ ○ وَ فُوشٍ مَّرْفُوعَةٍ ○ إِنَّا أَنشَأْنَهُمْ إِنشَاءً ○ فَجَعَلْنَاهُمْ أَبْكَارًا ○ عُرُبًا أَتْرَابًا ○ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ ○ (۵۶: ۳۸-۲۷)

اور دائیں بازو والے، ان کی خوش نصیبی کا کیا کہنا۔ وہ بے خار بیروں، تہ برتہ کیوں اور دور تک پھیلی ہوئی چھبواؤں اور ہردم رواں دواں پانی اور کبھی ختم نہ ہونے والے، بے روک ٹوک طے والے بکفرت پھلوں، اور اونچی نشست گاہوں میں ہوں گے ان کی بیویوں کو ہم خاص طور پر سنے سرے سے پیدا کریں گے اور انہیں باکرہ بنا دیں گے اپنے شوہروں سے جی بھر کر محبت کرنے والیاں اور ان کی ہم عمر یہ ساری نعمتیں ہیں دائیں بازو والوں کے لیے۔ (سورہ واقعہ، آیت ۲۷-۳۸)

جنت کے چشمہ ”کافور“ سے ایسی شراب برآمد ہوگی جس میں کافور کی آمیزش ہوگی جو جنتیوں کو پلائی جائے گی۔

مسئلہ ۶۵

جنت میں سارے کام جنتیوں کی خواہش اور ارادے پر ہی چشم زدن میں پورے ہو جائیں گے۔

مسئلہ ۶۶

إِنَّ الْأَبْوَارَ يَسْرُبُونَ مِنْ كُنَّاسٍ كَانَتْ مِرَابُطُهَا كَافُورًا ○ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ○ (۷۱: ۶-۵)

نیک لوگ، (جنت میں) شراب کے ایسے ساغر چھیں گے جن میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ کافور (جنت میں) ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے چھیں گے اور اس چشمہ کی ندیاں جدھر چاہیں گے (صرف خواہش کرنے سے ہی) بہا لے جائیں گے۔ (سورہ زہر، آیت ۵-۶)

جنت کی نعمتیں اہل جنت کے قلب و نظر کو ٹھنڈک پہنچانے والی ہوں گی۔

مسئلہ ۶۷

جنت کی نعمتوں کا اس دنیا میں تصور کرنا ممکن نہیں۔

مسئلہ ۶۸

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۷۴۳﴾

اہل جنت کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کے لئے جو مخفی نعمتیں تیار کی گئیں ہیں ان کا علم کسی

تنفس کو نہیں۔ (سورہ سجدہ، آیت ۱۷۴)



شَانُ الْجَنَّةِ جنت کی شان

جنت کی نعمتوں اور خوبیوں کا بیان کرنا اور اس دنیا میں انہیں سمجھنا حتیٰ کہ ان کا تصور کرنا بھی ناممکن ہے۔

مسئلہ ۶۹

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْجَنَّةَ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مِمَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قَرَّةٍ أَعْيُنٌ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس میں حاضر تھا اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا حال بیان کیا یہاں تک کہ بے انتہا تعریف فرمائی آخر میں فرمایا جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہیں نہ کسی کان نے ان کی تعریف سنی ہے نہ ہی ان کا تصور کسی آدمی کے دل میں پیدا ہوا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (یہ جنت ان لوگوں کے لیے ہے) جن کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اپنے رب کو (عذاب کے) ڈر سے اور (ثواب کی) امید سے پکارتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں کوئی نہیں جانتا ان نعمتوں کو جو ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی ہیں اور ان سے چھپا کر رکھی گئی ہیں یہ نعمتیں بدلے ہے ان اعمال کا جو وہ (دنیا کی زندگی میں) کرتے رہے ہیں۔ (سورۃ سجدہ: ۱۷) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

جنت میں چھٹری برابر جگہ دنیا اور اس میں موجود تمام نعمتوں

مسئلہ ۷۰

- کتاب بدء الخلق ، باب ما جاء في صفة الجنة

سے افضل ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعٌ سَوِيٌّ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت سهل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنت میں چھڑی کے برابر جگہ دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۱

جنت میں کمان برابر جگہ دنیا کی ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع و غروب ہوتا ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر ۱۳۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

جنت کی نعمتوں میں سے کوئی ایک نعمت ناخن کے برابر اس دنیا میں ظاہر ہو جائے تو زمین و آسمان روشن ہو جائیں۔

مسئلہ ۷۲

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر کے ۲۲۵ تحت ملاحظہ فرمائیں۔

جنت میں موت ہوتی تو جنتی لوگ جنت کی نعمتوں کو دیکھ کر خوشی سے مر جاتے۔

مسئلہ ۷۳

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَزْفَعُهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَتَى بِالْمَوْتِ كَالْكَبْشِ الْأَمْلَحِ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَذْبُحُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ فَرِحًا لَمَاتَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ حَزَنًا لَمَاتَ أَهْلُ النَّارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قیامت کے روز موت ایک چنگرے مینڈھے کی شکل میں جنت اور جہنم کے درمیان کھڑی کی جائے گی اور اسے ذبح کیا جائے گا جنتی اور جہنمی لوگ اسے دیکھ رہے ہوں گے اگر خوشی سے مرنا ممکن ہوتا تو جنتی خوشی سے مر جاتے اور غم سے مرنا ممکن ہوتا تو جہنمی غم سے مر جاتے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۴

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا

۱- کتاب بدء الخلق، باب ما جاء في صفة الجنة

۲- ابواب صفة الجنة، باب ما جاء في خلود اهل الجنة (۲/۲۰۷۳)

لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَ إِنْ رِيحُهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے کسی ذی کو (ناحق) قتل کیا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا اور جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آئے گی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

جنت کی تمام اشیاء دنیا کی تمام چیزوں سے اعلیٰ اور افضل ہیں
مسئلہ ۴۵

صرف نام ایک جیسے ہیں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ شَيْءٌ يُشَبَّهُ مَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا الْأَسْمَاءُ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنت کی کوئی چیز بھی دنیا کی چیزوں سے نہیں ملتی سوائے ناموں کے۔“ اسے ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

ساری زندگی دکھوں اور مصیبتوں میں بسر کرنے والا شخص جنت
مسئلہ ۴۶

کی ایک جھلک دیکھتے ہی دنیا کے سارے دکھ اور غم بھول جائے گا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّبِي مِنْ بُؤْسٍ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ”قیامت کے روز ایسے شخص کو لایا جائے گا جس کا جہنم میں جانا طے ہو چکا ہوگا دنیا میں اس نے بڑی عیش و عشرت کی ہوگی اسے دوزخ میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اسے پوچھا جائے گا ”اے ابن آدم! کیا دنیا میں تم نے کوئی عیش و عشرت دیکھی، کبھی دنیا میں تمہارا ناز و نعم سے واسطہ پڑا؟“ وہ کہے گا ”اے میرے رب! تیری قسم

۱- کتاب الجہاد و السیر ، باب الم من قتل معاهدا

۲- سلسلہ احادیث الصحیحہ ، للالبانی ، رقم الحدیث ۲۱۸۸

۳- کتاب صفات المنافقین ، باب فی الکفار

کبھی نہیں۔“ پھر ایک ایسے آدمی کو لایا جائے گا جو جنتی ہوگا لیکن دنیا میں بڑی تکلیف کی زندگی بسر کی ہوگی اسے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اسے پوچھا جائے گا ”اے ابن آدم! کبھی دنیا میں تو نے کوئی تکلیف دیکھی یا رنج و غم سے کبھی تمہارا واسطہ پڑا؟“ وہ کہے گا ”اے میرے رب! تیری قسم کبھی نہیں۔ مجھے تو نہ کبھی رنج و غم سے واسطہ پڑا نہ کبھی کوئی دکھ یا تکلیف دیکھی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

جنت کی نعمتیں اور درجات دیکھنے کے بعد اہل جنت کی حسرت

مسئلہ ۷۷

عَنْ مَعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ يَتَحَسَّرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ عَلَى شَيْءٍ إِلَّا عَلَى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ فِيهَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (۱)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اہل جنت کو کسی چیز پر اتنی حسرت نہیں ہوگی جتنی اس لمحہ پر جو دنیا میں اللہ کی یاد کے بغیر گزر گیا۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔



سَعَةُ الْجَنَّةِ جنت کی وسعت

جنت کی کم سے کم وسعت کا تصور زمین اور تمام آسمانوں کی وسعت کے برابر ہے لیکن زیادہ سے زیادہ وسعت کی کوئی حد نہیں۔

مسئلہ ۷۸

وَسَارِعُونَ إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ○ (۳: ۱۳۳)

دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی (صرف) چوڑائی آسمانوں اور زمین (کی وسعت) جیسی ہے وہ جنت متقی لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ (سورہ آل عمران، آیت ۱۳۳)

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً لِّمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ (۱۷: ۳۲)

اہل جنت کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کے لئے جو کچھ ان سے چھپا کر رکھا گیا ہے اسے کوئی نہیں جانتا یہ بدلہ ہے ان اعمال کا جو وہ (دنیا میں) کرتے رہے۔ (سورہ سجدہ، آیت ۱۷)

جنت کو دیکھنے کے بعد ہی صحیح طور پر اندازہ ہوگا کہ جنت کتنی بڑی ہے اور اس کی نعمتیں کتنی عظیم ہیں۔

مسئلہ ۷۹

وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَ مَلَكًا كَبِيرًا ○ (۷۶: ۲۰)

اور جب تم جنت کو دیکھو گے تو ہر طرف نعمتیں ہی نعمتیں اور ایک بڑی سلطنت کا سرور سامان تمہیں نظر آئے گا۔ (سورہ دہر، آیت ۲۰)

جنت کے سو درجات ہیں ہر درجہ کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا

مسئلہ ۸۰

زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۹۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

جنت میں ایک درخت کا سایہ اتنا لمبا ہو گا کہ گھوڑ سوار سو برس تک مسلسل اس کے سائے میں سفر کرتا رہے تب بھی ختم نہیں ہو گا۔

مسئلہ ۸۱

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۳۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والے جنتی کو اس دنیا سے دس گنا وسیع مملکت عطا کی جائے گی۔

مسئلہ ۸۲

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ رَحْفًا فَيَقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَإِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ نَعَمْ ! فَيَقَالُ لَهُ تَسَنَّ فَيَتَسَنَّى فَيَقَالُ لَهُ لَكَ الَّذِي تَمَنَيْتَ وَ عَشْرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُولُ أَتَسْحَرُ بِي وَ أَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَكَ حَتَّى بَدَأَتْ نَوَاجِدُهُ وَ فَبِي رَوَايَةَ أُخْرَى فَيَقُولُ إِنِّي لَا اسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَ لَكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ. رواه مسلم (۱)

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جہنم سے سب سے آخر میں نکلنے والے آدمی کو میں پہچانتا ہوں وہ شخص کو لوہوں کے بل گھسٹتا ہوا جائے گا تو دیکھے گا کہ سب لوگوں نے اپنی اپنی جگہ پر قبضہ ہمارا رکھا ہے (اور اس کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں) اس سے پوچھا جائے گا تمہیں وہ وقت یاد ہے جب تم جہنم میں تھے؟ عرض کرے گا ہاں یاد ہے چنانچہ اسے کہا جائے گا خواہش کرو (کتنی جگہ تمہیں جنت میں چاہئے؟) چنانچہ وہ خواہش کرے گا پھر اسے کہا جائے گا تیری لئے تیری خواہش کے مطابق جنت میں جگہ ہے اور دس دنیاؤں کے برابر مزید بھی تمہارے لئے جگہ ہے وہ شخص عرض کرے گا (یا اللہ!) تو بادشاہ ہو کر میرے ساتھ مذاق کرتا ہے (جنت میں تو معمولی سی

جگہ بھی باقی نہیں رہی)“ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (کہ یہ ارشاد فرمانے کے بعد) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ ”اللہ تعالیٰ (اس آدمی کے جواب میں) فرمائیں گے میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا بلکہ میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس پر پوری طرح قادر ہوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بندے کے جواب پر ہنسی اس وجہ سے آئی کہ بندہ کا اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بارے میں گمان کس قدر ناقص ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کو ناممکن سمجھ کر مذاق کہہ رہا ہے۔

آخری آدمی کو اس دنیا سے دس گنا زیادہ جگہ عطا کرنے کے مسئلہ ۸۳ باوجود جنت میں جگہ بچ جائے گی جسے پر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نئی مخلوق پیدا فرمائے گا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَبْقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ إِنْ يَبْقَى ثُمَّ يَنْشِئُ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنت میں جتنی جگہ اللہ چاہے گا خالی رہ جائے گی پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوسری مخلوق پیدا فرمائے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



أَبْوَابُ الْجَنَّةِ

جنت کے دروازے

اہل جنت کی آمد پر فرشتے جنت کے دروازے کھولیں گے۔

مسئلہ ۸۴

دروازوں سے داخل ہوتے وقت فرشتے اہل جنت کے لئے

مسئلہ ۸۵

سلامتی کی دعا کریں گے۔

وَسِيْقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ وَهَاءَ وَفَتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلِّمْ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ○ (۷۳:۳۹)

متقی لوگوں کو گروہ درگروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو جنت کے دروازے کھولے جا چکے ہوں گے جنت کے خازن (فرشتے) ان سے کہیں گے ”سلام ہو تم پر بہت اچھے رہے داخل ہو جاؤ اس جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔“ (سورہ زمر آیت ۷۳)

سب سے پہلے جنت کا دروازہ رسول اکرم ﷺ کے لئے کھولا

مسئلہ ۸۶

جائے گا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي بَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاسْتَفْتِحُ فَيَقُولُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُولُ مُحَمَّدٌ! فَيَقُولُ بِكَ إِمْرَةٌ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”قیامت کے روز میں (سب سے پہلے) جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھلوں گا جنت کا خازن (دروازہ کھٹکھٹانے پر) پوچھے گا کون ہے؟“ میں جواب دوں گا ”محمد!“ خازن کہے گا ”مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے دروازہ نہ کھولوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب الإیمان ، باب اثبات الشفاعة

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز سب سے زیادہ امتی میرے ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھاؤں گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

Kitabosunnat.com

جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔

۸۷

مسئلہ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جنت میں آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک کا نام ”ریان“ ہے جس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

جنت کے بعض دوسرے دروازوں کے نام یہ ہیں باب الصلوة،

۸۸

مسئلہ

باب الجهاد، باب الصدقة۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، مَا عَلَى الَّذِينَ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا مِنْ ضُرُورَةٍ، هَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ نَعَمْ، وَأَرْجُوا أَنْ تَكُونُوا مِنْهُمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (۳)

(صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کیا (مثلاً دو گھوڑے دو تلواریں وغیرہ) اسے جنت میں یوں کہہ کر بلایا جائے گا اسے اللہ کے بندے! یہ ہے بہتر صلہ (تمہارے انفاق کا) جو اہل صلاۃ سے ہو گا اسے باب الصلاۃ سے پکارا جائے

۱- کتاب الایمان، باب اثبات الشفاعۃ، ۲- کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفة الجنة

۳- کتاب الجہاد، باب من انفق زوجین فی سبیل اللہ

گا جو اہل جہاد میں سے ہو گا وہ باب الجہاد سے پکارا جائے گا جو اہل صدقہ سے ہو گا وہ باب الصدقہ سے پکارا جائے گا جو اہل صیام سے ہو گا وہ باب الریان سے پکارا جائے گا۔ ”حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ایسے شخص کو تو کوئی خسارہ نہیں ہو گا جو سب دروازوں سے پکارا جائے گا اور کوئی ایسا شخص بھی ہے جو ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ہاں! اور مجھے امید ہے کہ تم انہیں میں سے ہو گے۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

جنت کے ایک دروازے کی چوڑائی تقریباً بارہ سو کلومیٹر کے برابر ہے۔

مسئلہ ۸۹

بلا حساب کتاب جنت میں جانے والے خوش نصیب لوگ جس دروازے سے داخل ہوں گے اس کا نام ”باب ایمن“ ہے۔

مسئلہ ۹۰

(اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِفَضْلِكَ بَسْتِكَ وَ كَرَمِكَ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا مُحَمَّدُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَأَ حِسَابَ عَلَيْهِ مِنْ بَابِ الْإِيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُوَ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سَوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ أَنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيحِ الْجَنَّةِ لَكُمْآ بَيْنَ مَكَّةَ وَ هَجَرَ أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَ بَضْرَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث شفاعت میں روایت ہے کہ (رسول اکرم ﷺ کی سفارش کے بعد) اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو باب ایمن سے جنت میں داخل کرو جن پر کوئی حساب کتاب نہیں ہے اور وہ جنت کے دوسرے دروازوں میں سے داخل ہونے والے لوگوں کے ساتھ بھی شریک ہیں (یعنی اگر کسی دوسرے دروازے سے داخل ہونا چاہیں تو ہو سکتے ہیں) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے جنت کی چوکھٹ کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر (بحرین کے ایک شہر کا نام ہے) کے درمیان ہے یا جتنا مکہ اور بصری (شام کے ایک شہر نام ہے) کے درمیان ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت یاد رہے کہ مکہ اور ہجر کا درمیانی فاصلہ ۱۱۶۰ کلومیٹر اور مکہ و بصری کا درمیانی فاصلہ ۱۲۵۰ کلومیٹر ہے۔

بلا حساب کتاب جنت میں جانے والے ستر ہزار افراد بیک وقت باب ایمن سے داخل ہوں گے کوئی آگے یا پیچھے نہیں ہوگا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ فَمَتَمَّاسِكِينَ أَحَدًا بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوْلَهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى ضَوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میری امت کے ستر ہزار افراد یا سات لاکھ (حدیث کے راوی) ابوبازم کو یاد نہیں رہا کہ ستر ہزار یا سات لاکھ افراد اس طرح جنت میں داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہوں گے ان میں سے کوئی بھی اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک آخری آدمی داخل نہ ہو جائے (یعنی سارے بیک وقت داخل ہوں گے) ان جنتیوں کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت مسلم شریف کی (۱) حدیث سے ستر ہزار کی تعداد ثابت ہے۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

اچھی طرح وضو کرنے کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے والا شخص جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے گا داخل ہو سکے گا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيَبْلُغُ أَوْ يُسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فَتُحْتَلَبُ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے جو شخص اچھی طرح پورا وضو کرے پھر کہے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں) اس کے لئے جنت

۱- کتاب الايمان ، باب الدليل على دخول طوائف المسلمين الجنة بغير حساب

۲- کتاب الطهارة ، باب الذكر المستحب عقب الوضوء

کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۳

پانچ نمازوں کی پابندی کرنے والی، رمضان کے روزے رکھنے والی، پاکدامن اور اپنے شوہر کی اطاعت گزار خاتون جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے گی داخل ہو سکے گی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ الْمَرْأَةُ حَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَاطَّاعَتْ زَوْجَهَا قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَبِي أَبْوَابِ الْجَنَّةِ مَا شِئْتَ . رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ (۱) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرماں برداری کرے اسے (قیامت کے روز) کہا جائے گا جنت کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہو داخل ہو جاؤ۔“ اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۴

تین نابالغ بچوں کے فوت ہونے پر صبر کرنے والا شخص جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے گا داخل ہو سکے گا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَالِدِ لَمْ يَبْلُغِ الْحِنْثَ إِلَّا تَلَقَّوهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّلَاثَةِ مِنْ آيَّهَا شَاءَ دَخَلَ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت ہو گئے (اور اس نے صبر کیا) تو وہ بچے اسے جنت کے آٹھوں دروازوں پر ملیں گے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۵

سوموار اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے

ہیں۔

۱- صحیح جامع الصغیر و زیادۃ للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث ۶۷۳

۲- کتاب الجنائز، باب ما جاء فی ثواب من اصیب لوالده (۱۲۰۳)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هَذِينَ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذِينَ حَتَّى يَصْطَلِحَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے سوموار اور جمعرات کو کھولے جاتے ہیں اور ہر اس شخص کو بخش دیا جاتا ہے جو اللہ سے شرک نہ کرتا ہو سوائے اس آدمی کے جو کسی دوسرے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو (ان دونوں کے بارے میں فرشتوں سے) کہا جاتا ہے ان دونوں آدمیوں کا انتظار کرو یہاں تک کہ یہ دونوں آپس میں مل جائیں ان دونوں کا انتظار کرو حتیٰ کہ آپس میں مل جائیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

رمضان شریف کا پورا مہینہ جنت کے آٹھوں دروازے کھلے

۹۶

مسئلہ

رہتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلِّسَتِ الشَّيَاطِينُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔



دَرَجَاتُ الْجَنَّةِ

جنت کے درجات

جنت کے بلند و بالا محلات جنتیوں کے درجات کے اعتبار سے
اوپر نیچے بنے ہوئے ہیں۔

مسئلہ ۹۷

لَكِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ وَعَدَّ اللَّهُ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ (۲۰:۳۹)

جو لوگ اپنے رب سے ڈر کر رہے ان کے لئے بلند عمارتیں ہیں (درجہ بدرجہ) منزل بہ منزل
بنی ہوئی ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی کبھی
خلاف ورزی نہیں کرتا۔ (سورہ زمر، آیت ۲۰)

جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ”وسیلہ“ ہے جس پر ہمارے پیارے
رسول اکرم ﷺ رونق افروز ہوں گے۔

مسئلہ ۹۸

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ
عَلَيَّ فَاسْأَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْوَسِيلَةُ؟ قَالَ أَعْلَىٰ دَرَجَةٍ فِي
الْجَنَّةِ لَا يَنْتَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ وَأَزْجُوا أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱) (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب تم مجھ پر رُوڈ بھیجو
تو میرے لئے اللہ تعالیٰ سے ”وسیلہ“ کی دعا کرو“ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا ”یا
رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جنت میں اعلیٰ ترین درجہ جو صرف ایک
آدمی کو حاصل ہو گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

جنت کے سو درجات ہیں ہر درجہ میں اتنا فرق ہے جتنا زمین و

مسئلہ ۹۹

آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔

جنت کے سب سے اوپر والے درجہ کا نام فردوس ہے جس سے جنت کی چار نہریں جاری ہوتی ہیں۔

مسئلہ ۱۰۰

ہر مومن کو اللہ تعالیٰ سے جنت کا سب سے اوپر والا درجہ ”فردوس“ مانگنا چاہیے۔

مسئلہ ۱۰۱

فردوس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔

مسئلہ ۱۰۲

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةٌ وَ مِنْهَا تَفْجُرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ وَ مِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ . رَوَاهُ الْيَزِيدِيُّ (۱)

حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان کے برابر فاصلہ ہے سب سے اعلیٰ ترین درجہ کا نام فردوس ہے فردوس سے جنت کی چاروں نہریں (سبحان، جحان، فرات اور نیل) جاری ہوتی ہیں فردوس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے جب بھی اللہ تعالیٰ سے (جنت کا) سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

نچلے درجہ کے محلات والے جنتی اوپر والے درجات کے محلات کو دیکھ کریں محسوس کریں گے جیسے دور کوئی چمکتا ہوا ستارا نظر

مسئلہ ۱۰۳

آ رہا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْعَرْفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوَاكِبَ الدَّرَجِيُّ الْغَابِرِ مِنَ الْأَفْقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَلْعَنُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا

۱- ابواب الجنة . باب ما جاء في صفة درجات الجنة (۲/۶۰۵۶)

بِاللَّهِ وَصَدَقُوا الْمُرْسَلِينَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنتی لوگ اپنے سے اوپر والے محلات کے جنتیوں کو دیکھیں گے (تو ایسا محسوس کریں گے) جیسا کہ دور آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے پر کوئی تارا چمک رہا ہے اتنا فاصلہ جنتیوں کے باہمی درجات کے فرق کی وجہ سے ہو گا۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس بلند مقام پر انبیاء کے علاوہ اور کون پہنچے گا؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”کیوں نہیں (پہنچے گا) قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ لوگ ان درجوں میں ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

جنت کے سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت کا فرق ہے۔

مسئلہ ۱۰۴

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةٌ عَامٌ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال (کی مسافت) کا فرق ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کے گھر مشرق یا مغرب سے طلوع ہونیوالے چمکدار ستاروں کی طرح نظر آئیں گے۔

مسئلہ ۱۰۵

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُتَحَاتِّبِينَ فِي اللَّهِ لَتَرَى غُرْفَهُمْ فِي الْجَنَّةِ كَالْكَوْكَبِ الظَّالِعِ الشَّرْقِيِّ أَوْ الْغُرْبِيِّ فَيَقَالُ مَنْ هُوَ لَاءِ؟ فَيَقَالُ هُوَ لَاءِ الْمُتَحَاتِّبُونَ فِي اللَّهِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ (۳)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کے گھر جنت میں تمہیں اس طرح نظر آئیں گے جیسے مشرق یا مغرب سے طلوع ہونے والا ستارہ! لوگ پوچھیں گے یہ کون ہیں؟ انہیں بتایا جائے گا یہ اللہ کے لئے ایک

۱- کتاب الجنة و صفة نعمها

۲- ابواب الجنة ، باب ما جاء في صفة درجات الجنة (۲/۲۰۵۴)

۳- کتاب اهل الجنة ، باب منازل الصحابین في الله تعالى

دوسرے سے محبت کرنے والے لوگ ہیں۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

”سابقون“ کے لئے سونے کے دو باغ اور ”اصحاب الیمین“ کے لئے چاندی کے دو باغ ہوں گے۔

مسئلہ ۱۰۶

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّاتٍ مِنْ ذَهَبٍ لِلْسَّابِقِينَ وَجَنَّاتٍ مِنْ وَرَقٍ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ^(۱) (صحيح)
حضرت ابو بکر بن ابو موسی (اشعری) اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سابقون کے لئے سونے کے دو باغ اور اصحاب الیمین کے لئے چاندی کے دو باغ ہیں۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ”سابقون“ سے مراد ایمان لانے میں پہل کرنے والے اور اصحاب الیمین سے مراد تمام نیک و کار لوگ ہیں۔ سابقون، اصحاب الیمین سے افضل ہیں۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ



قُصُورُ الْجَنَّةِ

جنت کے محلات

جنت کے محلات ہر چھوٹی بڑی غلامت اور گندگی سے پاک اور صاف ہوں گے۔

مسئلہ ۱۰۷

وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسْكَنٍ ظَلِيلَةٍ فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٍ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرَ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○ (۷۲:۹)

مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ انہیں ایسے باغ دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوگی یہی بڑی کامیابی ہے۔ (سورہ توبہ، آیت نمبر ۷۲)

مسئلہ ۱۰۸

جنت کے محلات میں تمام برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے۔ جنتیوں کے محلات میں ہر وقت عود جلتی رہے گی جس کی خوشبو سے ان کے محلات معطر رہیں گے۔

مسئلہ ۱۰۹

جنتیوں کے پسینہ سے مشک کی خوشبو آئے گی۔

مسئلہ ۱۱۰

جنت میں تھوک، ناک اور رفع حاجت وغیرہ نہیں ہوں گے۔

مسئلہ ۱۱۱

تمام جنتی باہم شیر و شکر ہوں گے کسی کے دل میں دوسرے کے خلاف کوئی حسد یا بغض نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۱۲

اہل جنت ہر سانس کے ساتھ اللہ کی حمد اور تسبیح کریں گے۔

مسئلہ ۱۱۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلْجُ الْجَنَّةَ صَوْرَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَتَعَوَّطُونَ أَيْتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِصَّةُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلْوَةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُزَى مِثْخُ سَوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبَ رَجُلٍ وَوَاحِدٍ يُسْتَبَحُونَ اللَّهُ بُكْرَةً وَعَشِيًّا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنت میں سب سے پہلے (مردوں اور عورتوں کا) جو گروہ داخل ہو گا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح (روشن) ہوں گے انہیں تھوک نہیں آئے گی نہ ناک اور رفع حاجت کی ضرورت محسوس کریں گے ان کے برتن سونے کے ہوں گے کنگھیاں (تک) سونے اور چاندی کی ہوں گی، انگلیٹیھیوں سے عود کی خوشبو نکل رہی ہو گی، جنتیوں کے پسینے سے مشک کی خوشبو آئے گی، ہر جنتی کے پاس دو بیویاں ایسی ہوں گی جن کے حسن کی وجہ سے ان کی پنڈلی کا گودا گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا جنتی لوگوں میں باہمی اختلاف نہیں ہوں گے نہ ہی بغض ہو گا۔ بلکہ یک جان ہوں گے صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

جنت کے محلات سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنے ہوئے ہیں۔

مسئلہ ۱۱۳

جنت کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں اور مٹی زعفران کی ہے۔

مسئلہ ۱۱۵

جنت میں موت نہیں آئے گی جنتی ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

مسئلہ ۱۱۶

جنت میں بڑھاپا نہیں آئے گا بلکہ وہ ہمیشہ جوان رہیں گے۔

مسئلہ ۱۱۷

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بَنَاهَا؟ قَالَ لَبَنَةٌ مِنْ فِصَّةٍ وَ لَبَنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَ مَلَاطْهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَ حَصَبَاؤُهَا اللَّوْلُؤُ وَ الْيَاقُوتُ وَ تُرْبَتُهَا الرَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلْهَا يَنْعَمُ لَا يَبَاسُ وَ

۱- کتاب بدء الخلق ، باب ما جاء في صفة الجنة

(صحیح)

يَخْلُدُ لَا يَمُوتُ وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَغْنَى ثِيَابُهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”پانی سے“ میں نے عرض کیا ”جنت کس چیز سے بنی ہے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اس کی ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک سونے کی“ اس کا سینٹ تیز خوشبو والا مسک ہے، اس کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو شخص اس میں داخل ہو گا وہ عیش کرے گا کبھی تکلیف نہیں دیکھے گا، ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی نہیں مرے گا۔ جنتیوں کے کپڑے کبھی پرانے نہیں ہوں گے اور ان کی جوانی کبھی فنا نہیں ہوگی۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

جنت عدن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے تعمیر فرمایا ہے۔

مسئلہ ۱۱۸

جنت عدن کے مملات کی ایک اینٹ سفید موتی کی ایک اینٹ سرخ یاقوت کی ایک اینٹ سبز زرد کی ہے اس کی مٹی مسک کی ہے اس کے سنگریزے لؤلؤ کے اور اس کی گھاس زعفران کی ہے۔

مسئلہ ۱۱۹

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ جَنَّةَ عَدْنٍ بِيَدِهِ لَبَنَةً مِنْ دَرَّةٍ بَيْضَاءَ وَ لَبَنَةً مِنْ يَاقُوتَةٍ حُمْرَاءَ وَ لَبَنَةً مِنْ زَبْزَجَدَةٍ خَضْرَاءَ مَلَأَهَا الْمَسْكُ وَ حَصَبَاوَهَا اللَّوْلُؤُ وَ حَشِيئَتُهَا الزَّعْفَرَانُ ثُمَّ قَالَ لَهَا أَنْطَقِي فَقَالَتْ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا يَجَاوِزُنِي فَبِكَ بِخَيْلٍ ثُمَّ قرَأَ رَسُولُ اللَّهِ وَ مَنْ يُوقِ شَخَّ نَفْسِهِ فَأَوْلِيكَ هُمْ الْمُفْلِحُونَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا (۲)

(صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ”جنت عدن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے تعمیر فرمایا ہے جس کی ایک اینٹ سفید موتی کی ایک سرخ یاقوت کی ایک سبز زرد کی ہے۔ اس کی مٹی مسک کی ہے اس کے سنگریزے سے لؤلؤ کے ہیں اس کا گھاس زعفران کا ہے۔ (جنت کی تعمیر کے بعد) اللہ تعالیٰ نے جنت سے ارشاد فرمایا ”کچھ کہہ“ جنت نے کہا ”فلاح پاگئے ایماندار لوگ“

۱- ابواب صفة الجنة ، باب ماجاء فی صفة الجنة و نعمها (۲/۲۰۰)

۲- النہایة لابن کثیر ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۵۲

پھر اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ”میرے جلال اور عزت کی قسم! کوئی بخیل تجھ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”جو لوگ نفس کی بخیلی سے بچائے گئے وہ فلاح پائیں گے۔“ اسے ابن ابی الدنیانے روایت کیا ہے۔

وضاحت مذکورہ حدیث میں بخیل سے مراد زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے لوگ ہیں۔

بعض محلات میں سونے کے باغات ہوں گے جن کی ہر چیز سونے کی ہوگی بعض محلات میں چاندی کے باغ ہوں گے جن کی ہر چیز چاندی کی ہوگی۔

مسئلہ ۱۳۰

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّاتٍ مِنْ فِضَّةٍ أُنِيبُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّاتٍ مِنْ ذَهَبٍ أُنِيبُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِذَاءَ الْكِبْرِيَاءِ عَلَيَّ وَجْهَهُ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”(جنت میں جنتیوں کے لیے) دو باغ چاندی کے ہوں گے اس کے برتن اور ہر چیز چاندی کی ہوگی اور دو باغ سونے کے ہوں گے (یعنی) اس کے برتن اور ہر چیز سونے کی ہوگی لوگوں کے لیے جنت عدن (جنت کا نام ہے) میں اپنے رب کو دیکھنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہ بنے گی سوائے اس کی کبریائی کی چادر کے جو اس کے چہرہ مبارک پر ہوگی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۱

جنت کے محلات میں بڑے بڑے گنبد خوبصورت سفید موتیوں سے تعمیر کئے گئے ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِ الْأَسْرَاءِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِدُ اللَّوْلُؤِ وَإِذَا تُرِيبُهَا الْمِسْكُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے معراج کی حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا جس میں گنبد سفید موتیوں کے بنے ہوئے ہیں اور اس کی مٹی مسک کی ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب الایمان ، باب اثبات رؤیة المؤمنین فی الجنة بهم سبحانه و تعالی
۲- کتاب الایمان ، باب الاسراء برسول الله ﷺ انی السموات

خِيَامُ الْجَنَّةِ جنت کے خیمے

ہر جنتی کے محل میں خوبصورت خیمے ہوں گے جن میں اہل جنت کی حوریں قیام پذیر ہوں گی۔

مسئلہ ۱۲۲

خَوْزٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ○ (۵۵: ۴۲ - ۴۳)
اہل جنت کے لئے خیموں میں حوریں ٹھہرائی گئی ہوں گی پس اے جن و انس! تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ (سورہ الرحمن، آیت ۴۲-۴۳)

جنت کا ہر خیمہ ساٹھ (۶۰) میل چوڑے خوبصورت موتی کو اندر سے تراش کر بنایا گیا ہوگا۔

مسئلہ ۱۲۳

ان خیموں میں اہل جنت کی بیویاں ہوں گی جو ان کی آمد کی ہر آن منتظر رہیں گی۔

مسئلہ ۱۲۴

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِنْ لَوْلُؤَةٍ مَجُوفَةٍ عَرْضُهَا سِتُونَ مِثْلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْأَخْرَبِينَ يَطْلُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ^(۱)

عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنت میں موتی کا ایک خولدار خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی اس خیمہ کے ہر کونے میں (مومن کی) بیویاں ہوں گی جنہیں دوسرے (محل کے) لوگ (دوری اور وسعت کی وجہ سے) نہیں دیکھ سکیں گے مومن آدمی ان (بیویوں) کے درمیان چکر لگاتا رہے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب الجنة و صفة نعيمها

سُوقُ الْجَنَّةِ

جنت کا بازار

جنت میں ہر جمعہ کے روز بازار لگا کرے گا۔

مسئلہ ۱۲۵

جمعہ بازار میں شریک ہونے والے جنتیوں کا حسن پہلے سے دو بالا

مسئلہ ۱۲۶

ہو جائے گا۔

عورتیں جمعہ بازار میں شریک نہیں ہوں گی اللہ تعالیٰ گھر بیٹھے

مسئلہ ۱۲۷

ہی ان کے حسن و جمال میں اضافہ فرما دے گا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُ رِيحُ الشِّمَالِ فَتَحْتَفُو فِي وَجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزِدُّوْنَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدْ أَزْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ : وَاللَّهِ لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ : وَأَنْتُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنت میں ایک بازار ہے جس میں ہر جمعہ کے دن جنتی لوگ آیا کریں گے شمال کی طرف سے ایک ہوا چلے گی جس کا گرد و غبار (مشک اور زعفران پر مشتمل ہو گا جب وہ) جنتیوں کے چروں اور کپڑوں پر پڑے گا تو اس سے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو جائے گا جب وہ پلٹ کر اپنے گھر آئیں گے تو ان کی بیویوں کا حسن و جمال بھی پہلے سے زیادہ ہو گا بیویاں اپنے مرووں سے کہیں گی واللہ ! تمہارا حسن و جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے۔ جنتی لوگ کہیں گے واللہ ! ہمارے بعد تمہارا حسن و جمال بھی پہلے سے بہت بڑھ گیا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

أَشْجَارُ الْجَنَّةِ جنت کے درخت

جنت میں ہر طرح کے پھل دار درخت ہوں گے لیکن کھجور،

مسئلہ ۱۲۸

انار اور انگور کے درخت بکثرت ہوں گے۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ (۵۵ : ۶۸-۶۹)

دونوں باغوں میں (ہر قسم کے) پھل ہیں (خاص طور پر) کھجور اور انار کے۔ پھر اے جن وانس

تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ (سورہ رحمن، آیت ۶۸-۶۹)

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۝ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ۝ (۷۸ : ۳۲-۳۳)

بے شک متقی لوگ ہی (آخرت میں) کامیاب ہوں گے جہاں ان کے لئے باغات اور انگور ہوں

گے۔ (سورہ نباء، آیت ۳۲-۳۳)

جنت کے درخت کانٹوں کے بغیر ہوں گے۔

مسئلہ ۱۲۹

کیلا اور بیری جنت کے درخت ہیں۔

مسئلہ ۱۳۰

جنت میں درختوں کے سائے بہت طویل ہوں گے۔

مسئلہ ۱۳۱

وَ أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۝ وَ طَلْحٍ

مَنْضُودٍ ۝ وَ ظِلِّ مَمْدُودٍ ۝ وَ مَاءٍ مَّسْكُوبٍ ۝ وَ فَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۝ (۵۶ : ۲۷-۳۲)

اور داہنے ہاتھ والے، داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا، بے کانٹے کی بیروں میں ہوں گے، کیلے تم

بہ تم، لمبے سائے، بہتا ہوا پانی اور بکثرت پھل۔ (سورہ واقعہ، آیت ۲۷-۳۲)

جنت کے درخت اس قدر سرسبز و شاداب ہوں گے کہ ان کی

مسئلہ ۱۳۲

رنگت سبز سیاہی مائل ہوگی۔

مسئلہ ۱۳۳ جنت کے درخت ہمیشہ ہرے بھرے رہیں گے۔

مُدَّهَا مَتَّانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ (۵۵: ۶۳ - ۶۵)

(جنت کے باغ) گھنے سیاہی مائل سرسبز ہیں۔ پس اے جن وانس! تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ (سورہ رحمن، آیت نمبر ۶۳-۶۵)

مسئلہ ۱۳۴ جنت کے درختوں کی شاخیں ہری بھری لمبی اور گھنی ہوں گی۔

ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ (۵۵: ۳۸ - ۳۹)

جنت کے باغوں (کے درختوں) کی شاخیں لمبی اور ہری بھری ہوں گی۔ پس اے جن وانس! تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (سورہ رحمن، آیت ۳۸-۳۹)

مسئلہ ۱۳۵ جنت کے ایک درخت کا سایہ اتنا طویل ہو گا کہ گھوڑ سوار سو

برس تک مسلسل چلتا رہے تب بھی سایہ ختم نہیں ہو گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجْرَةً يَسِيرُ الرَّكَّابُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَأَقْرَبُ وَإِنْ شِئْتُمْ وَظِلٌّ مَمْدُودٌ وَلِقَابٌ قَوْسٌ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا ظَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرِبُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک (گھوڑا) سوار سو برس تک چلتا رہے (تب بھی ختم نہ ہو) اگر (قرآن سے سمجھنا) چاہو تو (سورہ واقعہ کی آیت ۳۰) وَظِلٌّ مَمْدُودٌ (ترجمہ۔ اور لمبا سایہ) پڑھ لو اور جنت میں کسی شخص کی کمان رکھنے کے برابر جگہ (دنیا کی) ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۶ جنت میں تمام درختوں کے تنے سونے کے ہوں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجْرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں جس

۱۔ کتاب بدء الخلق ، باب ما جاء في صفة الجنة

۲۔ ابواب الجنة ، باب ما جاء في صفة الجنة ، رقم الحديث ۳۸۰۰ ، مجمع الزوائد ، ج ۱۰ ، ص ۱۰۰ ، رقم الحديث ۱۰۰۰۰ ، مجمع الزوائد ، ج ۱۰ ، ص ۱۰۰ ، رقم الحديث ۱۰۰۰۰

کاتا سونے کا نہ ہو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

بعض کھجوروں کاتا سبز زرد کا کا ہوگا اور اس کی ٹہنیوں کی جڑیں سرخ سونے کی ہوں گی۔

مسئلہ ۱۳۷

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَخُلُّ الْحِجَّةُ جُدُوغُهَا زُمُرُودٌ أَحْضَرُ وَ كَرْبُهَا ذَهَبٌ أَحْمَرُ وَسَعْفُهَا كِسْوَةٌ لِأَهْلِ الْحِجَّةِ مِنْهَا مُقَطَّعَاتُهُمْ وَ حُلُّهُمُ وَ ثَمَرُهَا أَمْثَالُ الْقَلَالِ أَوِ الدَّلَاةِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَ اللَّيْنُ مِنَ الذَّبْدِ لَيْسَ لَهُ عَجْمٌ زَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ (۱)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جنت کی کھجور کاتا سبز زرد کا ہوگا اس کی ٹہنی سے اہل جنت کی پوشاک تیار کی جائے گی ان کے لباس اور جے جے بھی اسی سے بنائے جائیں گے۔ کھجور کا پھل مکھے یا ڈول کے برابر ہوگا جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ مکھن سے زیادہ نرم ہوگا اس میں سختی بالکل نہیں ہوگی۔ یہ روایت شرح السنہ میں ہے۔

جنت میں چار بہترین درخت لگانے والی تسبیح یہ ہے۔

مسئلہ ۱۳۸

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَ هُوَ يَغْرُسُ غَرْشًا فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا الَّذِي تَغْرُسُ؟ قُلْتُ غِرْسًا بَنِي قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى غِرْسٍ خَيْرٍ لَكَ مِنْ هَذَا؟ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْ "سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ" يَغْرُسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجْرَةً فِي الْجَنَّةِ زَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک درخت لگا رہے تھے کہ اتنے میں رسول اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے پوچھا "اے ابو ہریرہ! کس کے لئے درخت لگا رہے ہو؟" میں نے عرض کیا "اپنے لئے۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کیا میں تجھے اس سے بہتر درخت نہ بتاؤں؟" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! (ضرور بتائیں) "آپ ﷺ نے فرمایا "کو سُبْحَانَ اللَّهِ (اللہ پاک ہے) وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ (تقریف صرف اللہ کے لئے ہے) وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اور اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں) وَ اللَّهُ أَكْبَرُ (اور اللہ سب سے بڑا ہے) یہ کہنے پر ہر کلمہ کے بدلہ تمہارے لئے جنت

۱- کتاب الفتن ، باب صفة الجنة و اهلها

۲- کتاب الادب ، باب فضل التسبیح (۳۰۶۹/۲)

میں ایک درخت لگایا جائے گا۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

جنت میں کھجور کا درخت لگانے والا کلمہ درج ذیل ہے۔ مسئلہ ۱۳۹

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ. زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے ”عظمت والا اللہ اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔“ کہا اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

طوبیٰ جنت کا درخت ہے جس کا سایہ سو سال کی مسافت کے برابر ہے۔ مسئلہ ۱۴۰

طوبیٰ درخت کے پھلوں کے خوشوں سے اہل جنت کے کپڑے تیار ہوں گے۔ مسئلہ ۱۴۱

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مَسِيرُهَا مِائَةٌ عَامٍ ثِيَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ أَكْمَامِهَا. زَوَاهُ أَحْمَدُ (۲) (صحيح)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”طوبیٰ جنت کا درخت ہے جس کا سایہ سو سال کی مسافت کے برابر ہے۔ اہل جنت کے کپڑے اسی کے خوشے سے تیار کئے جائیں گے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

زیتون جنت کا درخت ہے۔ مسئلہ ۱۴۲

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۴۱۰ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۱- صحیح جامع الرمزی ، للالبانی . الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۷۵۷
۲- سلسلہ احادیث الصحیحہ للالبانی . الجزء الرابع ، رقم الحدیث ۱۹۵۸

اَثْمَارُ الْجَنَّةِ جنت کے پھل

(نَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی اَنْ يُطْعِمَنَا مِنْهَا بِمَنْهٖ وَ كَرَمِهٖ)

جنت کے پھل اہل جنت کے لئے وافر مقدار میں موجود ہوں گے۔

مسئلہ ۱۳۳

جنت میں ہر موسم کا پھل ہر وقت میسر ہوگا۔

مسئلہ ۱۳۴

جنت کے پھل حاصل کرنے کے لئے کسی سے اجازت نہیں لینی پڑے گی۔

مسئلہ ۱۳۵

جنت کے پھلوں کا ذخیرہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۳۶

جنت کے پھل گلنے سڑنے سے محفوظ ہوں گے۔

مسئلہ ۱۳۷

کیلا اور بیر جنت کے پھل ہیں۔

مسئلہ ۱۳۸

وَ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَا اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝ وَ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ وَ ظَلِيٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ وَ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝ وَ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝ لَا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ۝ (۵۶: ۲۷ - ۳۳)

اور دائیں بازو والے، دائیں بازو والوں (کی خوش نصیبی) کا کیا کسانہ بے خار بیروں اور تہ بہ تہ کیلوں اور دور تک پھیلی چھاؤں اور ہر دم رواں دواں پانی اور کبھی ختم نہ ہونیوالے اور بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت پھلوں میں مزے کریں گے۔ (سورہ واقعہ، آیت ۲۷-۳۳)

اَكْلَهَا دَائِمًا وَ ظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا (۳۵:۱۳)

جنت کے پھل سدا بہار اور اس کا سایہ لازوال ہو گا یہ انعام ہے متقی لوگوں کا۔ (سورہ رعد

آیت ۳۵)

جنت میں ہر جنتی کے من پسند تمام پھل موجود ہوں گے۔

مسئلہ ۱۴۹

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلِّ وَعُيُونٍ ۝ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ۝ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ (۳۱: ۷۷ - ۳۴)

متقی لوگ (جنت کے) سایوں اور چشموں میں ہوں گے اور جو پھل وہ چاہیں گے (ان کے لئے حاضر کئے جائیں گے اور کما جائے گا) کھاؤ اور پو مزے سے ان اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے رہے نیک لوگوں کو ہم ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔ (سورہ مرسل، آیت ۳۱-۳۴)

جنت کے پھل ہر وقت جنتیوں کی پہنچ میں ہوں گے۔ کھڑے، بیٹھے، چلتے پھرتے جب چاہیں گے توڑ سکیں گے۔

مسئلہ ۱۵۰

وَ دَائِبَةً عَلَيْهِمْ ظِلُّهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۝ (۷۶ : ۱۱۳)

جنت کی چھاؤں ان پر جھکی ہوئی سایہ کر رہی ہوگی اور اس کے پھل ہر وقت ان کی پہنچ میں ہوں گے۔ (سورہ دہر، آیت ۱۱۳)

جنت کی کھجور مکے کے برابر ہوگی جو دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھی اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگی۔

مسئلہ ۱۵۱

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۳۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

جنت کے پھل کا ایک خوشہ اتنا بڑا ہے کہ اگر دنیا میں آجاتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت قیامت تک اسے ختم نہ کر سکتی۔

مسئلہ ۱۵۲

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي حَدِيثِ صَلَاةِ الْكُصُوفِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتَكَ تَتَنَاوَلُ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْتَكَ كَفَفْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنُقُودًا وَ لَوْ أَخَذْتُهَا لَأَكَلْتُ مِنْهَا مَا بَقِيََتِ الدُّنْيَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

۱- کتاب صلاة الكسوف

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز کسوف کی حدیث میں روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ کو (دوران نماز) دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ پر کوئی چیز لی ہے پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ (وہ چیز لینے سے) رک گئے ہیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”میں نے جنت دیکھی اور اس کے ایک خوشہ کو لینا چاہا، اگر میں اسے توڑ لیتا تو جب تک دنیا رہتی تم لوگ اسے لھاتے رہتے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

جنت کے پھل کا ایک خوشہ اگر دنیا میں آجائے تو زمین و آسمان

مسئلہ ۱۵۳

کی ساری مخلوق کے کھانے پر بھی ختم نہ ہو

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي عَرَضْتُ عَلَى الْجَنَّةِ وَمَا فِيهَا مِنَ الزَّهْرَةِ وَ النَّضْرَةِ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا مِّنْ عِنَبٍ لَا يَتَيْنِكُمْ بِهِ فَحِيلَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ وَ لَوْ آتَيْتُكُمْ بِهِ لِأَكَلِ مِنْهُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ يَنْقُضُونَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میرے سامنے جنت اور اس میں موجود ساری نعمتیں لائی گئیں پھل، پھول اور سرسبز و شادابی میں نے اس سے تمہارے لئے انگور کا ایک خوشہ لینا چاہا لیکن روک دیا گیا، اگر میں وہ خوشہ تمہارے لئے لے آتا تو زمین اور آسمان کی ساری مخلوق اسے ختم کرنے کے لئے کھاتی (لیکن ختم نہ کر پاتی)“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت جنت کی نعمتوں کے بارے میں ایسی احادیث کم از کم مسلمانوں کے لئے تو بالکل باعث تعجب نہیں ہیں جو اپنی آنکھوں سے گزشتہ چھ ہزار سال سے مسلسل زمزم کے کنوئیں کو بتا دیکھ رہے ہیں جس سے ساری دنیا کے اہل ایمان سال بھر مستفید ہوتے رہتے ہیں رمضان المبارک اور حج کے دوران تو ہر شخص کھلی آنکھوں سے اس ”نعمت“ کا نظارہ کرتا ہے لوگ نہ صرف جی بھر کر استعمال کرتے ہیں بلکہ اپنے اپنے شہروں اور ملکوں کو واپس جاتے ہوئے بلا روک ٹوک جتنا چاہتے ہیں ساتھ لے جاتے ہیں لیکن نہ تو پانی میں کبھی کمی آئی ہے نہ ختم ہوا ہے۔ اور قیامت تک یہ پانی پونسی استعمال ہوتا رہے گا۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم

کھجور، انار اور انگور جنت کے پھل ہیں۔

مسئلہ ۱۵۳

وضاحت آیت مسئلہ نمبر ۱۳۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

انجیر جنت کا پھل ہے۔

مسئلہ ۱۵۵

جنت کے تمام پھل بغیر گھٹلی کے ہوں گے۔

مسئلہ ۱۵۶

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبِيقٌ مِنْ تِينٍ فَقَالَ كُلُّوْا ، وَ أَكَل مِنْهُ وَ قَالَ لَوْ قُلْتُ أَنْ فَآكِهَةٌ نَزَلَتْ مِنَ الْجَنَّةِ قُلْتُ هَذِهِ لِأَنَّ فَآكِهَةَ الْجَنَّةِ بَلَا عَجْمٍ ، فَكُلُّوْا مِنْهَا فَإِنَّهَا تَقْطَعُ الْبُؤْسِيْرَ وَ تَنْفَعُ مِنَ النَّفْرَسِ .
ذَكَرَهُ ابْنُ الْقَيْمِ فِي الطَّبِيبِ النَّبَوِيِّ (۱)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں انجیر کا ایک تھال پیش کیا گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کھاؤ۔“ خود بھی اس سے انجیر کھائی اور فرمایا ”اگر میں کسی پھل کے بارے میں کہوں کہ یہ جنت سے نازل ہوا ہے تو یہی وہ پھل ہے کیونکہ جنت کے پھل گھٹلی کے بغیر ہوں گے پس کھاؤ، انجیر بوا سیر کو ستم کرتی ہے اور گنٹھیا کے لئے مفید ہے۔ ابن قیم نے طب نبوی میں اس کا ذکر کیا ہے۔

جنتی جب کسی درخت سے پھل توڑیں گے تو اس کی جگہ فوراً
نیا پھل لگ جائے گا۔

مسئلہ ۱۵۷

عَنْ ثُوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا نَزَعَ ثَمْرَةً مِنَ الْجَنَّةِ عَادَتْ مَكَانَهَا أُخْرَى . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (۲)
حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی آدمی جنت سے پھل توڑے گا تو اس کی جگہ دوسرا پھل لگ جائے گا۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

انهار الجنة جنت کی نہریں

جنت میں میٹھے پانی، خوش ذائقہ دودھ، لذیذ شراب اور شفاف شد کی نہریں بہ رہی ہیں۔

مسئلہ ۱۵۸

جنت کی نہروں کے مشروبات کارنگ اور ذائقہ ہمیشہ ایک جیسا ہی رہے گا۔

مسئلہ ۱۵۹

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وَعَدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرَ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى (۱۵: ۴۷)

متقین لوگوں سے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ اس میں میٹھے پانی کی نہریں بہ رہی ہیں۔ ایسے دودھ کی نہریں جس کے ذائقے میں ذرا فرق نہ آیا ہو، ایسی شراب کی نہریں جو پینے والوں کے لئے لذیذ ہو اور صاف شفاف شد کی نہریں بہ رہی ہیں۔ (سورہ محمد، آیت ۱۵)

مسئلہ ۱۶۰

سبحان، جیحان، فرات اور نیل جنت کی نہریں ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّحَانٌ وَجَيْحَانٌ وَالْفُرَاتُ وَالنَّيْلُ كُلُّهُنَّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”سبحان، جیحان، فرات اور نیل جنت کی نہروں میں سے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۱

کوثر جنت کی نہر ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شد سے زیادہ میٹھا ہو گا۔

کوثر، اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اکرم ﷺ کو دیا گیا ہدیہ

ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكُوْثُرُ؟ قَالَ ذَلِكَ نَهْرٌ أَعْطَانِيَهُ اللَّهُ يَعْينِي فِي الْجَنَّةِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ فِيهِ طَيْرٌ أَعْنَقُفَهَا كَأَعْنَقِ الْجَزْرِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ هَذِهِ النَّاعِمَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلْتَهَا أَنْعَمُ مِنْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا ”کوثر کیا ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”یہ ایک نہر ہے جو مجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں عطا فرمائی ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں ایسے پرندے (اڑتے ہیں) جن کی گردنیں اونٹوں کی سی ہیں۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”وہ پرندے تو خوب مزے میں ہیں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ان پرندوں کو کھانے والے زیادہ مزے میں ہیں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو باب ”حوض کوثر“

اہل جنت حسب خواہش جنت کی نہروں میں سے چھوٹی چھوٹی نہریں نکال کر اپنے اپنے محلات میں لے جا سکیں گے۔

عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ لَمْ تَشَقُقِ الْأَنْهَارُ بَعْدَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جنت میں پانی، شہد، دودھ اور شراب کی نہریں ہیں اور ان نہروں سے (چھوٹی) نہریں نکلیں گی (جو نہروں کے محلات میں جائیں گی) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مذکورہ حدیث کے ساتھ مسئلہ نمبر ۱۶۲ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

جنت کی ایک نہر کا نام ”نہر حیات“ ہے جس کا پانی جہنم سے نکلنے والوں پر ڈالا جائے گا تو وہ دوبارہ بیج کی طرح ”مگ“ پڑیں گے۔

۱- ابواب الجنة ، باب ما جاء في صفة طير الجنة
۲- ابواب الجنة ، باب ما جاء في صفة انهار الجنة (۲/۲۰۷۸)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يُدْخِلُ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ بِرَحْمَتِهِ وَيُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ
يَقُولُ أَنْظِرُوا مَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَزْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ
فَيُخْرِجُونَ مِنْهَا حُمَمًا قَدِ امْتَحَشُوا فَيُلْقُونَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ أَوْ الْحَيَاءِ فَيَنْبُتُونَ فِيهِ
كَمَا تُنْبِتُ الْحَبَّةُ إِلَى جَانِبِ السَّبِيلِ أَلَمْ تَرَوْهَا كَيْفَ تَخْرُجُ صُفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً زَوَاهُ
مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جس کو چاہے گا جنت میں داخل فرما دے گا اور آگ والوں کو آگ میں داخل فرما دے گا پھر (جنتی مدت بعد چاہے گا) ارشاد فرمائے گا ”دیکھو، جس شخص کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہو اس کو آگ سے نکال لو چنانچہ وہ لوگ اس حال میں نکلیں گے کہ ان کے جسم کو کٹے کی طرح جلے ہوئے ہوں گے تب وہ نہریات یا نہریاں میں ڈالے جائیں گے اور وہ لوگ اسی طرح آگ پڑیں گے (یعنی بالکل صحیح سالم ہو جائیں گے) جس طرح بیج سیلاب میں (نورا) آگتا ہے کبھی تم نے دیکھا نہیں وہ بیج کیسا زرو لپٹا ہوا آگتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



عُیُونِ الْجَنَّةِ جنت کے چشمے

مسئلہ ۱۶۵ جنت کے ایک چشمہ کا نام ”سلسبیل“ ہے جس سے سونٹھ (زنجبیل) کی آمیزش والی شراب برآمد ہوگی۔

وَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِأَنْبِيَةٍ مِّنْ فَضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرًا ۖ قَوَارِيرًا مِّنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۖ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۖ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا ۖ (۱۸-۱۵:۷۶)

اہل جنت کے آگے چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے گردش کرائے جارہے ہوں گے شیشے بھی چاندی کی طرح (چمکدار) ہوں گے۔ ان پیالوں کو (خدا) ٹھیک اندازے کے مطابق بھرس گے اہل جنت کو وہاں ایسی شراب کے جام پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔ یہ (شراب جنت کے) ایک چشمہ سے (برآمد) ہوگی جس کا نام ”سلسبیل“ ہے۔ (سورہ دہر، آیت ۱۵-۱۸)

مسئلہ ۱۶۶ جنت کے ایک چشمہ کا نام ”کافور“ ہے جس کی شراب سے اہل جنت لطف اندوز ہوں گے۔

إِنَّ الْأَنْبَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۖ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۖ (۲-۵: ۷۶)

نیک لوگ (جنت میں) شراب کے ایسے ساغر پیئیں گے جن میں آب کافور کی آمیزش ہوگی یہ (کافور) ایک بہتا ہوا چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے (خوب پانی) پیئیں گے اور جہاں کہیں چاہیں گے بسولت اس کی شاخیں نکال لے جائیں گے۔ (سورہ دہر، آیت ۵-۲)

مسئلہ ۱۶۷ جنت کے ایک چشمہ کا نام ”تسنیم“ ہے جس کا خالص پانی صرف

اللہ کے مقرب لوگوں کو ہی پینے کے لئے دیا جائے گا۔

ابرار لوگوں کو (جو درجہ میں مقرب لوگوں سے کم ہوں گے) عمدہ

مسئلہ ۱۸۸

شراب میں تسنیم کا پانی ملا کر پینے کو دیا جائے گا۔

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ عَلَى الْأَرْبَابِكِ يَنْظُرُونَ ۝ تَعْرِفُ فِيهِمْ نُصْرَةَ النَّعِيمِ ۝
يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْمُومٍ ۝ خِطْمُهُمْ مِنْسَكٌ ۝ وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ۝ وَمِرْآةٌ
مِنْ تَسْنِيمٍ ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۝ (۸۳: ۲۲-۲۸)

بے شک نیک لوگ بڑے مزے میں ہوں گے اونچی مسندوں پر بیٹھے نظارے کر رہے ہوں گے
تم ان کے چروں پر سے نعمتوں کی رونق اور تروتازگی محسوس کرو گے ان کو نفیس ترین سرہند شراب
پلائی جائے گی جس پر مشک کی مرلگی ہوگی جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہیں وہ اس
(شراب) کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں اس نفیس اور عمدہ شراب میں تسنیم
کے پانی کی آمیزش ہوگی تسنیم ایک چشمہ ہے جس (کا خالص پانی) مقرب لوگ پئیں گے۔ (سورہ
ملطفین، آیت ۲۲-۲۸)

بعض چشموں سے سفید چمکدار اور لذیذ شراب برآمد ہوگی۔

مسئلہ ۱۸۹

أُولَئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّغْلُومٌ ۝ فَوَاكِهُ وَهُمْ مُكْرَمُونَ ۝ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ عَلَى سُرُرٍ
مُتَقَابِلِينَ ۝ يُظَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاسٍ مِنْ مَّعِينٍ ۝ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِلشَّرِيبِينَ ۝ لَا فِيهَا غَوْلٌ ۝ وَلَا
هُمْ عَنْهَا يَنْزِفُونَ ۝ (۳۷: ۲۱-۳۸)

اہل جنت کے لئے جانا پھانسا رزق ہے ہر طرح کی لذیذ چیزیں اور نعمت بھری جنتیں جن میں وہ
عزت کے ساتھ رکھے جائیں گے تختوں پر آنے سامنے بیٹھیں گے شراب کے چشموں سے ساغر بھر
بھر کر ان کے درمیان پھرائے جائیں گے سفید (چمکتی ہوئی) شراب جو پینے والوں کے لئے لذیذ ہوگی نہ
اس سے سرچکرائے گا نہ ہی عقل میں فتور آئے گا۔ (سورہ صافات، آیت ۳۱-۳۷)
بعض چشمے فواروں کی طرح ابل رہے ہوں گے۔

مسئلہ ۱۷۰

فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتِنِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ (۵۵: ۶۱-۶۲)

ان دو باغوں میں دو چشمے ایسے ہوں گے جن میں پانی جوش سے ابل رہا ہوگا پس (اے جن و
انس) تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (سورہ رحمن، آیت ۶۱-۶۲)

اہل جنت کے قلب و نظر کی تسکین کے لئے ہر دم رواں دواں
پانی کے خوبصورت چشمے اور آبشاریں بھی جنت میں ہوں گی۔

مسئلہ ۱۷۱

فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ (۸۸ : ۱۲)

جنت میں رواں دواں جتے چشمے ہوں گے۔ (سورہ عاشیہ، آیت ۱۲)

وَّ ظِلٍّ مَّمْدُودٍ ۝ وَ مَاءٍ مَّسْكُوبٍ ۝ (۵۶ : ۳۰-۳۱)

(جنت میں) دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں اور گرنا ہوا پانی بھی ہوگا۔ (سورہ واقعہ، آیت ۳۰-۳۱)

مذکورہ چشموں کے علاوہ اہل جنت کی خاطر مدارات کے لئے
جا بجا مختلف چشمے ہوں گے۔

مسئلہ ۱۷۲

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ۝ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ (۴۳ : ۵۱ - ۵۲)

بے شک متقی لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے باغوں اور چشموں کے درمیان (سورہ دخان، آیت ۵۱-۵۲)

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلِّلٍ وَعُيُونٍ ۝ وَ فَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ۝ (۴۱ : ۴۲ - ۴۳)

بے شک متقی لوگ سایوں اور چشموں میں ہوں گے اور امن پسند میوے ان کے لئے حاضر
ہوں گے۔ (سورہ مرسلت، آیت ۴۱-۴۲)



الْحَوْضُ الْكُوْثَرُ

حوض کوثر

(سَقَانَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهُ بِمَتْنِهِ وَكَرَمِهِ)

کوثر جنت کی ایک نہر (یا حوض) ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے صرف رسول اکرم ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔

مسئلہ ۱۲۳

حوض کوثر جنت کی سب سے بڑی اور سب سے اعلیٰ نہر ہے۔

مسئلہ ۱۲۴

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِيْنَا أَنَا أَنَسِيُّ فِي الْجَنَّةِ إِذَا بَنَيْتُمْ حَافَتَاهُ قُبَابُ الدَّرِّ الْمَجْوُوفُ قُلْتُ مَا هَذَا يَا جَبْرِئِلُ؟ قَالَ هَذَا الْكُوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ فَإِذَا طَيَّبْتَهُ أَوْ طَيَّبْتَهُ مِسْكًا أَذْفَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب (معراج کے موقع پر) میرا گزر جنت سے ہوا تو میں نے ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے گنبد ہیں جنہیں اندر سے تراش کر بنایا گیا ہے میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا ”یہ کیا ہے؟“ جبریل علیہ السلام نے کہا ”یہ کوثر ہے جو آپ ﷺ کو آپ کے رب نے عطا فرمایا ہے۔“ (رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں) ”اس کی مٹی یا خوشبو تیز مشک کی سی تھی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۵

حوض کوثر کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اس کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں اور مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱- کتاب الرفاق ، باب فی الحوض

الْكُوْتَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَ مَجْرَاهُ عَلَى الدَّرِّ وَالْبَاقُوْتُ تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَا هُوَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَ أَيْضُ مِنَ الثَّلْجِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اس کا پانی موتی اور یاقوت پر بہتا ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حوض کوثر پر پانی پلانے والے خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔

مسئلہ ۱۷۶

اہل یمن کی خاطر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے لوگوں کو حوض سے ہٹادیں گے۔

مسئلہ ۱۷۷

حوض کوثر کی ایک سمت اتنی طویل ہوگی جتنا مدینہ اور عمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ (تقریباً ایک ہزار کلومیٹر)

مسئلہ ۱۷۸

حوض کوثر کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہو گا۔

مسئلہ ۱۷۹

عَنْ ثُوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لِبِعْفَرِ حَوْضِي أَذُوْدُو النَّاسِ لِأَهْلِ الْيَمَنِ أَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفُضَ عَلَيْهِمْ فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهِ فَقَالَ مِنْ مَقَامِي إِلَى عَمَانَ وَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ أَشَدُّ بِيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَغْتُ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدُّانِي مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرَقٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”حوض کوثر کے کنارے پر میں اہل یمن کی خاطر دوسرے لوگوں کو اپنی چھڑی سے ہٹاؤں گا یہاں تک کہ حوض کا پانی اہل یمن کی طرف بہ نکلے گا (اور وہ خوب سیر ہو کر یمن گئے) آپ سے عرض کیا گیا ”حوض کا عرض کتنا ہے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”مدینہ سے لے کر عمان تک“ پھر حوض کے پانی کے بارے میں سوال کیا

۱- ابواب التفسیر ، باب تفسیر سورة الکوتر (۲۶۷۷/۳)

۲- کتاب الفضائل ، باب اثبات حوض نبینا ﷺ

گیا ”وہ کیسا ہو گا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا ”میرے حوض میں جنت کے دو پر نالوں سے پانی آئے گا ان میں سے ایک پر نالہ سونے کا ہو گا دوسرا چاندی کا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ۱- عمان، اردن کا دارالخلافہ ہے جو کہ مدینہ منورہ سے ایک ہزار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ ۲- دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حوض کوثر کی چاروں سمتیں برابر ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے حوض کی چوڑائی اس کی لمبائی کے برابر ہے۔ (ترمذی)

حوض کوثر پر سونے اور چاندی کے جام ہوں گے جن کی تعداد آسمان کے تاروں جتنی ہوگی۔

مسئلہ ۱۸۰

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَى فِيهِ أَبَارِئِقُ الْذَهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ”حوض کوثر پر تم سونے اور چاندی کے جام آسمان کے تاروں کے برابر دیکھو گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا منبر قیامت کے روز حوض کوثر پر رکھا جائے گا جس پر بیٹھ کا آپ اپنی امت کو پانی پلائیں گے۔

مسئلہ ۱۸۱

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَ مَنبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَ مَنبَرِي عَلَى حَوْضِي. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میرے حجرہ مبارک اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر (قیامت کے روز) میرے حوض پر رکھا جائے گا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

جس نے ایک دفعہ حوض کوثر سے پانی پی لیا اسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

مسئلہ ۱۸۲

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَزْبًا وَ أَذْرَحَ فِيهِ أَبَارِئِقُ كَنَجُومِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ

يَطْمَأ بَعْدَهَا أَبَدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”(جنت میں) تمہارے سامنے ایک حوض ہو گا جس کی ایک سمت جرباء سے لے کر اذرح (شام کے دو شہروں کے نام ہیں) تک ہو گی۔ جس پر آسمان کے تاروں کی طرح جام رکھے ہوں گے جو حوض پر آکر ایک دفعہ پانی پی لے گا۔ اسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا۔

مسئلہ ۱۸۳

حوض کوثر پر سب سے پہلے آنے والے اور سیراب ہونے والے مہاجر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والے) فقراء ہوں گے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ وَرُودًا عَلَيْهِ فَفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشَّعْثُ رُءُ وَسَا الدَّنَسِ ثِيَابَا الدِّينِ لَا يَنْكَحُونَا الْمُتَنَعِمَاتِ وَلَا يَفْتَحُ لَهُمُ السُّدُودُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میرے حوض پر سب سے پہلے جو لوگ آئیں گے وہ فقراء مہاجرین ہوں گے، گرد آلود سر، میلے کچیلے کپڑے ناز و نعم میں پلے ہوئی عورتوں سے نکاح کرنے کی استطاعت نہ رکھنے والے اور جن کے لئے (امراء کے) دروازے نہیں کھولے جاتے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۴

ہر نبی کو قیامت کے دن حوض دیا جائے گا جس سے اس کے امتی آکر پانی پیئیں گے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر آنے والوں کی تعداد باقی تمام انبیاء کے مقابلے میں زیادہ ہو گی۔

مسئلہ ۱۸۵

عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَانَّهُمْ يُتَبَاهُونَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةٌ وَإِنِّي أَرْجُوا أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳)

(صحیح)

۱- کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲- ابواب صفة القيامة، باب ما جاء في صفة الحوض (۱۵۸۹/۲)

۳- ابواب صفة القيامة، باب ما جاء في صفة الحوض (۱۹۸۸/۲)

حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر نبی کے لیے ایک حوض ہے اور تمام انبیاء آپس میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے کہ کس کے حوض پر پانی پینے والے زیادہ آتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ میرے حوض پر آنے والے سب سے زیادہ ہوں گے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حوض کوثر میں اونٹوں کی گردنوں والی چڑیاں ہوں گی جن کے گوشت سے اہل جنت لطف اندوز ہوں گے۔

مسئلہ ۱۸۶

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۸۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

رسول اکرم ﷺ اپنی امت کے لیے حوض کوثر پر میرے مسلمان ہوں گے۔

مسئلہ ۱۸۷

بدعتی لوگ آپ ﷺ کے حوض کوثر سے محروم واپس پلٹیں گے۔

مسئلہ ۱۸۸

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَيُزْفَعَنَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجَنَّ ذُنُوبِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي لَيَقَالَنَّ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُنَا بِعَدْلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”میں حوض پر تمہارا میرے مسلمان ہوں گا تم میں سے بعض لوگ وہاں لائے جائیں گے پھر مجھ سے دور ہٹا دیئے جائیں گے میں کہوں گا اے میرے رب! یہ تو میری امت کے لوگ ہیں جو اب میں کہا جائے گا آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیسی کیسی بدعات شروع کر دیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

کافر حوض کوثر پر آکر پانی پینا چاہیں گے لیکن رسول اکرم ﷺ انہیں دور ہٹا دیں گے۔

مسئلہ ۱۸۹

رسول اکرم ﷺ اپنی امت کو وضو کے سبب چمکتی ہوئی پیشانی

مسئلہ ۱۹۰

۱- کتاب الرقاق ، باب فی الحوض

اور چمکتے ہوئے ہاتھ پاؤں سے پہچانیں گے۔

عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَا ذُودُ عَنْهُ الرَّجَالُ كَمَا يَزُودُ الرَّجُلُ الْإِبِلَ الْعَرَبِيَّةَ حَوْضَهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَعْرِفُنَا؟ قَالَ نَعَمْ تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (١)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں حوض سے (غیر مسلموں کو) اسی طرح ہٹا دوں گا جس طرح اونٹوں کا مالک دوسرے اونٹوں کو (استحان سے) ہٹا دیتا ہے۔“ عرض کیا گیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”ہاں! تم میرے پاس آؤ گے تو وضو کی وجہ سے تمہارے ہاتھ پاؤں اور پیشانیاں چمک رہی ہوں گی یہ صفت تمہارے علاوہ کسی دوسری امت میں نہیں ہوگی۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔



طَعَامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ شَرَابُهُمْ اہل جنت کے ماکولات و مشروبات

(نَسَأَلُ اللّٰهَ مِنْهَا بِمَنَّتِهِ وَ كَرَمِهِ)

جنتیوں کی جنت میں سب سے پہلی مہمانی مچھلی سے کی جائے گی اور دوسرا کھانا جنتی تیل کے گوشت سے کھلایا جائے گا۔
جنتیوں کو سب سے پہلا مشروب ”سلسبیل“ نامی چشمہ سے پلایا جائے گا۔

مسئلہ ۱۹۱

مسئلہ ۱۹۲

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ فَقَالَ ابْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَ تَبْدُلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمُوتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ فِي الظُّلْمَةِ ذُونَ الْجِسْرِ قَالَ فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَارَةٌ قَالَ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ الْيَهُودِيُّ فَمَا تُحَفَّتُهُمْ حِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَالَ زِيَادَةُ كَيْدِ النَّوْنِ قَالَ فَمَا غَدَاءُ هُمْ عَلَى آثَرِهَا قَالَ يَنْحَرُلُهُمْ نُورُ الْجَنَّةِ الَّذِي كَانَ يَأْكُلُ مِنْ أَظْرَافِهَا قَالَ فَمَا شَرَابُهُمْ وَعَلَيْهِ قَالَ مِنْ عَيْنٍ فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا قَالَ صَدَقَتْ
---- الخ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

رسول اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اکرم ﷺ کے پاس کھڑا تھا اتنے میں یہودیوں کے علماء میں سے ایک عالم آیا اور پوچھنے لگا ”جس روز زمین و آسمان اول بدل کئے جائیں گے اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟“ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”پل صراط کے قریب اندھیرے میں کھڑے ہوں گے۔“ پھر یہودی عالم نے پوچھا ”پل صراط کو سب سے پہلے کون

۱- کتاب الحيض ، بيان منى الرجل والمرأة

لوگ عبور کریں گے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تنگدست مہاجرین (مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والے)“ یہودی عالم نے پوچھا ”جنتی لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو سب سے پہلے ان کی خدمت میں کون سا تنہ پیش کیا جائے گا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”پھلی کے جگر کا گوشت“ یہودی نے پھر پوچھا ”اس کے بعد ان کا کھانا کیا ہو گا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جنتیوں کے لیے جنت میں چرنے والا تیل ذبح کیا جائے گا (جس کا گوشت انہیں کھلایا جائے گا)“ یہودی نے پوچھا ”کھانے کے بعد پینے کے لیے جنتیوں کو کیا دیا جائے گا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”سلسبیل چشمہ کاپانی“ یہودی عالم نے کہا ”آپ نے سچ فرمایا“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

ہماری موجودہ زمین، اہل جنت کی روٹی ہوگی۔

مسئلہ ۱۹۳

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ۖ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّأُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَتَكَفَّأُ أَحَدَكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نَزْلاً لِأَهْلِ الْجَنَّةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز یہ زمین ایک روٹی کی شکل میں ہوگی اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاتھ میں اسی طرح الٹ پلٹ فرمائے گا جس طرح تم میں سے کوئی شخص سفر میں اپنی روٹی کو (ہاتھوں میں) الٹ پلٹ کرتا ہے اور وہ روٹی اہل جنت کی میزبانی ہوگی۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

جنت کا اعلیٰ ترین مشروب ”تسنیم“ صرف اللہ کے مقرب بندوں کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔

مسئلہ ۱۹۴

جنت کی خالص اور صاف و شفاف شراب ”رحیق“ سے تمام جنتی لطف اندوز ہوں گے۔

مسئلہ ۱۹۵

اہل جنت کی خدمت میں ”رحیق“ کے سرہند ساغر پیش کئے جائیں گے۔

مسئلہ ۱۹۶

”رحیق“ پینے کے بعد جنتی، منہ میں مشک کا ذائقہ محسوس

مسئلہ ۱۹۷

کریں گے۔

وضاحت آیت مسئلہ نمبر ۱۹۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

اہل جنت ”آب کوثر“ سے بھی نوازے جائیں گے۔

مسئلہ ۱۹۸

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۹۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

جنت میں سفید چمکدار شراب بھی اہل جنت کی تواضع کے لئے موجود ہوگی۔

مسئلہ ۱۹۹

جنت کی شراب پینے کے بعد ہوش و حواس اور عقل و خرد میں کسی قسم کا بگاڑ پیدا نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۰۰

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِنْ مَّعِينٍ ۝ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِلشَّرِيبِينَ ۝ لَا فِيهَا غَوْلٌ ۝ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنَزَّفُونَ ۝ (۳۷: ۳۵-۳۷)

شراب کے چشموں سے ساغر بھر کر ان کے درمیان پھرائے جائیں گے چمکتی ہوئی شراب جو پینے والوں کے لئے لذت بھری ہوگی اس سے نہ جسم کو کوئی نقصان پہنچے گا نہ عقل خراب ہوگی۔ (سورہ صافات، آیت ۳۷-۳۵)

و يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِأَنِيَّةٍ مِنْ فِضَّةٍ ۝ وَ أَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرًا ۝ قَوَارِيرًا مِنْ فِضَّةٍ قَدَرُوهَا تَقْدِيرًا ۝ (۱۶: ۷۶)

اہل جنت کے سامنے چاندی کے برتن اور شیشے کے ساغر گردش کرائے جائیں گے شیشہ بھی وہ ہوگا جو چاندی کی طرح (سفید اور چمکدار) ہوگا خدام نے انہیں ٹھیک اندازے کے مطابق بھرا ہوگا۔ (سورہ دہر، آیت ۱۵-۱۶)

اہل جنت کی خدمت میں ”شرابِ طہور“ کے جام پیش کئے جائیں گے۔

مسئلہ ۲۰۱

وضاحت آیت مسئلہ نمبر ۲۰۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

اہل جنت کو ایسی شراب پلائی جائے گی جس میں سوٹھ کی آمیزش ہوگی۔

مسئلہ ۲۰۲

وضاحت آیت مسئلہ نمبر ۱۶۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

اہل جنت کی خدمت میں ایسی شراب کے ساغر بھی پیش کئے جائیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔

مسئلہ ۲۰۳

وضاحت آیت مسئلہ نمبر ۱۶۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

اہل جنت کے پینے کے لئے میٹھے پانی، خوش ذائقہ دودھ لذیذ شراب اور صاف و شفاف شہد کی نہریں بھی جنت میں موجود ہوں گی۔

مسئلہ ۲۰۴

وضاحت آیت مسئلہ نمبر ۱۵۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

رواں دواں چشموں کے پانیوں سے بھی اہل جنت لطف اندوز ہوں گے۔

مسئلہ ۲۰۵

فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ (۱۲: ۸۸)

جنت میں رواں دواں چشمے بہتے ہوں گے۔ (سورہ غاشیہ، آیت ۱۲)

جنت کی شراب پینے سے جنتیوں کا سرچکرائے گا نہ عقل میں فتور آئے گا۔

مسئلہ ۲۰۶

اہل جنت کے پسندیدہ پھل حسب خواہش بکثرت ان کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔

مسئلہ ۲۰۷

من پسند پرندوں کا بھنا ہوا گوشت بھی لذت دہن کے لئے موجود ہوگا۔

مسئلہ ۲۰۸

يَطْوِفُ عَلَيْهِمْ وَلَدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۝ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقٍ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ۝ لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزَفُونَ ۝ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝ (۲: ۵۶-۱۷)

اہل جنت کی خدمت کے لئے ابدی لڑکے (ایک ہی عمر میں رہنے والے) صاف ستھری شراب سے لبریز ساغر و مینا لئے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جسے پی کر نہ ان کا سر چکرائے گا نہ ان کی عقل میں فتور آئے گا اور وہ ان کی سامنے طرح طرح کے لذیذ پھل پیش کریں گے جسے چاہیں جن لیں اور پرندوں کے گوشت پیش کریں گے کہ جس پرندے کا گوشت چاہیں استعمال کریں۔ (سورہ واقعہ، آیت ۱۷-۲۱)

اہل جنت کی میزبانی کے لئے دیگر تمام پھلوں کے علاوہ کھجور، انگور، انار، بیر اور انجیر کے پھل بکثرت موجود ہوں گے۔

مسئلہ ۲۰۹

وضاحت ملاحظہ ہو کتب ہذا کا باب ”جنت کے پھل“

حوض کوثر میں اڑنے والی چڑیوں کے گوشت سے بھی اہل جنت لطف اندوز ہوں گے۔

مسئلہ ۲۱۰

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۶۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

اہل جنت کی دعوتوں کا سلسلہ صبح و شام جاری رہے گا۔

مسئلہ ۲۱۱

وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۝ (۶۲:۱۹)

اور جنتیوں کے لئے جنت میں صبح و شام رزق تیار ہوگا۔ (سورہ مریم، آیت ۶۲)

جنت میں ہر شخص کو سو آدمیوں کے برابر کھانے کی استطاعت دی جائے گی۔

مسئلہ ۲۱۲

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُعْطَى قُوَّةَ مِائَةِ رَجُلٍ فِي الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ وَالشَّهْوَةِ وَالْجَمَاعِ جَاغَةً أَحَدِهِمْ عَرَقٌ يَفِيضُ مِنْ جُلْدِهِ فَإِذَا بَطْنُهُ قَدْ ضَمِرَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (۱)

۱- صحیح الجامع الصغیر، للالبانی، رقم الحدیث ۱۶۲۲

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اہل جنت میں سے ہر شخص کھانے پینے اور شہوت و جماع میں سو آدمیوں کے برابر طاقت دیا جائے گا اہل جنت کی رفع حاجت کی صورت یہ ہوگی کہ ان کے جسم سے پینے سے بے گاور پیٹ ویسے کا ویسا ہی ہو جائے گا (جیسا کہ کھانے سے قبل تھا)“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اہل جنت کا کھانا پینا ڈکار اور پینے آنے سے ہضم ہو جائے گا۔

۲۱۳

مسئلہ

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۸۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

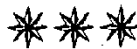
اہل جنت کو مشروبات و ماکولات سونے، چاندی اور سفید چمکدار شیشے کے برتنوں میں پیش کئے جائیں گے۔

۲۱۴

مسئلہ

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَ أَكْوَابٍ وَ فِيهَا مَا تَشْتَهُهُ الْأَنْفُسُ وَ تَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَ أَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ ○ (۷۳ - ۷۴)

اہل جنت کے آگے سونے کے تھال اور ساغر گردش کرائے جائیں گے ہر من بھاتی اور نگاہوں کو لذت دینے والی چیز ان کے لئے وہاں موجود ہوگی ان سے کہا جائے گا تم اب یہاں ہمیشہ رہو گے تم اس جنت کے وارث ان اعمال کی بناء پر ہوئے جو تم دنیا میں کرتے رہے تمہارے لئے یہاں بکثرت پھل موجود ہیں جنہیں تم کھاؤ گے۔ (سورہ زخرف، آیت ۷۳-۷۴)



لِبَاسِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ حُلِيِّهِمْ

اہل جنت کے لباس اور زیورات

(نَسْأَلُ اللَّهَ مِنْهَا بَمَنَّةٍ وَ كَرَمِهِ)

اہل جنت باریک ریشم اور اطلس و دیبا کا سبز لباس پہنیں گے
اہل جنت ہاتھوں میں سونے کے کنگن استعمال کریں گے۔

مسئلہ ۲۱۵

مسئلہ ۲۱۶

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا
أُولَئِكَ لَهُمْ جَنَّاتٌ عَدْنٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّونَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ
ذَهَبٍ وَ يَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَرِاسْتَبْرَقٍ مُتَّكِنِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَآئِكِ
نِعْمَ الثَّوَابُ وَ حَسْبَتْ مَرْفَقًا (۳۱-۳۰:۱۸)

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ایسے نیک لوگوں کے اعمال ہم ضائع نہیں
کریں گے ان کے لئے (آخرت میں) سدا بہار جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی وہاں وہ
سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے باریک ریشم اور اطلس و دیبا کے سبز کپڑے پہنیں گے اور اونچی
مسندوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے بہت ہی اچھا ثواب اور بہت ہی اچھی قیام کی جگہ۔ (سورہ کہف،
آیت ۳۱-۳۰)

وضاحت اطلس اور دیبا دونوں اعلیٰ قسم کی ریشم کا کپڑا ہیں جن میں سونے اور چاندی کی تاریں بنی ہوتی ہیں۔

خالص ریشمی کپڑوں کا لباس خالص سونے کے زیورات خالص
موتیوں کے زیورات اور موتی جڑے سونے کے زیورات بھی

مسئلہ ۲۱۷

اہل جنت استعمال کریں گے۔

إِنَّ اللَّهَ يَدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

يُحَلِّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَ لُؤْلُؤًا وَ لِبَاسَهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ (۲۲ : ۲۳)
 بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کو اللہ تعالیٰ ایسی جنتوں میں داخل فرمائے
 گا جن کے نیچے نرس بہ رہی ہوں گی وہاں وہ سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کئے جائیں
 گے۔ اور ان کے لباس ریشم کے ہوں گے (سورہ حج آیت ۲۳)

جَنَّتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلِّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَ لُؤْلُؤًا وَ لِبَاسَهُمْ
 فِيهَا حَرِيرٌ (۳۳:۳۵)

سدا بہار جنتیں ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے وہاں انہیں سونے کے کنگنوں اور موتیوں
 سے آراستہ کیا جائے گا وہاں ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔ (سورہ فاطر آیت ۳۳)

اطلس اور دیبا کے علاوہ سندس اور استبرق کا لباس بھی اہل
 جنت پہنیں گے۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ آمِنٍ ○ فِي جَنَّتٍ وَ عِيُونٍ ○ يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَ
 اسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِينَ ○ كَذَلِكَ وَ رَزَقْنَهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ○ يَدْخُلُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ
 آمِنِينَ ○ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَى وَ وُقِّهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ○ فَضلاً
 مِنْ رَبِّكَ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○ (۵۱:۳۳-۵۲)

بے شک متقی لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے باغوں اور چشموں میں سندس و استبرق کے
 لباس پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے یہ ہوگی ان کی شان اور ہم گوری گوری آہو چشم عورتیں ان
 سے بیاہ دیں گے وہاں وہ اطمینان سے ہر طرح کی لذیذ چیزیں طلب کریں گے اہل جنت موت کا مزہ
 کبھی نہیں چکھیں گے بس دنیا میں جو موت آچکی سو آچکی اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے جہنم
 کے عذاب سے بچا دے گا یہی بڑی کامیابی ہے۔ (سورہ دخان آیت ۵۱-۵۲)

اہل جنت چاندی کے زیورات بھی استعمال کریں گے۔

وَ يَطَّوَّفُ عَلَيْهِمْ وَ لَدَانٌ مُخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَنثورًا ○ وَ إِذَا
 رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَ مُلْكًا كَثيرًا ○ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَ اسْتَبْرَقٌ ○
 حُلُوةً اسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَ سَقَطَهُمْ رَبُّهُمْ سَرَابًا طَهُورًا ○ (۲۱:۱۹-۲۶)

اہل جنت کی خدمت کے لئے ایسے لڑکے دوڑے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں

گے تم انہیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیئے گئے ہیں وہاں جدھر بھی تم نگاہ ڈالو گے ایک بڑی سلطنت کا سر و سامان تمہیں نظر آئے گا ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز لباس اور اطلس و ديبا کے کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ (سورہ دہر آیت ۱۹-۲۱)

اہل جنت کا لباس کبھی پرانا نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۰

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۸۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

جنتی خواتین بیک وقت ستر ستر (۷۰) جوڑے زیب تن کریں گی جو اس قدر عمدہ اور اعلیٰ ہوں گے کہ ان کے اندر سے انکی پنڈلی کا گودا نظر آئے گا۔

مسئلہ ۲۲۱

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۵۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

جنتی خواتین کا دوپٹہ قدر و قیمت میں دنیا جہان کی ساری دولت سے زیادہ قیمتی ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۲

وضاحت حدیث نمبر ۲۳۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

کھجور کی ٹہنی کے ریشے سے اہل جنت کا لباس تیار کیا جائے گا جو کہ سرخ سونے کی ہوگی

مسئلہ ۲۲۳

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

اہل جنت بہترین ریشم کے رومال استعمال کریں گے

مسئلہ ۲۲۴

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَنَسُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنُو بَنِي حَرِيرٍ فَحَمَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهِ وَلَيْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَتَادِئِلُ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلُ مِنْ هَذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی کپڑا لایا گیا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی کپڑا لایا گیا لوگوں نے اس کی نفاست اور نرمی پر تعجب کا اظہار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے افضل ہیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۵

جہاں جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے اس جگہ تک جنتیوں کو زیور پہنایا جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَبْلُغُ الْجَنَّةَ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے دوست صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے (جنت میں) مومن کو وہاں تک زیور پہنایا جائے گا جہاں تک اس کا وضو پہنچتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

جنتیوں کو پہنائے گئے ایک کنگن کی چمک کے سامنے سورج کی روشنی ماند پڑ جائے گی۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يَبْقَى ظَفَرٍ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَأَ لَتَرَخَّرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَظْلَغَ فَبَدَأَ أَسَاوِرَهُ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمَسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النَّجُومِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنت کی چیزوں میں سے ایک ناخن کے برابر کوئی چیز ظاہر ہو جائے تو زمین و آسمان کے کناروں کے درمیان جو کچھ ہے اسے چمکادے اگر ایک جنتی مرد اپنے کنگن سمیت (دنیا میں) جھانکے تو سورج کی روشنی کو اس طرح ختم کرے جس طرح سورج کی روشنی تاروں کی روشنی کو ختم کر دیتی ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

جنتیوں کے زیورات میں استعمال ہونے والا ایک موتی دنیا کی

ساری دولت سے زیادہ قیمتی ہے۔

عَنِ الْمُقَدَّمِ بْنِ مَعْدِيٍّ كَرَّبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَ يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ يُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ يَأْمَنُ مِنَ الْفَرْعِ الْأَكْبَرِ وَ يُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا وَ يُرْوَجُ الثَّنَيْنِ وَ سَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَ يُشْفَعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”شہداء کی اللہ کے ہاں چھ فضیلتیں ہیں۔ (۱) شہید ہوتے ہی اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جنت میں اسے (شہادت کے وقت ہی) اس کا مقام دکھا دیا جاتا ہے۔ (۲) عذاب قبر سے اسے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ (۳) (قیامت کے روز) بڑی گھبراہٹ سے اسے محفوظ رکھا جائے گا۔ (۴) اس کے سر پر عزت کا ایسا تاج رکھا جائے گا جس میں لگا ہوا ایک یاقوت دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہو گا۔ (۵) (جنت میں) اس کا نکاح سوئی آنکھوں والی ۷۲ حوروں سے کیا جائے گا اور (۶) وہ اپنے ستر اعزہ و اقارب کی سفارش کر سکے گا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔



مَجَالِسُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَسَانِدُهُمْ اہل جنت کی مجلسیں اور مسندیں

اہل جنت نادر اور نفیس ریشم کے بستروں پر تکیے لگا کر اپنے اپنے
محلّات اور باغات میں جلوہ افروز ہوں گے

۲۲۸

مسئلہ

مُتَكِبِّينَ عَلَى فُرُشٍ بَطَّانِئِهَا مِنْ اسْتَبْرَقٍ وَ جَنَّا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ فَيَأْتِي الْآءِ رَبِّكُمَا
تَكْذِبِينَ ۝ (۵۵: ۵۳ - ۵۵)

جنتی لوگ ایسے بستروں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے اور
باغوں (کے درختوں) کی ڈالیاں جھکی پڑتی ہوں گی (اے جن وانس!) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں
کو جھٹلاؤ گے؟ (سورہ رخصن، آیت ۵۳-۵۵)

جنتی لوگ قطار در قطار آمنے سامنے رکھے ہوئے خوبصورت
تختوں پر رونق افروز ہوں گے۔

۲۲۹

مسئلہ

مُتَكِبِّينَ عَلَى سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ وَ زَوَّجْنَهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ۝ (۲۰: ۵۱)

جنتی لوگ آمنے سامنے بچھے ہوئے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم خوبصورت
آنکھوں والی حوریں ان سے بیاہ دیں گے (سورہ طور، آیت ۲۰)

اہل جنت آمنے سامنے رکھے ہوئے تختوں پر مسند نشین ہو کر
لذت بھرے ماکولات و مشروبات سے لطف اندوز ہوں گے۔

۲۳۰

مسئلہ

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ۝ فَوَاكِهٌ وَ هُمْ مُكْرَمُونَ ۝ فِي جَنَّاتٍ النَّعِيمِ ۝ عَلَى سُرُرٍ
مُتَقَابِلِينَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ۝ بَيْضَاءَ لَّذَّةٍ لِّلشَّرِبِينَ ۝ لَا فِيهَا غَوْلٌ ۝ وَلَا
هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ ۝ (۳۱: ۳۷ - ۳۷)

اہل جنت کے لئے جانا پہچانا رزق ہوگا ہر طرح کی لذیذ چیزیں اور نعمتوں بھرے باغات جن میں وہ عزت کے ساتھ رکھے جائیں گے تختوں پر آسنے سامنے بیٹھیں گے، شراب کے چشموں سے ساغر بھر بھر کر ان کے درمیان پھرائے جائیں گے ایسی چمکتی ہوئی شراب جو پینے والوں کے لیے لذت بھری ہوگی نہ ان کے جسم کو اس سے کوئی ضرر پہنچے گا نہ اس سے ان کی عقل خراب ہوگی (سورہ صُفّت، آیت ۴۱-۴۷)

مسندوں سے آراستہ سونے چاندی اور جواہرات سے مرصع تختوں پر اہل جنت ایک دوسرے کے آسنے سامنے بیٹھ کر ساغر و مینا کا شوق فرمائیں گے۔

أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ○ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ○ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأُولَئِينَ ○ وَ قَلِيلٌ مِنَ الْآخِرِينَ ○
 عَلَى سُرُرٍ مَوْضُونَةٍ ○ مُتَّكِنِينَ عَلَيْهَا مُتَقَبِّلِينَ ○ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ ○
 بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقٍ وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ ○ لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ○ (۱۹-۱۰، ۵۶)

مقرب لوگ نعمتوں بھری جنت میں ہوں گے پہلوں میں سے بہت اور پچھلوں میں سے کم ہوں گے۔ مرصع تختوں پر تکیے لگائے آسنے سامنے بیٹھیں گے ان کی مجلسوں میں ابدی لڑکے (جن کی عمر ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہے گی) صاف ستھری شراب کے ساغر و مینا لئے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جسے پی کر نہ تو ان کا سر چکرائے گا نہ ان کی عقل میں فتور آئے گا۔ (سورہ واقعہ، آیت ۱۰-۱۹)

جنتیوں کے تخت سبز رنگ کے نادر اور قیمتی قالینوں سے آراستہ ہوں گے۔

مُتَّكِنِينَ عَلَى فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ ○ وَ جَنَّاتٍ الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ○ لِبَائِي الْآءِ رَبِّكُمَا
 تُكَذِّبِينَ ○ (۵۵: ۵۳-۵۵)

جنتی لوگ سبز قالینوں نادر اور نفیس فرشوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے (اے جن والے!) تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے (سورہ رحمن، آیت ۵۳-۵۵)

بعض تخت بلندیوں پر ہوں گے جن پر جا بجا خمیلی مسدیں نرم و نازک قالین خوبصورت گدے اور قیمتی گاؤ تکیے سجے ہوں گے

جنتی جہاں چاہیں گے مجلسیں قائم کریں گے۔

فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۝ وَ اَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۝ وَ نَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۝ وَ زَوَاجٍ مُّبْتَثَّةٌ ۝

(۱۶-۱۴:۸۸)

جنت میں بلند و بالا تخت ہوں گے (جہاں پینے کے لیے) ساغر رکھے ہوں گاؤں تکیوں کی قطاریں ہوں گی، مسدیں اور قالین جا بجا بچھے ہوں گے۔ (سورہ غاشیہ، آیت ۱۳-۱۶)

جنتی لوگ گھنے سایوں میں تختوں کے اوپر اپنی بیگمات کے ساتھ مزے کریں گے۔

مسئلہ ۲۳۴

اِنَّ اَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغْلٍ فَكِهْمُونَ ۝ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلِّ عَلِيٍّ
الْاَزْآئِكِ مُتَكِنُونَ ۝ (۵۶-۵۵:۳۶)

آج جنتی لوگ مزے کرنے میں مشغول ہیں وہ اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں مسدوں پر تکیے لگا کر بیٹھے ہیں۔ (سورہ یسین، آیت ۵۵-۵۶)



خُدَّامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ

اہل جنت کے خادم

اہل جنت کے خادم ہمیشہ لڑکپن کی عمر میں ہی رہیں گے۔ مسئلہ ۲۳۵
 اہل جنت کے خادم موتیوں کی طرح خوبصورت اور دلکش نظر
 آئیں گے۔ مسئلہ ۲۳۶

اہل جنت کے خادم اس قدر چاک و چوبند ہوں گے کہ چلتے
 پھرتے یوں نظر آئیں گے جیسے سمٹتے بکھرتے اور بکھرتے سمٹتے
 موتی ہیں۔ مسئلہ ۲۳۷

وَيُطَوَّفُ عَلَيْهِمْ وَلِدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۝ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ۝

(۱۹:۸۶)

اہل جنت کی خدمت کیلئے ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکپن کی عمر میں ہی
 رہیں گے تم انہیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیئے گئے ہیں۔ (سورہ دہر، آیت ۱۹)
 اہل جنت کے خادم گردوغبار سے محفوظ کئے ہوئے موتیوں کی
 طرح صاف ستھرے اور حسین و جمیل ہوں گے۔ مسئلہ ۲۳۸

وَيُطَوَّفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ۝ (۵۲: ۲۳)
 اہل جنت کی خدمت کیلئے وہ لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو انہی (کی خدمت) کے لیے
 مخصوص ہوں گے ایسے خوبصورت جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی (سورہ طور، آیت ۲۳)
 مشرکین کے فوت ہونے والے بعض نابالغ بچے اہل جنت کے مسئلہ ۲۳۹

خادم ہوں گے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذُرَارِي الْمُشْرِكِينَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ ذُنُوبٌ يُعَاقَبُونَ بِهَا فَيَدْخِلُونَ النَّارَ وَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ حَسَنَةٌ يُحَازِرُونَ بِهَا فَيَكُونُونَ مِنْ مَلُوكِ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ خَدَمُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ وَأَبُو يَعْلَى. (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں سوال کیا کہ ان کے تو کوئی گناہ نہیں ہوں گے جن کی انہیں سزا دی جائے تو کیا وہ جہنم میں داخل کئے جائیں گے نہ ہی ان کی نیکیاں ہوں گی کہ جن کے بدلہ میں وہ جنت کے بادشاہ بن جائیں (پھر وہ کہاں جائیں گے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”وہ اہل جنت کے خادم ہوں گے۔“ اسے ابو نعیم اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔



نِسَاءُ الْجَنَّةِ جنت کی عورتیں

جنتی خواتین تمام ظاہری آلائشوں (مثلاً حیض نفاس وغیرہ) اور باطنی آلائشوں (مثلاً غصہ، حسد، سوکناپا وغیرہ) سے پاک صاف ہوں گی۔

۲۲۰

وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۲۲۰﴾

اور ان کے لئے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ (سورہ بقرہ، آیت ۲۵) جنت میں داخل ہونے والی خواتین کو اللہ تعالیٰ نے سرے سے پیدا فرمائیں گے اور وہ کنواری حالت میں جنت میں داخل ہوں گی۔

۲۲۱

جنتی خواتین اپنے شوہروں سے ملاقات کے بعد بھی ہمیشہ کنواری حالت میں رہیں گی۔

۲۲۲

جنتی خواتین اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی۔

۲۲۳

جنتی خواتین اپنے شوہروں سے ٹوٹ کر پیار کرنے والی ہوں گی۔

۲۲۴

إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً ۝ فَجَعَلْنَهُنَّ أَبْكَارًا ۝ عُزُوبًا أَرْبَابًا ۝ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ (۳۸-۳۵)

(۳۸-۳۵)

اہل جنت کی بیویوں کو ہم نئے سرے سے پیدا کریں گے اور انہیں باکرہ بنا دیں گے اپنے شوہروں سے محبت کرنے والیاں اور (ان کی) ہم عمر۔ یہ سب کچھ دہانے ہاتھ والوں کے لئے ہوگا۔

(سورہ واقعہ، آیت ۳۵-۳۸)

جنتی خواتین حسن و جمال اور حسن سیرت دونوں اعتبار سے بے مثال ہوں گی۔

۲۳۵

فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ (۵۵: ۴۰ - ۴۱)

جنت میں (اہل جنت کے لئے) خوب سیرت اور خوبصورت بیویاں ہوں گی پس اے جن و انس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (سورہ رحمن، آیت ۴۰-۴۱)

جنت کی خوشیوں کی تکمیل خواتین کی رفاقت میں ہی ہوگی۔

۲۳۶

أَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ أَرْوَأْكُمْ تَخْيُرُونَ ۝ (۴۰: ۴۳)

داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں (جنت میں) تمہیں خوش کر دیا جائے گا۔ (سورہ زخرف، آیت ۴۰)

ایمان اور عمل صالح کی بنیاد پر جنت میں داخل ہونے والی خواتین مقام اور مرتبہ کے اعتبار سے جنت کی حوروں سے افضل ہوں گی۔

۲۳۷

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْيَرَنِي نِسَاءَ الدُّنْيَا أَفْضَلُ أَمْ الْحُورُ الْعِينُ؟ قَالَ بَلْ نِسَاءَ الدُّنْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ كَفَضَّلَ الظُّهَارَ عَلَى البَطَانَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمَاذَا؟ قَالَ بِصَلَاتِيهِمْ وَ صِيَامِيهِمْ وَ عِبَادَتِيهِمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (۱)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ فرمائیے کہ دنیا کی خاتون افضل ہے یا جنت کی حور؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”دنیا کی خاتون کو جنت کی حور پر وہی فضیلت حاصل ہوگی جو ابرے (باہر والا کپڑا) کو استر (اندروالا کپڑا) پر حاصل ہوتی ہے۔“ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! اس کی کیا وجہ ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ان کی نمازیں، روزے اور دوسری عبادتیں جو انہوں نے اللہ عزوجل کے لئے کیں۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

خاتون جنت اگر دنیا میں ایک دفعہ جھانک لے تو مشرق سے لے کر مغرب تک ساری جگہ روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے۔

مسئلہ ۲۳۸

خاتون جنت کے سر کا دوپٹہ دنیا اور اس کی ساری نعمتوں سے قیمتی ہے۔

مسئلہ ۲۳۹

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ زَوْجَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لِأَضَاءِ ثَمَّ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَتَصِفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ کی راہ میں نکلنا پہلے پہریا پچھلے پہر دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سب سے بہتر ہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت دنیا میں (لحہ بھر کے لیے) جھانک لے تو مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دے اور نضا کو خوشبو سے بھر دے، جنتی عورت کے سر کا دوپٹہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

جنت میں ہر جنتی کا نکاح دو عورتوں سے ہوگا جو بنت آدم سے ہوں گی۔

مسئلہ ۲۵۰

خاتون جنت بیک وقت ستر جوڑے پہنے ہوگی جو اس قدر عمدہ اور نفیس ہوں گے کہ ان کے اندر سے عورت کا جسم نظر آ رہا ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۱

عورت بذات خود اس قدر حسین و جمیل ہوگی کہ اس کے جسم سے ہڈیوں کا گودا تک نظر آئے گا۔

مسئلہ ۲۵۲

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَوِّءٌ وَجْهُهُمْ عَلَى مِثْلِ صَوِّءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ ، لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حَلَّةً ، يُزَى مِثْلُ مِثْلِ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز (مردوں اور عورتوں کا) سب سے پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے دوسرے گروہ کے چہرے آسمان میں چمکتے خوبصورت ستاروں کی طرح چمک رہے ہوں گے دونوں گروہوں کے مردوں کو دو بیویاں عطا کی جائیں گی ہر عورت ستر جوڑے پنپنے ہوگی جن میں سے اس کی پندلی کا گودا نظر آ رہا ہو گا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

جنت میں داخل ہونے والی خواتین اپنی مرضی اور پسند کے مطابق اپنے دنیاوی شوہروں کی بیویاں بنیں گی (بشرطیکہ وہ شوہر بھی جنتی ہوں) ورنہ اللہ تعالیٰ انہیں کسی دوسرے جنتی سے بیاہ دیں گے۔

جنت میں داخل ہونے والی خواتین اپنی مرضی اور پسند کے مطابق کسی ایک کے ساتھ بیوی بن کر رہنے کا اختیار دیا جائے گا جسے وہ خود پسند کرے گی اسی کے ساتھ رہے گی۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مِمَّا تَتَزَوَّجُ الرِّجَالُ وَالرِّجَالُ وَالرِّجَالُ وَالرِّجَالُ فَتَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَ يَدْخُلُونَ مَعَهَا مَنْ يَكُونُ زَوْجَهَا؟ قَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّهَا تَخِيَّرُ فَتَخْتَارُ أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا فَتَقُولُ يَا رَبِّ ! إِنَّ هَذَا كَانَ أَحْسَنَهُمْ مَعِيَ خُلُقًا فِي دَارِ الدُّنْيَا فَزَوِّجْنِيهِ يَا أُمَّ سَلَمَةَ! ذَهَبَ حُسْنُ الْخُلُقِ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (۲)

۱- ابواب الجنة ، باب ما جاء في صفة الجنة (۲/۲۰۵۷) .
۲- النهاية لابن كثير ، في الفتن و الملاحم ، الجزء الثاني ، رقم الصفحة ۳۸۷ .

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے بعض عورتیں (دنیا میں) دو، تین یا چار شوہروں سے (یکے بعد دیگرے) نکاح کرتی ہے اور مرنے کے بعد جنت میں داخل ہو جاتی ہے وہ سارے مرد بھی جنت میں چلے جاتے ہیں تو پھر ان میں سے کون سا مرد اس کا شوہر بنے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اے ام سلمہ! وہ عورت ان مردوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرے گی اور وہ (یقیناً) اچھے اخلاق والے مرد کو پسند کرے گی۔ عورت اللہ تعالیٰ سے گزارش کرے گی اے میرے رب! یہ مرد دنیا میں میرے ساتھ سب سے زیادہ اخلاق سے پیش آیا لہذا اسے میرے ساتھ بیاہ دیں۔ اے ام سلمہ! اچھا اخلاق دنیا اور آخرت کی ساری بھلائوں پر سبقت لے گیا۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَا تَفَاعَزُوا؟ وَأَمَا تَذَاكِرُوا إِنَّ الرِّجَالَ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ أَمِ النِّسَاءِ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْ لَمْ يَقُلْ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى ضَوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالتِّي تَلْبَسُهَا عَلَى أَضْوَاءِ كَوَكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرِيٍّ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ ائْتِنَانِ يُرَى مَخَّ سَوْفِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ، وَمَا فِي الْجَنَّةِ أَعْرَبُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت محمد ﷺ سے روایت ہے کہ لوگوں نے آپس میں فخر کیا یا ذکر کیا کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہنے لگے کیا ابو القاسم ﷺ نے نہیں فرمایا ”جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکیں گے اور دوسرے گروہ کے چہرے آسمان پر چمکدار ستارے کے مانند چمک رہے ہوں گے اور دونوں گروہوں میں سے ہر مرد کے لیے دو دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اندر سے نظر آ رہا ہو گا اور جنت میں کوئی آدمی بن بیبا نہیں ہو گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وَ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى فَالْمُرَادُ مِنْ هَذَا أَنَّ هَاتَيْنِ مِنَ بَنَاتِ آدَمَ وَ مَعَهُمَا مِنَ الْحُورِ الْعِينِ مَا شَاءَ عَزَّ وَجَلَّ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ (۲)

امام ابن کثیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مذکورہ حدیث میں دو بیویوں سے مراد بنت آدم ہیں اور حوریں ان کے علاوہ ہوں گی جتنی اللہ چاہے گا۔ واللہ اعلم بالصواب

۱- کتاب الجنة و صفة نعمتها

۲- النہایة لابن کثیر، فی الفن و الملاحم، الجزء الثانی، رقم الصفحة ۳۷۹

حُورٌ عِیْنٌ آہو چشم حوریں

حوریں جنت کی دوسری نعمتوں کی طرح جنتی مردوں کے لیے
ایک نعمت ہوں گی۔ مسئلہ ۲۵۵

بعض حوریں یا قوت اور مرجان کی طرح رنگت میں سرخ ہوں
گی۔ مسئلہ ۲۵۶

بے مثال حسن و جمال کے ساتھ ساتھ حوریں عفت مآبی اور حیا
میں بھی اپنی مثال آپ ہوں گی۔ مسئلہ ۲۵۷

نوع انسانی کی حوروں کو اس سے پہلے کسی انسان نے ہاتھ نہیں
لگایا ہوگا اور نوع جن کی حوروں کو اس سے پہلے کسی جن نے
ہاتھ نہیں لگایا ہوگا۔ مسئلہ ۲۵۸

فِيهِنَّ قِصِرَاتٌ طَّرْفٌ لَمْ يَطْمِئِنَّهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ آيَةٍ رَّبِّكُمْ
تُكَذِّبُنَّ ۝ كَانَهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ آيَةٍ رَّبِّكُمْ تُكَذِّبُنَّ (۵۵: ۵۶-۵۹)

جنت کی دوسری نعمتوں کے درمیان شرمیلی نگاہوں والی حوریں ہوں گی جنہیں ان جنتیوں سے
پہلے کسی انسان یا جن نے ہاتھ تک نہیں لگایا ہوگا۔ پھر اے جن وانس! تم اپنے رب کے کن کن
انعامات کو جھٹلاؤ گے وہ خوبصورت ہیروں اور موتیوں کی طرح ہوں گی پھر اے جن وانس تم اپنے
رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟ (سورہ رخصن، آیت ۵۶-۵۹)

وضاحت یاد رہے مومن اور صالح انسانوں کی طرح مومن اور صالح جن بھی جنت میں جائیں گے جس طرح وہاں

انسان مردوں کے لئے انسان عورتیں اور انسان حوریں ہوں گی اسی طرح جن مردوں کے لئے جن عورتیں اور جن حوریں ہوں گی۔ گویا نوع انسان کیلئے ان کے ہم جنس اور نوع جن کیلئے ان کے ہم جنس جوڑے ہوں گے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ!

حوریں اس قدر حیا دار ہوں گی کہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھیں گی

۲۵۹

مسئلہ

حوریں انڈے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی سے زیادہ نرم و نازک ہوں گی۔

۲۶۰

مسئلہ

وَعِنْدَهُمْ قَصِيْرَتُ الطَّرْفِ عِيْنٍ ۝ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكَئُوْنٌ ۝ (۳۷: ۳۸-۳۹)

اہل جنت کے پاس شرمیلی اور خوبصورت آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی اس قدر نرم و نازک گویا کہ انڈے کے چھلکے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی ہیں۔ (سورہ صافات، آیت ۳۸-۳۹)

جنت کی حوریں خوبصورت، سرگیں آنکھوں والی، لوء لوء کی طرح سفید اور شفاف رنگت والی اس قدر بے داغ اور حسین ہوں گی کہ جیسے جواہرات درج میں محفوظ کئے گئے ہیں۔

۲۶۱

مسئلہ

وَ حُوْرٌ عِيْنٍ ۝ كَاَمْتَالِ اللُّوْءِ الْمَكْتُوْنِ ۝ جَزَاءٌ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

(۲۲: ۲۳)

اہل جنت کے لئے خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی ایسی حوریں جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی، یہ سب کچھ انہیں ان اعمال کے بدلے میں ملے گا جو وہ دنیا میں کرتے رہے تھے۔ (سورہ واقعہ، آیت ۲۲-۲۳)

حوروں کے ساتھ جنتی مردوں کا باقاعدہ نکاح ہوگا۔

۲۶۲

مسئلہ

كُلُوْا وَاَشْرَبُوْا هٰنٰتًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ مُتَّكِنِيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ وَّ

(۱۹: ۲۰)

ذُوْجِنٰهُم بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ اے جنتیو! کھاؤ اور پو مزے سے اپنے ان اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے رہے ہو وہ آنے سامنے بچھے ہوئے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم خوبصورت آنکھوں والی حوروں کا ان

سے نکاح کر دیں گے (سورہ طور، آیت ۱۹-۲۰)

حوریں اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی۔

مسئلہ ۲۶۳

وَعِنْدَهُمْ قَصِيرَاتٌ الْظُرْفِ آثَابٌ ۝ هَذَا مَا تُوْعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ (۳۸):

(۵۳-۵۲)

جنت میں اپنے شوہروں کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نظر نہ اٹھانے والی حوریں ہوں گی جو اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی یہ وہ نعمت ہے جس کا تم سے قیامت کے دن وعدہ کیا جاتا ہے (سورہ ص، آیت ۵۲-۵۳)

خوبصورت موتیوں کے خیمے حوروں کی قیام گاہیں ہوں گی جہاں جنتی مردان سے ملاقات کریں گے۔

مسئلہ ۲۶۴

حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ لَمْ يَظْمِنُوهِنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ (۵۵: ۷۰-۷۱)

حوریں خیموں میں ٹھہرائی گئی ہوں گی پس اے جن وانس! تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (سورہ الرحمن، آیت ۷۰-۷۱)

جنت میں حوروں کا اپنے شوہروں کے اعزاز میں ترانہ

مسئلہ ۲۶۵

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحُورَ الْعَيْنِينَ لَتُعَفِّينَ فِي الْجَنَّةِ يَقْلُنَ نَحْنُ الْحُورُ الْحَسَنُ خَبِينًا لِأَزْوَاجِ كَرَامٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”جنت میں موٹی موٹی آنکھوں والی حوریں یہ (ترانہ) گاتی ہیں ہم خوبصورت اور نیک سیرت حوریں اپنے محبوب شوہروں کے لئے محفوظ کی گئی ہیں۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اہل ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کی حوریں نامزد

مسئلہ ۲۶۶

کی جا چکی ہیں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوذِيَنَّ امْرَأَةً زَوْجَهَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعَيْنِ لَا تُوذِيَهُ قَاتِلَكَ اللَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ

۱- صحيح الجامع الصغير ، للالباني ، رقم الحديث ۱۵۹۸

دَخِيلٌ أَوْشَكَ أَنْ يُفَارِتَكَ إِلَّا نَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی عورت اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے تو موٹی آنکھوں والی حوروں میں سے اس (نیک شوہر) کی بیوی کہتی ہے اللہ تجھے ہلاک کرے اسے تکلیف نہ دے یہ چند روز کے لئے تیرے پاس ہے۔ عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آنے والا ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ بَرِيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاسْتَقْبَلْتَنِي جَارِيَةٌ شَابَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتِ؟ قَالَتْ لِرَزِيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرٍ (۲)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میں جنت میں داخل ہوا تو ایک نوجوان دوشیزہ نے میرا استقبال کیا میں نے اس سے پوچھا ”تو کس کے لئے ہے؟“ کہنے لگی ”زید بن حارثہ کے لئے۔“ اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

انتقام لینے پر قادر ہونے کے باوجود انتقام نہ لینے والا شخص جنت میں اپنی پسندیدہ حور سے نکاح کرے گا۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۸۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



۱- سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث ۱۶۳۷

۲- صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، رقم الحدیث ۳۳۶۱

رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى فِي الْجَنَّةِ

جنت میں اللہ تعالیٰ کی رضا

اہل جنت کو جنت میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی جو کہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔

مسئلہ ۳۶۸

وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ مَسْكِنٍ طَيِّبَةٍ فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ (۹)

(۷۴:

مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ انہیں ایسے باغ عطا فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے ان سدا بہار باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (سورہ توبہ، آیت ۷۴)

يَسْخَرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَ جَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ ۝ (۹:۲۱)

ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور رضا اور ایسی جنت کی بشارت دیتا ہے جہاں ان کے لئے دائمی نعمتیں ہوں گی۔ (سورہ توبہ، آیت ۲۱)

جنتی لوگوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں خود اپنی رضا کی خوشخبری سے آگاہ فرمائیں گے۔

مسئلہ ۳۶۹

جنت میں اللہ تعالیٰ جنتیوں سے گفتگو فرمائیں گے۔

مسئلہ ۳۷۰

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ دِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرِ

فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبَّ وَ قَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ نَعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، فَيَقُولُونَ: يَا رَبَّ أَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أَحَلَّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي، فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ جنتیوں سے ارشاد فرمائے گا اے جنتی لوگو! وہ عرض کریں گے، اے ہمارے پروردگار ہم حاضر ہیں تیری جناب میں اور تیری اطاعت میں، بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم راضی کیوں نہ ہوں گے تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کر دیا جو اپنی مخلوق میں سے اور کسی کو عطا نہیں کیا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میں تمہیں اس سے زیادہ بہتر چیز نہ عطا کروں؟ جنتی عرض کریں گے یا اللہ! اس سے زیادہ بہتر کون سی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”ہمیں تمہیں اپنی رضامندی سے نواز رہا ہوں آج کے بعد میں کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔“ اے مسلم نے روایت کیا ہے۔



رُؤْيَةُ اللَّهِ تَعَالَى فِي الْجَنَّةِ جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار

(اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَلِكُ لَدَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ الْكَرِيمِ فِي الْجَنَّةِ بِفَضْلِكَ وَبِكَرَمِكَ يَا سُلْطَانَ الْقَدِيمِ)

۲۷۱ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرتے وقت اہل جنت کے چہرے خوشی سے
دمک رہے ہوں گے۔

وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ ۝ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ (۲۳-۲۲-۷۵)

اس روز کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ (سورہ قیامہ،

آیت ۲۲-۲۳)

۲۷۲ جنت میں جنتی لوگ اس قدر واضح طور پر اللہ تعالیٰ کا دیدار
کریں گے جس طرح چودھویں رات کے چاند کو واضح اور مکمل
شکل میں دیکھا جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! هَلْ نَرَىٰ رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلْ تَصَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَلْ تَصَارُونَ فِي لَشَّمْسٍ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا "لَا" قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا
یا رسول اللہ ﷺ! کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کیا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں تمہیں کوئی وقت ہوتی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ”نہیں یا

- کتاب الايمان ، باب اثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربهم سبحانه و تعالی

رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا ”جب بادل نہ ہوں تو کیا سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش آتی ہے؟“ لوگوں نے عرض کیا ”نہیں“ آپ نے ارشاد فرمایا ”پھر اسی طرح (بغیر کسی دقت اور مشقت کے) تم (قیامت کے روز) اپنے رب کا دیدار کرو گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ كُنَّا جَنُوزًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَظَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ لِرَأَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ ﷺ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا ”عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح (بلا زحمت اور بلا تکلیف) دیکھو گے جس طرح اس چاند کو بلا زحمت اور بلا تکلیف دیکھتے ہو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ صُهَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تُرِيدُونَ شَيْئًا أَرِيدُكُمْ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تَبَيِّنْ وَجُوهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُخْرِجْنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْظَمُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب جنتی لوگ جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے تمہیں کوئی اور چیز چاہیے؟ وہ عرض کریں گے یا اللہ! کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کئے؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں آگ سے نجات نہیں دلائی (اور کیا چاہیے؟) پھر اچانک (جنتیوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حائل) پردہ اٹھ جائے گا اور جنتیوں کو اپنے رب کی طرف دیکھنا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب لگے گا جو وہ جنت میں دیئے گئے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن نہیں۔

مسئلہ ۲۷۳

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ قَالَ نُوْرٌ أَتَى أَرَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

- ۱- کتاب المساجد و مواضع الصلاة . باب فضل صلاة الصبح و العصر
- ۲- کتاب الايمان . باب اثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربهم سبحانه و تعالی
- ۳- کتاب الايمان . باب معنى قول الله عزوجل ولقد راه نزلة اخرى

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کیا ”آپ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ تو نور ہے، میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى قَالَ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) (۱)

حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى (ترجمہ جو کچھ دیکھا، دل نے اس میں جھوٹ نہیں ملایا) (سورۃ نجم: ۱۱) کی تفسیر میں فرماتے ہیں یہاں دیکھنے سے مراد جبریل علیہ السلام کو دیکھنا ہے آپ ﷺ نے دیکھا کہ ان کے چھ سو پر ہیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزْلَةً أُخْرَى قَالَ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزْلَةً أُخْرَى (ترجمہ: ایک دفعہ پھر محمد ﷺ نے اس کو (سدرۃ المنتہی کے قریب) اترتے دیکھا (سورۃ نجم: ۱۳) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ نے دوسری بار جبریل علیہ السلام کو دیکھا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل ہونے کی دعا۔

مسئلہ ۲۷۳

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو (فِي الصَّلَاةِ) اللَّهُمَّ بَعِّلْ عَيْنِي الْغَيْبِ وَ قَدِّرْ لِي عَلَى الْخَلْقِ أَحْسَنَ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَ تَوَفِّئِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي ' وَ أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ وَ كَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَ الْعُضْبِ ' وَ أَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَ أَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ وَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَ الشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَ فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ رَبَّنَا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَ اجْعَلْنَا هِدَاةً مُهْتَدِينَ. (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) (۳)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ (نماز میں درود شریف کے بعد) یہ دعا مانگا کرتے تھے ”اے اللہ! تیرے علم غیب اور مخلوق پر تیری قدرت کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم کے مطابق میری زندگی میرے حق میں

۱- کتاب الایمان . باب معنی قول اللہ عزوجل ولقد راه نزلة اخرى

۲- کتاب الایمان . باب معنی قول اللہ عزوجل ولقد راه نزلة اخرى

۳- کتاب الصلاة حکیمہ لائل کورلیین السنہ ہدین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بہتر ہے اور اس وقت مجھے وفات دے جب تیرے علم کے مطابق میری وفات میرے حق میں بہتر ہے۔ اے اللہ! میں غیب اور حاضر (یعنی ہر وقت اور ہر جگہ) آپ سے ڈرنے کی توفیق طلب کرتا ہوں نیز رنج اور خوشی (ہر حالت میں) آپ سے حق بات کہنے کی توفیق طلب کرتا ہوں امیری اور غریبی (دونوں حالتوں میں) آپ سے میانہ روی کی توفیق طلب کرتا ہوں آپ سے ایسی نعمت طلب کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو، آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو ہمیشہ جاری رہے آپ کے ہر فیصلہ پر راضی رہنے کی توفیق طلب کرتا ہوں، موت کے بعد آرام دہ زندگی کا سوال کرتا ہوں اور آپ کی ذات مبارک کو دیکھنے کی لذت کا سوال کرتا ہوں، آپ سے ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں ایسی تکلیف سے جو (میرے دین اور دنیا کو) نقصان پہنچائے اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں ایسے فتنے سے جو گمراہ کرے۔ اے اللہ ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں کا رہنما بنا۔ اے نسائی نے روایت کیا ہے۔



أَوْصَافُ أَهْلِ الْجَنَّةِ

اہل جنت کے اوصاف

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِمَنِّكَ وَبِكَرَمِكَ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ ۲۷۵ جنتی لوگ جنت میں جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ تَجَرَّوْا مِنْ تَحْتِهِمْ الْأَنْهَارُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ لَقَدْ جَاءَتْ رَبَّنَا بِالْحَقِّ وَنُودُوا أَنْ تِلْكَمُ الْجَنَّةُ أَوْرِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۴ : ۴۳)

جنتیوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف جو کدورت (رہی) ہوگی اسے ہم نکال دیں گے ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں (ایمان اور نیک اعمال کا) یہ راستہ دکھایا اگر اللہ تعالیٰ ہماری راہنمائی نہ کرتا تو ہم خود کبھی (سیدھی) راہ نہ پا سکتے تھے۔ ہمارے رب کے رسول واقعی حق بات (یعنی ایمان اور صالح اعمال کے بدلے میں جنت کا وعدہ) لے کر آئے تھے۔ اس وقت جنتی لوگ پکارے جائیں گے یہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو تمہیں ان اعمال کے بدلے میں ملی ہے جو تم (دنیا میں) کرتے رہے۔ (سورۃ اعراف آیت ۴۳)

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدَّهُ وَ أَوْرَثْنَا الْأَرْضَ نَتَّبِعُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ○ (۷۴:۳۹)

(جنت میں داخل ہونے کے بعد) جنتی کہیں گے شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں (جنت کی) زمین کا وارث بنایا اب ہم جنت میں جہاں چاہیں جگہ بنا سکتے ہیں پس بہترین اجر ہے عمل کرنے والوں کے لئے۔ (سورہ زمر آیت ۷۴)

جنت میں اہل جنت کا تکیہ کلام ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ“ ہو گا باہمی ملاقات پر وہ ایک دوسرے کو ”السلام علیکم“ کہیں گے اور اپنی ہر بات کے اختتام پر ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ کہیں گے۔

دَعْوُهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَ آخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنْ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۱۰: ۱۰)

جنتیوں کی پکار (ایک دوسرے کو بلانے کے لئے یا اپنے خادموں کو بلانے کے لئے) یہ ہوگی ”سبحنک اللہم“ اور (آپس میں) ملاقات پر ”سلام“ (کہیں گے) اور (گفتگو کے) آخر میں ان کی پکار ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ ہوگی۔ (سورہ یونس، آیت ۱۰)

جنت میں داخل ہونے پر فرشتے اہل جنت کو مبارک سلامت کی دعائیں دینے کے لئے حاضر ہوں گے۔

وَ سَيَقُ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاءَهَا وَهِيَ وَفِيهَا أَبُوئِبَاهَا وَ
قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَأَدْخَلُوهَا خَلِدِينَ ○ (۷۳: ۳۹)

متقی لوگوں کو گروہ درگروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے پہلے سے ہی کھولے جا چکے ہوں گے اور جنت کے محافظ (فرشتے) ان سے کہیں گے ”سلام ہو تم پر بہت اچھے رہے داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ کے لئے۔“ (سورہ زمر، آیت ۷۳)

وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ○ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَبِعَمِّ
عُقَبَى الدَّارِ ○ (۲۳: ۲۳-۲۴)

اور فرشتے ہر طرف سے جنتیوں کے استقبال کے لئے حاضر ہوں گے اور ان سے کہیں گے ”سلام ہو تم پر“ دنیا میں تم نے جس طرح صبر سے کام لیا اس کی بدولت آج تم اس اجر کے مستحق ٹھہرے ہو پس کیا خوب ہے یہ آخرت کا گھر۔ (سورہ رعد، آیت ۲۳-۲۴)

اللہ تعالیٰ خود بھی اہل جنت کو سلام کہیں گے یا پہنچائیں گے۔

مہربان رب کی طرف سے جنتیوں کو سلام کہا گیا ہے۔ (سورہ یاسین، آیت ۵۸)
جنت میں داخل ہونے والے سب سے پہلے گروہ کے چہرے
چودہویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔

مسئلہ ۲۷۹

دوسرے گروہ کے چہرے آسمان پر چمکتے ستاروں کی مانند چمک
رہے ہوں گے۔

مسئلہ ۲۸۰

جنت میں کوئی شخص بن بیابا نہیں ہوگا، ہر جنتی کی کم از کم دو
بیویاں ہوں گی۔

مسئلہ ۲۸۱

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۵۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

اہل جنت کے چہرے ہر وقت تروتازہ، خوش و خرم اور ہشاش
بشاش ہوں گے۔

مسئلہ ۲۸۲

وضاحت آیت مسئلہ نمبر ۳۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

اہل جنت ہمیشہ صحت مند رہیں گے کبھی بیمار نہیں ہوں گے۔

مسئلہ ۲۸۳

اہل جنت ہمیشہ جوان رہیں گے کبھی بوڑھے نہیں ہوں گے۔

مسئلہ ۲۸۴

اہل جنت ہمیشہ زندہ رہیں گے کبھی فوت نہیں ہوں گے۔

مسئلہ ۲۸۵

اہل جنت ہمیشہ خوش و خرم رہیں گے کبھی پریشان اور رنجیدہ
نہیں ہوں گے۔

مسئلہ ۲۸۶

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ أَنْ لَكُمْ أَنْ تَصْخُوا
فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَ أَنْ لَكُمْ أَنْ تَحْيُوا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَ أَنْ لَكُمْ أَنْ تَشْبُوا فَلَا
تَهْرَمُوا أَبَدًا وَ أَنْ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ نُؤَدُّوْا أَنْ
يَلِكُمْ الْجَنَّةَ أَوْرِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

۱- کتاب الجنة و صفة نعيمها

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”(قیامت کے روز) ایک پکارنے والا (فرشتہ جنتی لوگوں کو مخاطب کر کے) پکارے گا تم لوگ ہمیشہ صحت مند رہو گے کبھی بیمار نہیں ہو گے، ہمیشہ زندہ رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی، ہمیشہ جوان رہو گے تمہیں کبھی بڑھاپا نہیں آئے گا، ہمیشہ مزے کرو گے تم کبھی رنجیدہ نہیں ہو گے اور یہی مطلب ہے اللہ عزوجل کے ارشاد مبارک کا ”جنتی لوگ پکارے جائیں گے یہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو ان اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے تھے“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْئَسُ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص جنت میں داخل ہو گا وہ ہمیشہ خوش و خرم رہے گا کبھی رنجیدہ نہیں ہو گا اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے نہ ہی جوانی فنا ہوگی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

اہل جنت کو پیشاب پاخانے کی حاجت پیش نہیں آئے گی۔ مسئلہ ۲۸۷

اہل جنت کا کھانا پینا ڈکار اور پسینہ آنے سے ہضم ہو جائے گا۔ مسئلہ ۲۸۸

جنتی لوگ سانس کی طرح ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کریں گے۔ مسئلہ ۲۸۹

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتَمَخَّطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَكِنْ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ جَشَاءَ كَرُوحِ الْمَسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفْسَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنتی کھائیں اور پیئیں گے لیکن نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے۔ نہ ناک سکیں گے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”تو پھر کھانا کہاں جائے گا؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”ڈکار اور پسینہ آئیں گے (جس سے کھانا ہضم ہو جائے گا) جنتی تسبیح اور تحمید اسی طرح کریں گے جس طرح سانس لیتے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

جنتیوں کو نیند کی حاجت محسوس نہیں ہوگی۔ مسئلہ ۲۹۰

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْتَوُّمُ أَخُو الْمَوْتِ وَلَا يَتَّامُ أَهْلُ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ فِي الْحِلْيَةِ (۱)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میت موت کی بہن ہے لہذا جنتیوں کو میت نہیں آئے گی۔ اسے ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

تمام جنتیوں کا قد ساٹھ ہاتھ (کم و بیش نوے فٹ) ہو گا۔

مسئلہ ۲۹۱

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ طَوْلُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص جنت میں جائے گا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ ہاتھ لمبا ہو گا (شروع میں لوگوں کے قد ساٹھ ہاتھ تھے) جو بعد میں گھٹتے گئے حتیٰ کہ موجودہ قد پر آگئے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

جنتیوں کے چہرے پر داڑھی اور مونچھ کے بال نہیں ہوں گے،

مسئلہ ۲۹۲

نیز باقی سارا جسم (سر کے علاوہ) بھی بالوں سے صاف ہو گا۔

جنتیوں کی آنکھیں قدرتی طور پر سرگیں ہوں گی۔

مسئلہ ۲۹۳

جنتیوں کی عمریں تینتیس برس ہوں گی۔

مسئلہ ۲۹۴

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكْحَلِينَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثَ وَ ثَلَاثِينَ سَنَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳)

(حسن)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جنتی لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے بدن پر بال نہیں ہوں گے نہ ہی (چہرے پر) داڑھی اور مونچھ ہو گی، آنکھیں سرگیں ہوں گی اور عمر تیس یا تینتیس سال ہو گی۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

جنتی لوگ جس بات کی خواہش کریں گے وہ ان کی آن میں

مسئلہ ۲۹۵

پوری ہو جائے گی۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُؤْمِنُ إِذَا شَتَّهِ الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمَلُهُ وَوَضَعُهُ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ كَمَا
يَشْتَهِي. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مومن اگر (جنت میں) اولاد کی
خواہش کرے گا تو بچہ کا حمل اور وضع حمل گھڑی بھر میں ہو جائے گا۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا
ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَ
عِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ
أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ؟ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَزْرَعَ، قَالَ فَبَدَرَ فَبَادَرَ الظَّرْفُ نَبَاتَهُ
وَاسْتَوَاوَهُ وَاسْتَحْصَادَهُ فَكَانَ امْتِنَالُ الْجِبَالِ، فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى ذُوْنِكَ يَا ابْنَ آدَمَ
فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ وَاللَّهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قُرَيْشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ
أَصْحَابُ زَرْعٍ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز نبی اکرم ﷺ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) گفتگو
فرما رہے تھے آپ ﷺ کے قریب ایک دیہاتی بیٹھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا ”جنتیوں میں سے ایک
شخص اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگے گا۔“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”جو کچھ تو چاہتا
ہے کیا وہ تیرے پاس نہیں؟ وہ جنتی عرض کرے گا کیوں نہیں سب کچھ ہے، لیکن مجھے کھیتی باڑی
پسند ہے اس لیے کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر وہ آدمی (زمین میں) بیج ڈالے گا آن واحد میں
وہ اگ آئے گا بڑا ہو جائے گا اور پک کر کائے کے لائق ہو جائے گا بلکہ اس سے بھی بڑا پھاڑ کی طرح
ہو جائے گا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اے ابن آدم اب خوش ہو تیرا پیٹ کسی چیز سے بھرنے والا
نہیں۔“ دیہاتی نے عرض کیا ”واللہ! یہ جنتی ضرور قریشی ہو گا یا انصاری، اس لیے کہ وہی کھیتی باڑی
کرنے والے ہیں ہم نے تو کبھی کھیتی باڑی کی نہیں۔“ رسول اکرم ﷺ یہ سن کر مسکرا دیئے۔ اسے
بخاری نے روایت کیا ہے۔

جنتی لوگ ایک ایک دن میں سو سو عورتوں کے پاس جائیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَصِلُ إِلَى نِسَائِنَا فِي الْحَنَّةِ؟ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَصِلُ فِي الْيَوْمِ إِلَى مِائَةِ عَذْرَاءٍ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ^(۱)
(صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا ”کیا ہم جنت میں اپنی عورتوں کے پاس جائیں گے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”آدمی ایک دن میں سو سو کنواری عورتوں کے پاس جائے گا۔“ اسے ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

XXX

نَسْبَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ مِنْ بَنِي آدَمَ بنی نوع انسان سے جنتیوں اور جہنمیوں کی نسبت

مسئلہ ۲۹۷ ہزار آدمیوں میں سے صرف ایک آدمی جنت میں جائے گا۔ باقی
نوسو ننانوے آدمی جہنم میں جائیں گے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَا آدَمُ فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ قَالَ: يَقُولُ أَخْرَجَ بَعَثَ النَّارِ قَالَ: وَمَا بَعَثَ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ، قَالَ: فَذَلِكَ حِينَ يَشْتَبُ الصَّغِيرُ، (وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمَلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ) قَالَ: فَأَشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَيْنَا ذَاكَ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَشَرُوا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفَاؤَ مِنْكُمْ رَجُلٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ عزوجل (قیامت کے روز آدم ﷺ کو مخاطب کر کے فرمائے گا) اے آدم! حضرت آدم ﷺ عرض کریں گے اے اللہ میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور تیری اطاعت میں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا (مخلوق میں سے) آگ کی جماعت الگ کرو حضرت آدم ﷺ عرض کریں گے آگ کی جماعت کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ہزار میں سے نوسو ننانوے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہی وہ وقت ہوگا جب بچہ بوڑھا ہو جائے گا، حمل والی عورتوں کے حمل گر جائیں گے اور تو لوگوں کو مدہوش دیکھے گا۔ لہذا وہ مدہوش نہیں ہوں گے۔ بلکہ اللہ کا عذاب ہی اتنا سخت ہوگا کہ لوگ ہوش و حواس کھو بیٹھیں گے) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پریشان ہو گئے اور عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ پھر ہم میں سے کونسا (خوش نہیب) آدمی ہوگا جو جنت میں جاسکے گا؟“ آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا ”مطمئن رہو یا جورج ماجورج (کی تعداد اتنی زیادہ ہوگی کہ ان میں سے) ایک ہزار آدمی اور تم میں سے ایک آدمی کی گنتی انہی سے پوری ہو جائے گی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



كثرة اهل الجنة من امة محمد صلى الله عليه وسلم

جنت میں امت محمدیہ ﷺ کی کثرت

جنت میں دو تہائی تعداد امت محمدیہ ﷺ کی ہوگی باقی ایک تہائی

۲۹۸

مسئلہ

تعداد تمام انبیاء کی امتوں سے ہوگی۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَ مِائَةٌ صَفٍ ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنتیوں کی ایک سو بیس قطاریں ہوں گی جن میں سے اسی قطاریں اس امت (محمدیہ) کی ہوں گی اور چالیس قطاریں باقی امتوں سے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اہل جنت میں سے آدھی تعداد امت محمدیہ ﷺ سے ہوگی۔

۲۹۹

مسئلہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا رَجُؤَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ سَاحِرِكُمْ عَنْ ذَلِكَ مَا لِمُسْلِمُونَ فِي الْكُفَّارِ إِلَّا كَشَعْرَةَ بَيْضَاءَ فِي ثَوْرِ أَسْوَدٍ أَوْ كَشَعْرَةَ سَوْدَاءَ فِي ثَوْرِ أَيْبَضٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا ”کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ اہل جنت میں سے ایک چوتھائی تم میں سے ہوں گے۔“ یہ سن کر ہم نے (خوشی سے) اللہ اکبر کہا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ اہل جنت میں

۱- ابواب الجنة . باب ما جاء في كم صف اهل الجنة (۲/۲۰۶)

۲- كتاب الايمان . باب بيان كون هذه الامة نصف اهل الجنة .

سے تمالی تعداد تمہاری ہو؟“ ہم نے پھر (خوشی سے) اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”مجھے امید ہے کہ اہل جنت میں سے آدھے تم ہو گے اور اس کی وجہ یہ ہے جو میں بیان کر رہا ہوں کہ مسلمانوں کی تعداد کافروں کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر ایک سفید بال یا سفید بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت پہلی حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے اہل جنت میں سے دو تمالی تعداد امت محمدیہ ﷺ کی تمالی ہے جبکہ دوسری حدیث میں آدمی تعداد دونوں حدیثوں سے جنت میں امت محمدیہ ﷺ کی کثرت تعداد ثابت کرنا مطلوب ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

۳۰۰ - امت محمدیہ ﷺ کے ستر ہزار افراد بلا حساب و عذاب جنت میں داخل ہوں گے۔

۳۰۱ - ہر ہزار پر مزید ستر ہزار (یعنی ۳۰ لاکھ افراد) بھی امت محمدیہ ﷺ سے جنت میں داخل ہوں گے۔

۳۰۲ - ان کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے تین بھرے ہوئے لپ (جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں) بھی امت محمدیہ ﷺ سے جنت میں جائیں گے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّيَ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا، وَثَلَاثَ حَبِيَّاتٍ مِنْ حَبِيَّاتِ رَبِّيَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو وہ بلا حساب اور عذاب جنت میں داخل فرمائے گا اور ہر ہزار کے ساتھ (مزید) ستر ہزار آدمی جنت میں داخل فرمائے گا اور تین لپ بھرے ہوئے میرے رب کے اور بھی جنت میں داخل ہوں گے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بَعِيرٍ حِسَابٍ قَالُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ؟ قَالَ هُمْ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَنْتَطِرُونَ وَلَا يَكْتُمُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ
فَقَامَ عُكَّاشَةُ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنْ تَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتَ مِنْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! وہ کون (خوش نصیب) لوگ ہوں گے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ دم کراتے ہیں نہ ٹھکون لیتے ہیں نہ داغ لگاتے ہیں اور صرف اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔“ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا ”اے اللہ کے نبی! دعا فرمائیے اللہ مجھے ان میں سے کر دے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”تو ان میں سے ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّهِيظُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ وَ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ إِذْ رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ فَطَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِي فِقِيلٌ لِي هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ وَ لَكِنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْأَفْقِ فَتَنْظُرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ فَقَالَ لِي أَنْظُرْ إِلَى الْأَفْقِ الْأُخْرَى فَتَنْظُرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ فِقِيلٌ لِي هَذِهِ أُمَّتُكَ مَعَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میرے سامنے مختلف امتوں کے لوگ لائے گئے بعض نبی ایسے تھے جن کے ساتھ دس افراد سے بھی کم لوگ تھے بعض نبیوں کے ساتھ ایک یا دو ہی آدمی تھے اور کوئی نبی ایسا تھا جس کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا تنے میں میرے سامنے ایک بڑی امت آئی میں یہ سمجھا کہ یہ میری امت ہے مجھے کہا گیا یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے آپ آسمان کے کنارے کی طرف دیکھیں میں نے دیکھا تو وہاں بھی ایک بڑی جماعت تھی پھر مجھے کہا گیا اب آسمان کے دوسرے کنارے کی طرف دیکھیں میں نے دیکھا تو ایک بہت بڑی جماعت پائی مجھے بتایا گیا یہ آپ کی امت ہے جس میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب الایمان ، باب الدلیل علی دخول طائف من المسلمین الجنة بغیر حساب

۲- کتاب الایمان ، باب الدلیل علی دخول طائف من المسلمین الجنة بغیر حساب

الْأَعْمَالُ السَّائِقَةُ إِلَى الْجَنَّةِ شَاقَّةٌ

جنت میں لے جانے والے اعمال مشقت طلب ہیں

مسئلہ ۳۰۳ جنت بوجھل مشقت طلب اور انسانی مزاج پر گراں گزرنے والے اعمال سے ڈھانپی گئی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَرْسَلَ جِبْرِيْلَ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ أَنْظِرِ إِلَيْهَا وَ إِلَى مَا أَعَدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ فَجَاءَهَا فَانظُرِ إِلَيْهَا وَ إِلَى مَا أَعَدَّ اللَّهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ قَالَ وَ عَزَّتْكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا فَامْرَبِهَا فَحَفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ أَرْجِعِ إِلَيْهَا فَانظُرِ إِلَيْهَا وَ إِلَى مَا أَعَدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ فَرَجَعَ إِلَيْهَا فإِذَا هِيَ قَدْ حَفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَارْجِعِ إِلَيْهِ فَقَالَ وَ عَزَّتْكَ لَقَدْ حَفَّتْ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ أَذْهَبَ إِلَى النَّارِ فَانظُرِ إِلَيْهَا وَ إِلَى مَا أَعَدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا فَإِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَارْجِعِ إِلَيْهِ فَقَالَ وَ عَزَّتْكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا فَامْرَبِهَا فَحَفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ أَرْجِعِ إِلَيْهَا فَارْجِعِ إِلَيْهَا فَقَالَ وَ عَزَّتْكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَنْجُو مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم پیدا فرمائی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا (جاؤ اور) جنت کا نظارہ کرو اور جو نعمتیں میں نے جنتوں کے لیے پیدا کی ہیں انہیں دیکھو۔ جبرائیل علیہ السلام آئے جنت اور جنتیوں کے لیے پیدا کی گئی نعمتیں دیکھیں پھر اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی تیری عزت کی قسم جو بھی اس کے بارے میں سنے گا وہ ضرور اس میں داخل ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں کو) حکم دیا کہ جنت کو مشکلات اور مصائب سے ڈھانپ دیا جائے تب اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو

(دوبارہ) حکم دیا کہ پھر جاؤ جنت اور جنتیوں کے لیے میں نے جو نعمتیں تیار کی ہیں انہیں دیکھو حضرت جبریل علیہ السلام گئے تو جنت مشکلات اور مصائب سے ڈھانپی ہوئی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔ پھر اللہ نے حکم دیا اب جہنم کی طرف جاؤ اور اسے دیکھو اور جو عذاب میں نے جہنمیوں کے لئے تیار کئے ہیں انہیں دیکھو کہ (کس طرح) اس کا ایک حصہ دوسرے پر سوار ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام (سب کچھ دیکھ کر) واپس لوٹے تو عرض کی تیری عزت کی قسم! کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جو اس کے بارے میں سنے اور پھر اس میں داخل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور جہنم کو شہوات اور لذات سے ڈھانپ دیا گیا تب اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو فرمایا دوبارہ جاؤ حضرت جبریل علیہ السلام دوبارہ گئے (سب کچھ دیکھا) اور عرض کیا تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو اس سے کوئی بھی بچ نہیں پائے گا ہر کوئی اس میں داخل ہوگا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنت ناگوار چیزوں سے گھیری گئی ہے اور جہنم خوشگوار چیزوں سے گھیری گئی ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

جنت حاصل کرنے کے لیے سخت جدوجہد اور محنت کی ضرورت

مسئلہ ۳۰۴

ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَدْلَجَ، وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ ، أَلَا أَنْ سِلْعَةَ اللَّهِ غَالِيَةٌ ، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ الْجَنَّةَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو ڈرا وہ بھاگا اور جو بھاگا وہ منزل کو پہنچا، سنو! اللہ کا مال بہت مہنگا ہے خبردار اللہ کا مال جنت ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

نعمتوں بھری جنت چاہنے والا شخص دنیا میں کبھی چین کی نیند

مسئلہ ۳۰۵

نہیں سو سکتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَايَتْ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

(حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میں نے جہنم سے بھاگنے والے کسی شخص کو سوتے نہیں دیکھا اور نہ ہی جنت کے کسی خواہش مند کو سوتے دیکھا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

آخرت میں انعام و اکرام حاصل کرنے والے اعمال دنیا کے اعتبار سے کڑوے کیلے ہیں۔

عَنْ أَبِي مَالِكٍ بنِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَبِئْسَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُلُوةُ الدُّنْيَا مِزَّةُ الْأُخْرَةِ وَ مِزَّةُ الدُّنْيَا خُلُوةُ الْأُخْرَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ (۲)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔“ اسے احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مومن کے لئے دنیا قید خانہ ہے۔

عن ابی ہریرة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنٌ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةٌ الْكَافِرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



۱- ابواب صفة جہنم ، باب ان للنار نفسین (۲/۹۷) ،
 ۲- صحیح الجامع الصغیر ، لالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث
 ۳- کتاب الزهد

الْمُبَشَّرُونَ بِالْجَنَّةِ

جنت کی بشارت پانے والے لوگ

جنت میں سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ داخل ہوں گے۔ مسند ۳۰۸

وضاحت حدیث منہ نمبر ۸۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان جنتیوں کے سردار ہوں گے جو دنیا میں بڑھاپے کی عمر میں فوت ہوئے ہوں گے۔ مسند ۳۰۹

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَانِ سَيِّدَا كَهْمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، إِلَّا التَّيَّبِينَ وَالْمُرْسَلِينَ، يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اچانک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آگئے رسول اللہ نے فرمایا ”یہ دونوں حضرات بڑی عمر میں فوت ہونے والے مسلمانوں کے جنت میں سردار ہوں گے خواہ اگلی امتوں سے ہوں یا پچھلی امتوں سے سوائے انبیاء اور رسولوں کے“ اے علی! انہیں نہ بتانا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ جنت میں ان لوگوں کے مسند ۳۱۰

سردار ہوں گے جو جوانی کی عمر میں فوت ہوئے ہوں گے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ

۱- ابواب المناقب، باب مناقب ابی بکر الصديق ﷺ (۲/۲۸۹۷)

وَالْحُسَيْنُ سَيِّدًا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ^(۱) (صحيح)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دونوں جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

دس حضرات کو رسول اکرم ﷺ نے دنیا میں جنتی ہونے کی بشارت دی جنہیں عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے ان کے نام یہ ہیں۔

مسند ۳۱۱

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ^(۲)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ابو بکر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عثمان رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، علی رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، زبیر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، سعید بن زید رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم ﷺ نے جنت میں گھر کی بشارت دی۔

مسند ۳۱۲

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ بَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ^(۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رسول اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت دی۔

مسند ۳۱۳

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ

۱- ابواب المناقب ، باب مناقب ابو محمد الحسن والحسين
۲- ابواب المناقب ، باب مناقب عبد الرحمن بن عوف (۲۹۴۶/۳)
۳- كتاب الفضائل ، باب من فضانا خديجة

تَكُونِي زَوْجَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْتِ بَلَىٰ قَالَتْ زَوْجَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
رَوَاهُ الْحَاكِمُ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”عائشہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ دنیا اور آخرت میں تم میری بیوی رہو؟“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ”کیوں نہیں“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تم دنیا اور آخرت میں میری بیوی ہو۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا (زوجہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ) کو نبی اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت دی۔

مسئلہ ۳۱۳

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت دی۔

مسئلہ ۳۱۵

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيْتُ
الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةً ابْنَى طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةَ أَمَامِي فَإِذَا بِلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مجھے جنت دکھائی گئی میں نے وہاں ابو طلحہ (رضی اللہ عنہ) کی بیوی (ام سلیم رضی اللہ عنہا) کو دیکھا پھر اپنے آگے آگے کسی کے چلنے کی آواز سنی دیکھا تو بلال (رضی اللہ عنہ) تھے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم ﷺ نے جنت میں محل کی بشارت دی۔

مسئلہ ۳۱۶

وضاحت حدیث سلا نمبر ۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت دی۔

مسئلہ ۳۱۷

عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ
دِرْعَانٌ نَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاغْتَدَّ تَحْتَهُ طَلْحَةُ فَصَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجِبَ
طَلْحَةَ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (۳)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگ احد کے روز نبی اکرم ﷺ دو زریں پہنے ہوئے تھے آپ

۱- سلسلہ احادیث الصحیحہ ، للالبانی ، رقم الحدیث ۱۱۴۷

۲- کتاب الفضائل ، باب من فضائل ام سلمة

۳- ابواب المناقب ، باب مناقب ابی محمد طلحة بن عبید اللہ (۲۹۳۹/۳)

بٹھایا اور ان پر سوار ہر کر چٹان پر چڑھ گئے، حضرت زبیر کہتے ہیں (اس وقت) میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”طلحہ پر (جنت) واجب ہو گئی۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

۳۱۸

وضاحت حدیث مسند نمبر ۳۳۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

اصحاب بدر اور اصحاب شجر جنتی ہیں۔

۳۱۹

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَدْخُلَ النَّارَ رَجُلٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَّةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنگ بدر اور (صلح) حدیبیہ میں شامل ہونے والے لوگوں میں سے کوئی بھی آگ میں نہیں جائے گا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت صلح حدیبیہ (ذی قعدہ ۶ھ) سے قبل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حدیبیہ کے ایک درخت کے نیچے رسول اکرم ﷺ کے دست مبارک پر جائیں قربان کرنے کے لیے بیت کی تھی ان تمام اصحاب رسول ﷺ کو اصحاب شجر کہا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ نے جنت کی

۳۲۰

بشارت دی۔

عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَيٍّ يَمْشِي أَنَّهُ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی زندہ چلتے پھرتے آدمی کے بارے میں جنتی کہتے نہیں سنا سوائے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے صرف حضرت عبداللہ بن سلام کے بارے میں ہی یہ بشارت سنی لہذا انہی کے بارے میں گواہی دی لیکن دیگر صحابہ کرام نے رسول اکرم ﷺ سے دوسرے صحابہ کرام کے بارے میں بشارتیں روایت کی ہیں۔

حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (بنت محمد

۳۲۱

ﷺ)، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا (زوجہ حضرت محمد ﷺ) اور حضرت

۱- مسلمة احاديث الصحيحة، للالباني، رقم الحديث ۲۱۶۰

۲- ابواب المناقب، باب فضل من باع تحت الشجرة (۳/۲۰۳۳)

آسیہ رضی اللہ عنہا (زوجہ فرعون) جنتی خواتین کی سردار ہیں۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَاتُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ بَعْدَ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ فَاطِمَةُ وَ خُدَيْجَةُ وَ أَسِيَّةُ امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنتی خواتین کی سردار مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا فرعون کی بیوی ہیں۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۲۲ حضرت زید بن عمرو رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ لِيَزِيدَ بْنَ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ دَرَجَتَيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرٍ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”میں جنت میں داخل ہوا تو زید بن عمرو بن نفیل کے دو درجے دیکھے۔“ اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۳۲۳ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا قَتَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حَرَامٍ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ أَلَا أُخْبِرُكَ مَا قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِأَبْنِكَ فَلَمْ يَلَى قَالَ مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَ كَلَّمَ أَبَاكَ كِفَاحًا فَقَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَى أُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْسِنِي فَأَقْتُلْ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ إِنَّهُ سَبَقَ مِنْ أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يُرْجَعُونَ قَالَ يَا رَبِّ فَأَبْلِغْ مِنْ وَرَائِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ هَذِهِ الْآيَةُ وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۳)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ احد کے دن جب عبد اللہ بن حرام رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اے جابر! کیا میں تجھے وہ بات نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ سے کی ہے؟“ میں نے عرض کیا ”کیوں نہیں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے کسی شخص

۱ - سلسلة احاديث الصحیحة ، للالبانی ، رقم الحدیث ۱۴۳۴

۲ - سلسلة احاديث الصحیحة ، للالبانی ، رقم الحدیث ۱۴۰۶

۳ - صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۲۵۸

سے بغیر حجاب کے بات نہیں فرمائی لیکن تیرے باپ سے بغیر حجاب کے (یعنی براہ راست) گفتگو فرمائی ہے اور کہا ہے اے میرے بندے جو چاہتے ہو مانگو میں تمہیں دوں گا۔" تمہارے باپ نے عرض کیا "اے میرے رب! مجھے دوبارہ زندہ فرما تاکہ میں دوبارہ تیری راہ میں مارا جاؤں۔" اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "یہ بات تو ہماری طرف سے پہلے ہی طے ہو چکی ہے کہ مرنے کے بعد دنیا میں واپسی نہیں ہوگی۔" تیرے باپ نے عرض کیا "اے میرے رب! اچھا تو میری طرف سے (اہل دنیا کو) میرا یہ پیغام (یعنی دوبارہ زندہ ہو کر شہید ہونے کی تمنا کرنا) پہنچاؤ۔" تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں انہیں مردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں۔" (سورہ آل عمران، آیت ۱۶۹) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَنَّةَ لَتَشْتَاقُ إِلَى ثَلَاثَةِ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جنت تین آدمیوں کا شوق رکھتی ہے حضرت علی، حضرت عمار اور حضرت سلمان فارسی (رضی اللہ عنہم)" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ فَتَنظَرْتُ فِيهَا فَإِذَا جَعْفَرٌ يَطِيرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ وَإِذَا حَمْزَةُ مُتَكِيٌّ عَلَى سَرِيرٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں کل رات جنت میں داخل ہوا اور اس میں دیکھا کہ جعفر رضی اللہ عنہ فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے ہیں اور حمزہ رضی اللہ عنہ تخت پر تکیے لگائے بیٹھے ہیں۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاسْتَقْبَلْتَنِي جَارِيَةٌ شَابَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتِ؟ قَالَتْ لَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ (۱)
(صحیح)

حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں جنت میں داخل ہوا تو ایک نوجوان دو شیزہ نے میرا استقبال کیا میں نے اس سے پوچھا تو کس کے لئے ہے؟ کہنے لگی زید بن حارثہ کے لئے۔“ اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

حضرت عمیصاء بنت ملحان رضی اللہ عنہا جنتی ہیں۔

۳۲۷

عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً بَيْنَ يَدَيَّ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ الْخَشْفَةُ فَقِيلَ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ (۲)
(صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے کسی کے چلنے کی آواز سنی میں نے پوچھا یہ آواز کیسی ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ عمیصاء بنت ملحان ہیں۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت یاد رہے حضرت عمیصاء بنت ملحان کے شوہر اور بیٹا عزدہ احد میں شہید ہوئے ان کے بھائی حرام بن ملحان جنت حلوہ ہرمونہ میں شہید ہوئے اور خود جزیرہ قبرس کی تیسرے کے بعد واپس آنے والے جنادی لشکر میں شامل تھے کہ دوران سفر میں اللہ کو بیماری ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ!

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

۳۲۸

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالُوا حَارِثَةُ بِنْتُ التُّعْمَانِ كَذَلِكَمُ الْبُرِّ كَذَلِكَمُ الْبُرِّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں جنت میں داخل ہوا تو قراءت کی آواز سنی میں نے پوچھا یہ کون ہے؟“ فرشتوں نے جواب دیا ”حارثہ بن نعمان (آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا) ”نیکی کا اجر تو یہی ہے نیکی کا ثواب تو ایسا ہی ہوتا ہے۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنے والوں کو رسول اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے۔

۳۲۹

- ۱- صحیح جامع الصغير ، لالبانی ، رقم الحدیث ۳۳۶۱
- ۲- صحیح جامع الصغير ، لالبانی ، رقم الحدیث ۳۳۶۲
- ۳- صحیح جامع الصغير ، لالبانی ، رقم الحدیث ۳۳۶۳

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْلَمُ
أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي؟ قُلْتُ اللَّهُ رَسُوْلُهُ أَعْلَمَ فَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ يَأْتُونَ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ وَيَسْتَفْتِحُونَ فَيَقُولُ لَهُمُ الْخَزَنَةُ أَوْ قَدْ خُوْسِبْتُمْ؟
فَيَقُولُونَ بِأَيِّ شَيْءٍ خُحَاسِبُ؟ وَإِنَّمَا كَانَتْ أَسْيَافُنَا عَلَى عَوَاقِبِنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى
مِتْنَا عَلَى ذَٰلِكَ؟ قَالَ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيَقْبَلُونَ فِيهِ أَرْبَعِينَ عَامًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهَا النَّاسُ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ (۱)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کیا تم جانتے ہو میری امت
میں سے کون سا گروہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گا؟“ میں نے عرض کیا ”اللہ اور اس کا رسول ہی
بہتر جانتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”مہاجر لوگ (مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والے قیامت
کے روز جنت کے دروازے پر آئیں گے تو دروازہ کھولا جائے گا۔ جنت کا خازن ان سے پوچھے گا کیا
تمہارا حساب ہو گیا ہے؟ وہ جواب دیں گے حساب کس چیز کا؟ ہماری تلواریں اللہ کی راہ میں ہمارے
کندھوں پر تھیں اور اسی حالت میں ہمیں موت آگئی، چنانچہ جنت کا دروازہ ان کے لئے کھول دیا
جائے گا اور وہ دوسرے لوگوں کے جنت میں داخل ہونے سے چالیس سال پہلے جنت میں جا کر مزے
کریں گے۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ترمذی شریف کی حدیث میں پانچ سو سال بعد جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔ یہ فرق لوگوں کے اعمال کی
بنیاد پر ہو گا واللہ اعلم بالصواب!

حضرت ابن دحداح رضی اللہ عنہما جنت میں ہیں۔

مسئلہ ۳۳۰

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ
دَحْدَاحٍ لَمْ أَتْنِي بِفَرَسٍ عَرُوي فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَقَّضُ بِهِ وَنَحْنُ نَتَّبَعُهُ نَسْفَعِي خَلْفَهُ
قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُمْ مِنْ عِدْقِ مُعَلِّقٍ أَوْ
مَدَلِّي فِي الْجَنَّةِ لَابْنِ الدَّحْدَاحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ابن دحداح رضی اللہ عنہما کی نماز جنازہ پڑھائی
پھر آپ ﷺ کے پاس ایک ننگی بیٹھ والا گھوڑا لایا گیا اور اس کو ایک شخص نے پکڑا، آپ ﷺ اس پر
سوار ہوئے وہ گھوڑا بدلتا تھا ہم سب آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے دوڑ رہے تھے کہ لوگوں میں سے ایک

۱- سلسلہ احادیث الصحیحہ، للالبانی، رقم الحدیث ۸۵۲
۲- کتاب الجنائز، باب رکوب المصلی علی الجنائز اذا انصرف

فخصني نے کمانی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے ”ابن دحاح کے لئے جنت میں کتنے ہی (پھلوں کے) خوشے لٹکے ہوئے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۱ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جنتی ہیں۔

عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِبْرِيلُ رَاجِعَ حَفْصَةَ فَإِنَّهَا صَوَامَةٌ قَوَامَةٌ وَإِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ (۱) (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حضرت جبریل علیہ السلام نے (مجھے) کہا کہ آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کریں کیونکہ وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والی بہت زیادہ قیام کرنے والی ہیں اور جنت میں آپ کی بیوی ہیں۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت یاد رہے آپ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو رجعی طلاق دی تھی اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر رجوع فرمایا تھا۔ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۰۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ جنت میں داخل ہونے والے لوگ

(اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِمَنِّكَ وَكَرَمِكَ)

۳۳۳ نرم دل، عاجز، منکسر المزاج ہر وقت اللہ سے ڈرنے والے بے ضرر اور حلیم الطبع لوگ جنت میں جائیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفِيدَتْهُمْ مِثْلَ أَفِيدَةِ الطَّيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جنت میں ایسے لوگ داخل ہوں گے جن کے دل چڑیوں جیسے ہوں گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳۳۴ جنت میں غریب، فقیر، محتاج، مسکین اور کمزور لوگوں کی کثرت ہوگی۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا بَلَى قَالَ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ قَالُوا بَلَى قَالَ كُلُّ عَتَلٍ جَوَاطِئِ مُسْتَكْبِرٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کیا تمہیں بتاؤں جنت میں جانے والے لوگ کون ہیں؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”کیوں نہیں“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ہر ناتواں، لوگوں کے نزدیک کمزور (لیکن اللہ کے نزدیک اتنا برتریدہ) اگر (کسی معاملے میں) اللہ کی قسم کھالے تو اللہ اسے سچا کر دے۔“ پھر فرمایا ”کیا میں تمہیں جہنم میں جانے والے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”کیوں نہیں“

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ہر جھگڑالو، بد اخلاق اور تکبر کرنے والا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
 ۳۳۵ - نزم دل۔ شریف النفس، منکسر مزاج اور ہر دل عزیز شخص جنتی ہے۔

ہے۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ عَلَيَّ النَّارَ كُلَّ لَيْلٍ 'سَهْلٌ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ' (۱)
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر وہ شخص جو نزم دل ہے شریف النفس ہے، منکسر مزاج ہے اور لوگوں سے قریب (یعنی ہر دل عزیز) ہے اس پر جہنم کی آگ حرام ہے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۳۶ - رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَأْبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا (وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا)“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ کس نے انکار کیا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳۳۷ - اللہ کی رضا کے لئے جو شخص روزانہ بارہ رکعت نماز (نماز فجر سے قبل دو رکعت، نماز ظہر سے قبل چار رکعت اور بعد میں دو رکعت، نماز مغرب کے بعد دو رکعت اور نماز عشاء کے بعد دو رکعت سنت) ادا کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيَ لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

۱- صحیح الجامع الصغیر، لالیانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث ۳۱۳۰

۲- کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب الاقتداء بسنت رسول اللہ

تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ^(۱)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”جو شخص روزانہ اللہ کی رضا کے لئے فرضوں کے علاوہ بارہ رکعت نوافل ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بناتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳۳۸ مسئلہ صلہ رحمی کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتُصَلِّ ذَا رَحِمِكَ فَلَمَّا أَذْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَمَسَّكَ بِمَا أَمَرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ^(۲)

حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کر دے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ کی بندگی کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور رحم والوں سے تعلق قائم رکھ۔“ جب وہ آدمی واپس پلٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جن باتوں کا اسے حکم دیا گیا ہے اگر ان پر عمل کیا تو جنت میں داخل ہوگا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳۳۹ مسئلہ خوش اخلاق، تہجد گزار، کثرت سے نفلی روزے رکھنے والے

اور دوسروں کو کھانا کھلانے والے لوگ جنت میں جائیں گے۔

عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُرْفًا يُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بَطُونِهَا وَبَطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا فَقَامَ إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ هِيَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَ أَدَامَ الصِّيَامَ وَ صَلَّى بِاللَّيْلِ وَ النَّاسِ نِيَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ^(۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنت میں ایسے محل ہیں جن کے اندر (کھڑے ہوں) تو باہر کی ہر چیز نظر آتی ہے اور باہر (کھڑے ہوں) تو اندر کی ہر چیز نظر آتی ہے۔“ ایک

۱- کتاب صلاة المسافرين، باب فضل السنن الرواتبه

۲- کتاب الايمان، باب بيان الايمان الذي يدخل الجنة

۳- ابواب الجنة، باب ما جاء في صفة غرف الجنة (۲/۲۰۵۱)

اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا ”اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ کس آدمی کے لیے ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اس کے لیے ہے جو اچھی بات کرے، کھانا کھائے، بکھرت روزے رکھے اور جب لوگ مزے کی نیند سو رہے ہوں اٹھ کر نماز پڑھے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۰ عادل حاکم، دوسروں پر رحم کرنے والا، نرم دل، پاکباز اور دوسروں سے سوال نہ کرنے والا بھی جنت میں جائے گا۔

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارِ الْمُحَاشِعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي حُطْبَتِهِ وَ أَهْلَ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَنٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ وَ مُوَفَّقٌ وَ رَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَ مُسْلِمٌ وَ عَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا ”جنت میں جانے والے تین قسم کے لوگ ہیں (۱) حاکم، انصاف کرنے والا، سچ بولنے والا اور نیک کاموں کی توفیق دیا گیا۔ (۲) وہ شخص جو ہر قربت دار اور ہر مسلمان کے لیے مہربان اور نرم دل ہے۔ (۳) وہ شخص جو پاکدامن ہے اور عیال داری کے باوجود کسی سے سوال نہیں کرتا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۱ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے میں خوشی محسوس کرنے والے اور اسلام کو برضا و رغبت اپنا دین سمجھنے والے لوگ جنت میں جائیں گے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَ جَبَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے یوں کہا ”میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوں“ اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

دو یا دو سے زائد بیٹیوں کی دینی تعلیم و تربیت کرنے اور جوان ہونے کے بعد نیک آدمی سے نکاح کرنے والا شخص جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَصَمَّ أَصَابِعُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے دو لڑکیوں کو ان کے جوان ہونے تک پالا پوسا قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح آئیں گے اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو آپس میں ملایا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضو کے بعد دو رکعت نفل (تحیۃ الوضو) باقاعدگی سے ادا کرنے والا شخص جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ صَلَاةُ الْغَدَاةِ يَا بِلَالُ حَدِيثِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ مَنفَعَةٌ فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشَفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ بِلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجَى عِنْدِي مَنفَعَةٌ مِّنْ آتِي لَمْ أَنْظَهَّرْ طَهُورًا تَامًا فِي سَاعَةٍ مِّنْ لَّيْلِ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَأَيْتُ بِذَلِكَ الظُّهْرَ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي أَنْ أَصَلِّيَ مُتَّفِقًا عَلَيْهِ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک روز) نماز فجر کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا ”اے بلال! اسلام لانے کے بعد تمہارا وہ کون سا عمل ہے جس پر تمہیں بخشش کی زیادہ امید ہے کیونکہ آج رات میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی ہے۔“ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”میں اس سے زیادہ امید افزا عمل تو کوئی نہیں پاتا کہ دن یا رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو جنتی اللہ تعالیٰ کو منظور ہو نماز پڑھ لیتا ہوں۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

نماز روزے کی پابند، پاکباز اور شوہر کی اطاعت گزار خواتین

۱- کتاب البر و الصلة ، باب فضل الاحسان الى البنات
۲- مختصر صحيح مسلم ، للالهاني ، رقم الحديث ۱۶۸۲

جنت میں جائیں گی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ حَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَاطَاعَتْ زَوْجَهَا قَبِلَ لَهَا أُدْخِلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے رمضان کے روزے رکھے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے (قیامت کے روز) اسے کہا جائے گا جنت کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہو داخل ہو جاؤ۔“ اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

انبیاء، شہداء، اہل ایمان کے فوت ہونے والے چھوٹے بچے اور
مسئلہ ۳۳۵
زندہ درگور کی گئی لڑکیاں جنت میں جائیں گی۔

عَنْ حَسَنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَالِدُ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۲)

حضرت حسناء بنت معاویہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم سے میرے چچا نے یہ حدیث بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا جنت میں کون کون جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”نبی جنت میں جائے گا، شہید جنت میں جائے گا، نومولود جنت میں جائے گا اور زندہ درگور کی گئی لڑکی جنت میں جائے گی۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۶
اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَوَاقٍ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (۳) (صحيح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس مسلمان آدمی نے اللہ کی راہ میں اتنی دیر تک قتال کیا جتنی دیر اونٹنی کا دودھ دودھنے میں لگتی ہے، اس پر جنت واجب ہو گئی ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح جامع الصغیر و زیادتہ، للالبانی، الجزء الأول، رقم الحدیث ۶۷۴

۲- کتاب الجہاد، باب فی فضل الشہادۃ (۲/۲۲۰۰)

۳- ابواب فضل الجہاد، باب ما جاء فی المجاہد والمکاتب والنکاح (۲/۱۳۵۳)

ہو گئی ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴۷ ترقی اور اچھے اخلاق والے لوگ جنت میں جائیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَ سُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْفُجُورُ وَالْفِرْحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون سا عمل سب سے زیادہ لوگوں کے جنت میں جانے کا سبب بنے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”تقویٰ اور اچھا اخلاق“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا ”کون سا عمل سب سے زیادہ لوگوں کے آگ میں جانے کا باعث بنے گا؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”منہ اور شرمگاہ۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴۸ یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لغيرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَابَةِ وَالْوَسْطَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ یتیم اس کا رشتہ دار ہو یا کوئی اور ہو اور میں جنت میں ان دو اٹھیوں کی طرح (ساتھ ساتھ) ہوں گے امام مالک رضی اللہ عنہ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴۹ حج میرور ادا کرنے والا حاجی جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”عمرہ ان تمام گناہوں کا کفارہ ہے جو موجودہ اور گزشتہ عمرہ کے درمیان سرزد ہوئے ہوں اور حج میرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۰ مسجد بنانے والا جنت میں جائے گا۔

- ۱- کتاب البر و الصلة ، باب ما جاء في حسن الخلق
- ۲- کتاب الزهد ، باب فضل الاحسان الى الارملة والمسكين والیتیم
- ۳- کتاب العمرة ، باب وجوب العمرة و فضلها

عَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِغْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لیے اسی طرح کا گھر جنت میں بنائے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳۵۱

مسئلہ

شرمگاہ اور زبان کی حفاظت کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
 يَضْمَنُ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنَ لَهُ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص مجھے ضمانت دے اس چیز کی جو دو جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور اس چیز کی جو دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ کی) میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳۵۲

مسئلہ

ہمسایہ سے حسن سلوک کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَانَةٌ
 تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ وَ تُؤَدِّي جِيرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَانَةٌ تُصَلِّي الْمَكْتُوباتِ وَ تُصَدِّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ وَ لَا تُؤَدِّي جِيرَانَهَا قَالَ
 هِيَ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ (۳)

(صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں عورت دن کو روزے رکھتی ہے رات کو قیام کرتی ہے لیکن ہمسایوں کو
 اذیت پہنچاتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”یہ عورت جہنم میں ہے۔“ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے
 (ایک دوسری عورت کے بارے میں) عرض کیا ”فلاں عورت صرف فرض نماز ادا کرتی ہے اور
 معمولی کھانے پینے کی چیز صدقہ کرتی ہے لیکن ہمسایوں کو اذیت نہیں پہنچاتی۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا ”یہ عورت جنتی ہے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب الزهد ، باب فضل بناء المسجد

۲- کتاب الرقاق ، باب حفظ اللسان

۳- تمام المنہ بیان الحاصل الموجهة بالجنة ، رقم الحديث ۱۳۶

مسئلہ ۳۵۳ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام یاد کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو یعنی ننانوے نام ہیں جس نے یاد کئے وہ جنت میں داخل ہوا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۴ حافظ قرآن جنت میں جائے گا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ إِفْرَاءً وَاصْعَدَ فَيَقْرَأُ إِفْرَاءً وَاصْعَدَ فَيَقْرَأُ إِفْرَاءً إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ إِفْرَاءً وَاصْعَدَ فَيَقْرَأُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةً حَتَّى يَقْرَأَ آخِرَ شَيْءٍ مَعَهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲)

(صحیح)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”حافظ قرآن جب جنت میں داخل ہوگا تو اسے کہا جائے گا قرآن کی تلاوت کرتا جا اور درجے چڑھتا جا چنانچہ وہ ہر آیت کے بدلہ میں ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا حتیٰ کہ آخری آیت تک پہنچ جائے گا جو اسے یاد ہوگی اور وہی اس کا مستقل درجہ ہوگا۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۵ کثرت سے سلام کرنے والے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسَ لِيَنَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳)

(صحیح)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”لوگو! سلام پھیلاؤ (یعنی کثرت سے کیا کرو) (لوگوں کو) کھانا کھلاؤ اور جب (دوسرے) لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو (ان اعمال کے نتیجے میں) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوگے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۶ مریض کی عیادت کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي

۱- اللؤلؤ والمرجان . الجزء الثاني . رقم الحديث ۱۷۱۴

۲- کتاب الادب . ابواب الذکر . باب لواب القرآن (۲/۴۷۰۴)

۳- ابواب صفة القيامة . رقم الباب ۱۰ (۲/۲۰۱۹)

مَخْرَفَةَ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مريض کی عیادت کرنے والا جب تک واپس نہ آجائے تب تک جنت کے باغ میں رہتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۷ اللہ کی رضا کے لئے دین کا علم سیکھنے والا جنت میں جائیگا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لیے راستہ طے کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ (طے کرنا) آسان فرما دیتے ہیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۸ اچھی طرح وضو کرنے کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے والا جنت میں جائے گا۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۹۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

صبح وشام سید الاستغفار پڑھنے والا شخص جنت میں داخل ہوگا۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَ أَنَا عَبْدُكَ وَ أَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتَ أَبُوءُ لَكَ بِبِعْمَتِكَ عَلَيَّ أَبُوءُ بِذَنْبِي فَأَغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ وَ مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ مَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَ هُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”سب سے افضل استغفار یہ ہے کہ تم کہو ”اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی الہ نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں۔ تجھ سے کئے ہوئے وعدے پر اپنی استطاعت کے مطابق قائم ہوں۔ اپنے کئے ہوئے برے کاموں کے وبال سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ مجھ پر تیرے جو احسانات ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور

۱- کتاب البر و الصلة ، باب فضل عیادة المريض

۲- کتاب الذکر و الدعاء ، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن

۳- مختصر صحیح بخاری للزیلعی ، رقم الحدیث ۲۰۷۰

اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشے والا نہیں۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص یہ کلمات یقین کے ساتھ دن کے وقت پڑھے اور شام سے قبل فوت ہو جائے وہ جنتی ہے اور جس نے رات کے وقت یقین کے ساتھ یہ کلمات کہے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو گیا وہ بھی جنتی ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۰ جس شخص کی بینائی ختم ہو جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ إِذَا أَتَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتِيهِ فَصَبَرَ عَوَظُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں (آنکھوں) سے آزماؤں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اس کے بدلے میں اسے جنت دیتا ہوں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۱ ماں باپ کی خدمت کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَغِمَ أَنْفٌ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اس شخص کی ناک خاک آلود ہو رسوا اور ذلیل ہو ہلاک ہو جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا پھر (ان کو راضی کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۲ مسلمانوں سے کسی پریشانی یا تکلیف کو دور کرنے والا شخص جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّجَرَةَ كَانَتْ تُؤَذِي الْمُسْلِمِينَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

۱- کتاب المرض ، باب فضل من ذهب بصره

۲- کتاب البر و الصلة ، باب تقديم بر الوالدین علی الطوع بالصلاة

۳- کتاب البر و الصلة ، باب فضل من ازاله الاذى من الطريق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص آیا اس نے وہ درخت کاٹ دیا اور جنت میں چلا گیا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۳ بیماری پر صبر کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيَّاحٍ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ بَلَى، قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السُّودَاءُ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: إِنِّي أَصْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي، قَالَ إِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ وَ لَكَ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيكَ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي أَنْ لَا أَتَكَشَّفُ، فَدَعَا لَهَا زَوْجَ الْبُخَارِيِّ (۱)

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا کیا میں تجھے جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (ایک عورت کی طرف اشارہ کر کے) کہا یہ کالی عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی میں مرگی کی مریضہ ہوں اور (مرگی کے دوران) میرا ستر کھل جاتا ہے آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا فرمائیں (اللہ مجھے صحت عطا فرمائے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اگر تو چاہے تو صبر کر تیرے لئے جنت ہے اور اگر چاہے تو اللہ سے تیرے لئے دعا کرتا ہوں وہ تجھے صحت عطا فرماوے گا (اس صورت میں جنت کا وعدہ نہیں کرتا) اس عورت نے عرض کیا میں صبر کروں گی لیکن ساتھ یہ بھی عرض کیا (مرگی کے دوران) میرا ستر کھل جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ میرا ستر نہ کھلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے یہ دعا فرمادی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۴ نبی، شہید، صدیق، پیدا ہوتے ہی فوت ہونے والا بچہ اور اللہ کی

رضا کیلئے اپنے بھائی سے ملاقات کرنے والا جنت میں جائے گا۔

اپنے شوہر سے محبت کرنے والی، زیادہ بچوں کو جنم دینے کی

تکلیف اٹھانے والی اور اپنے شوہر کے ظلم پر صبر کرنے والی

خاتون جنت میں جائے گی۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِرَجَالِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَالصَّادِقُ فِي الْجَنَّةِ الْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ وَالرَّجُلُ يَزُورُ أَخَاهُ فِي نَاحِيَةِ الْمَضْرِ فِي اللَّهِ فِي الْجَنَّةِ. أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِنِسَاءِ كُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ الْوَدُودُ الْوَلُودُ الْعُودُ، الَّتِي إِذَا ظَلَمْتَ قَالَتْ هَذِهِ يَدِي فِي يَدِكَ، لَا أَذُوقُ غَمًّا حَتَّى تَرْضَى رِوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (حَسَن)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کیا میں تمہیں جنت میں جانے والے مردوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (سنو!) نبی جنتی ہے شہید جنتی ہے، صدیق جنتی ہے، پیدا ہوتے ہی فوت ہونے والا بچہ جنتی ہے، دور دراز سے اپنے بھائی کو محض اللہ کی رضا کے لیے ملنے والا جنتی ہے۔ کیا میں تمہیں جنت میں جانے والی عورتوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اپنے شوہر سے محبت کرنی والی، زیادہ بچوں کو جنم دینے (کی تکلیف اٹھانے) والی اور وہ نیک عورت کہ جس کا شوہر اس پر ظلم کرے تو کہے ”میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے میں اس وقت تک نہیں سوؤں گی جب تک تو راضی نہ ہو جائے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

شریعت کی حلال کردہ چیزوں کو حلال اور حرام کردہ چیزوں کو حرام جاننے والا یعنی ان پر عمل کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَأَحَلَّلْتُ الْحَلَائِلَ وَحَرَمْتُ الْحَرَامَ وَلَمْ أَرِدْ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا أَذْخُلُ الْجَنَّةَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں فرض نمازیں ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں (شریعت کی) حلال کردہ چیزوں کو حلال جانوں اور حرام کردہ چیزوں کو حرام جانوں لیکن اس سے زیادہ کچھ نہ کروں، تو کیا میں جنت میں چلا جاؤں گا؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”ہاں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

دو نابالغ بچوں کے فوت ہونے پر صبر کرنے والے والدین جنت میں جائیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يَمُوتُ لِأَحَدًا كُنَّ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْسِبُهُ، الْأَدْخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ أَوْثَانِ يَارَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ أَوْثَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے فرمایا ”تم میں جس کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اللہ کی رضا کے لیے صبر کرے تو جنت میں جائے گی ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر دو بچے مریں تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اگر دو مریں تب بھی یہی ثواب ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے والا جنت میں جائیگا۔

۳۶۸

مسئلہ

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ وَ الطَّبْرَانِيُّ (۲)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اسے موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی۔“ اسے نسائی، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

”لاحول ولا قوة الا بالله“ کا کثرت سے وظیفہ کرنے والا جنت میں

۳۶۹

مسئلہ

جائے گا۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَدْلَكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۳)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں آگاہ نہ کروں؟“ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! ضرور آگاہ فرمائیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (ترجمہ = نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں)۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب البر و الصلوة ، باب فضل من يموت له ولد فيحسبه

۲- سلسلة احاديث الصحيحة للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ۹۷۲

۳- سنن ابن ماجه ، للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ۳۰۸۳

مسئلہ ۳۷۰

”سبحان الله العظيم وبحمده“ کا وظیفہ کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس نے سبحان اللہ العظیم و بحمدہ“ (عظمت والا اللہ اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے) ”کہا“ اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷۱

جو شخص اپنے مال کی وجہ سے بے گناہ قتل کیا گیا وہ جنت میں جائے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ مَظْلُومًا فَلَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص ظلم کے ساتھ اپنے مال کی وجہ سے قتل کیا گیا اس کے لئے جنت ہے۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷۲

جس عورت نے حمل ساقط ہونے پر صبر کیا وہ جنت میں جائے گی۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّيْلِ نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنْ السَّقَطُ لَيَجُرُّ أُمَّهُ بِسَرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا حَسَبْتَهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۳) (صحيح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ساقط الحمل بچہ اپنی ماں کو انگلی سے پکڑ کر جنت میں لے جائے گا بشرطیکہ اس نے ثواب کی نیت سے صبر کیا ہو۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷۳

حق کے مطابق فیصلہ کرنے والا قاضی جنت میں جائیگا۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاضِيَانِ فِي النَّارِ

۱- صحيح جامع الومذى ، للالبانى ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۲۷۵۷
 ۲- کتاب تحریم الدم ، باب من قتل دون ماله (۳/۳۸۰۸)
 ۳- کتاب الجنائز ، باب ماجاء لیمن اصیب بسقط (۱/۱۳۰۵)

وَ قَاضٍ فِي الْجَنَّةِ قَاضٍ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ وَقَاضٍ عَرَفَ الْحَقَّ
فَجَارَ مُتَعَمِّدًا أَوْ قَضَى بِغَيْرِ عِلْمٍ فَهَمَّا فِي النَّارِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ (۱)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”و قاضی جنم میں جائیں گے اور ایک قاضی جنت میں۔ وہ قاضی جس نے حق پہچانا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا وہ جنت میں جائے گا اور وہ قاضی جس نے حق پہچانا اور جانتے بوجھے ظلم کیا (یعنی فیصلہ حق کے خلاف کیا) اور وہ قاضی جس نے علم (تحقیق) کے بغیر فیصلہ کیا دونوں جنم میں جائیں گے۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

کسی مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت کا دفاع کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
ذَبَّ عَنِ عِرْضِ أَخِيهِ بِالْغَيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ (۲)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے کسی بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت سے برائی کو دور کیا اللہ پر اس کا حق ہے کہ وہ اسے آگ سے آزاد کرے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

کسی سے سوال نہ کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ ثُوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفُلُ لِي أَنْ لَا
يَسْئَلَ النَّاسَ شَيْئًا أَتَكْفُلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۳)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ”جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ کسی سے سوال نہیں کرے گا میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

غصہ پینے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْضَبْ
وَلَكَّ الْجَنَّةُ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (۴)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”غصہ نہ کر تیرے لیے جنت ہے۔“

۱- صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۱۷۷۴

۲- صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۶۱۱۶

۳- کتاب الزکاة ، باب کراهیة المسئلة

۴- صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۱۷۷۴

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

صحیح اور فجر کی نماز باقاعدگی سے باجماعت ادا کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبُرُودَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ زَوْاهُ مُسْلِمًا (۱)

حضرت ابو بکر بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے ٹھنڈے وقت کی دو نمازیں پڑھیں وہ جنت میں داخل ہوا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

ظہر سے قبل چار رکعت سنت پر مداومت اختیار کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کیں اللہ تعالیٰ اس بندے کے لیے جہنم کی آگ حرام کر دیں گے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسلسل چالیس روز تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ پانچوں نمازیں پڑھنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُذْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كَتَبَ لَهُ بَرَاءَةٌ تَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَ بَرَاءَةٌ مِنَ التَّفَاقِقِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے چالیس دن تک (پانچوں نمازیں) تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں اس کے لیے دو چیزوں سے آزادی لکھی جاتی ہے آگ سے اور نفاق سے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

درج ذیل سات آدمی جنت میں جائیں گے

۱- کتاب الصلاة ، باب فضل صلاة الصبح و العصر

۲- کتاب الصلاة ، باب (۱/۳۵۱)

۳- أبواب الصلاة ، باب (۱/۳۸۰)

- ۱۔ عادل حاکم ۲۔ جوانی کی عمر میں عبادت کی رغبت رکھنے والا ۳۔ زیادہ وقت مسجد میں گزارنے والا ۴۔ اللہ کیلئے دوسرے سے محبت کرنے والا ۵۔ تنہائی میں اللہ کے ڈر سے رونے والا ۶۔ اللہ کے ڈر سے حسین و جمیل عورت کی دعوت گناہ سے رکنے والا ۷۔ اللہ کی راہ میں خفیہ خرچ کرنے والا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ فَاجْتَمَعَا عَلَى ذَلِكَ وَتَفَرَّقَا وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ ذَاتٌ حَسَبٍ وَجَمَالَ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس روز کوئی سایہ نہیں ہوگا اس روز اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے (عرش) کے سائے تلے جگہ دے گا۔ ۱۔ عادل حاکم ۲۔ اللہ کی عبادت میں مشغول نوجوان ۳۔ وہ شخص جس کا دل مسجد سے نکلنے کے بعد واپس آنے تک مسجد میں اٹکا رہے ۴۔ اللہ کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے جن کا ملنا اور الگ ہونا خالص اللہ کیلئے ہی ہو ۵۔ وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے ۶۔ وہ شخص جسے کسی اونچے خاندان کی خوبصورت عورت نے دعوت گناہ دی اور اس نے کہا ”میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں“ ۷۔ وہ شخص جس نے اس طرح چھپا کر صدقہ کیا کہ بائیں ہاتھ تک کو پتہ نہ چلے دائیں نے کیا صدقہ کیا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

دوسروں کو معاف کرنے والا جنت میں جائے گا۔

مسئلہ ۳۸۱

عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَتَمَ

غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يَنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ عَلَىٰ رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّىٰ يُخَيِّرَهُ مِنْ
الْحُورِ الْعِينِ يُزَوِّجُهُ مِنْهَا مَا شَاءَ رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص انتقام لینے پر پوری طرح قادر تھا لیکن (انتقام نہ لیا اور) غصہ پی گیا (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اسے ساری مخلوق کے سامنے بلائیں گے اور اسے حور عین منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے گا کہ جس سے چاہے نکاح کرے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

تکبر، خیانت، قرض سے پاک شخص جنت میں جائے گا۔ ۳۸۲

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ
بِرِيءٍ مِنَ الْكِبْرِ وَالْعُلُولِ وَالذَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص تکبر، خیانت اور قرض سے پاک مرا وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اذان کا جواب دینے والا جنت میں داخل ہوگا۔ ۵۰۳۸۲

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ
يُنَادِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ هَذَا يَقِينًا دَخَلَ
الْجَنَّةَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اذان دی جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ خاموش ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جس نے موذن جیسے کلمات یقین کے ساتھ دہرائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔



الْمَحْرُومُونَ مِنَ الْجَنَّةِ فِي الْبَدَايَةِ

ابتداءً جنت سے محروم رہنے والے لوگ

(اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِكَرَمِكَ وَمَتَكَ)

جھوٹی قسم کھا کر دوسرے کا حق مارنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ افْتَطَعَ حَقَّ إِهْرَى مُسْلِمٍ بِمِمينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ وَ حَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ وَإِنْ قَضِيًّا مِنْ أَرَاكٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے (جھوٹی) قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مار لیا اللہ نے اس کے لیے جہنم واجب کر دی اور جنت حرام کر دی۔“ ایک آدمی نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! خواہ وہ معمولی سی چیز ہو؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”خواہ پیلو کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

حرام طریقے سے مال کمانے اور کھانے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُلِيٍّ بِالْحَرَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (۲)

(صحیح)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو جسم حرام غذا سے پلا ہے وہ جنت میں نہیں جائے گا۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب الايمان ، باب رعد من القطع حق مسلم بميمين
۲- مشکوة المصابيح ، للالہانی ، کتاب البیوع ، باب الکسب و طلب الحلال (۲/۲۷۸۷)

والدین کا نافرمان، دیوث اور مردکی مشابہت کرنے والی عورت جنت میں نہیں جائیں گے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ الْعَاقُ لِوَالِدَيْهِ وَالذَّيُّوثُ وَرَجُلَةٌ تَسَاءَى. رَوَاهُ الْحَاكِمُ (۱) (صحيح)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے والدین کا نافرمان، دیوث اور مردکی مشابہت کرنے والی عورت جنت میں نہیں جائیں گے۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صحيح)
حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اپنی رعایا کو دھوکہ دینے والا حاکم جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٍ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (۳)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”مسلمان رعیت پر حکومت کرنے والا حاکم اگر اس حال میں مرا کہ وہ اپنی رعیت سے دھوکہ کر رہا تھا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

احسان جتلانے والا والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَثَانٌ وَلَا عَاقٌ وَلَا مُدْمِنٌ خَمْرٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۴)

۱- کتاب الجامع الصحیر ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۳۰۵۸

۲- ابواب البر و الصلوة ، باب صلوة الرحم (۱۵۵۹/۲)

۳- کتاب الاحکام ، باب من امرعی دعیة فلم ینفع

۴- کتاب الاسلہ باب الرؤیة فی المدمن فی الخمر (۵۲۴۱/۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”احسان جتلانے والا۔ والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا (یعنی بوڑھا شرابی) جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۹ ہمسائے کو اذیت پہنچانے والا جنت سے محروم رہے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بِوَأَيْقَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہ ہو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹۰ بد زبان اور بد مزاج آدمی جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۲)

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بد زبان اور بد مزاج آدمی جنت میں نہیں جائے گا۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹۱ تکبر کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عبداللہ (بن مسعود) سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص کے دل میں رتی برابر تکبر ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹۲ چغتل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”چغتل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب الایمان ، باب بیان تحريم اهداء الجار
۲- کتاب الادب ، باب فی حسن الخلق (۳/۴۰۱۷)

۳- کتاب الایمان ، باب تحريم الکبر

۴- کتاب الادب ، باب فی القنات

وضاحت بعض احادیث میں "تمام" کا لفظ ہے، دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔

اپنے آپ کو جانتے بوجھتے غیر باپ سے منسوب کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ ۳۹۳

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "جو شخص جانتے بوجھتے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا باپ بنائے اس پر جنت حرام ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

بلاوجہ طلاق مانگنے والی عورت جنت میں نہیں جائے گی۔ ۳۹۴

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيَّمَا امْرَأَةٍ سَأَلْتُ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهِ رَائِحَةُ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۲)

(صحیح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس عورت نے اپنے شوہر سے بلاوجہ طلاق مانگی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔" اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

کالے رنگ کا خضاب لگانے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ ۳۹۵

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۳)

(صحیح)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آخری زمانے میں کچھ لوگ کبوتر کے سینے جیسا سیاہ رنگ کا خضاب لگائیں گے ایسے لوگ جنت کی خوشبو تک نہ پائیں گے۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔



۱- کتاب الفرائض ، باب من ادعی غیر ابیہ

۲- کتاب اللباس ، باب ماجاء فی خضاب السواد (۲/۴۵۴۸-۳۵۴۸)

لَا يَجُوزُ الْحُكْمُ لِأَحَدٍ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

کسی متعین شخص کے بارے میں جنتی ہونے کا حکم لگانا جائز نہیں

کسی شخص کے بارے میں قطعی جنتی کا حکم لگانا جائز نہیں۔

۳۹۶

کسی شخص کے قطعی جنتی یا جہنمی ہونے کا علم صرف اللہ تعالیٰ

۳۹۷

کو ہے۔

عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَ هِيَ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّهُ أَقْسِمُ الْمُهَاجِرُونَ قُرْعَةَ فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَتَرَلَنَا فِي آيَاتِنَا فَرَجَعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوْفِي فِيهِ فَلَمَّا تُوْفِي وَ غَسِلَ وَ كَفِّنَ فِي أَنْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحِمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهِدَتْنِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ قُلْتُ يَا بَابِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ فَقَالَ أَمَا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ وَ اللَّهُ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَ اللَّهُ مَا أَدْرِي وَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ بِي قَالَتْ فَوَ اللَّهُ لَا أُرْكَبِي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ام العلاء انصاریہ رضی اللہ عنہا کی بیعت کرنے والی خواتین میں سے تھیں، کبھی ہیں کہ قرعہ ڈال کر مہاجرین کو انصار میں تقسیم کیا گیا تو ہمارے حصہ میں حضرت عثمان بن مظعونؓ آئے، ہم نے انہیں اپنے گھر میں ٹھہرایا پھر وہ اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں فوت ہوئے فوت ہونے کے بعد انہیں غسل دیا گیا کفن پھنڈا گیا رسول اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں نے کہا اے ابوسائب (حضرت عثمان بن مظعونؓ کی کنیت) تجھ پر اللہ کی رحمت ہے میں تیرے حق میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تجھے عزت بخشی، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”(ام العلاء) تجھے کیسے معلوم ہوا

اللہ نے اس کو عزت دی ہے؟“ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان پھر اللہ تعالیٰ کس کو عزت دے گا۔“ آپ نے ارشاد فرمایا ”بے شک عثمان کو موت آگئی اور اللہ کی قسم میں بھی اس کے لئے (اللہ سے) خیر اور بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن اللہ کی قسم میں نہیں جاتا کہ (قیامت کے روز) میرا کیا حال ہوگا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔“ حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اللہ کی قسم اس کے بعد میں نے کبھی کسی کو (گناہ سے) پاک نہیں کہا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت
۱۔ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام لے کر آپ ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے انہیں جنتی کہنا جائز ہے۔
۲۔ اپنے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے جو بات ارشاد فرمائی وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کبریائی، استثناء اور جلال کے پیش نظر فرمائی جس کا اظہار دوسری حدیث میں یوں فرمایا کہ ”کوئی شخص اپنے اعمال سے جنت میں نہیں جائے گا۔“ عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ بھی؟“ فرمایا ”ہاں“ میں بھی۔ الایہ کہ میرا رب اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے۔“ (مسلم) ۳۔ یاد رہے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو دو دفعہ ہجرت حوشہ کی سعادت حاصل ہوئی اور تیسری دفعہ مدینہ منورہ کی ہجرت کا شرف پایا۔ آپ کی وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا ”تم دنیا سے اس طرح رخصت ہوئے کہ تمہارا دامن ذرہ برابر دنیا سے آلودہ نہ ہونے پایا اس کے باوجود آپ ﷺ نے ان کے قطعی جنتی ہونے کا حکم لگانے والی خاتون کو ٹوک دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے میدان جنگ میں قتل ہونے والے ایک شخص کو جنتی سمجھا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”ہرگز نہیں وہ جہنم میں ہے۔“

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَتِلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَلَنَا قَدْ اسْتَشْهِدَ قَالَ كَلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ بَعَاءً ۖ قَدْ غَلَّهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحيح)
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ فلاں شخص شہید ہو گیا (اور جنت میں ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ہرگز نہیں میں نے اسے مال غنیمت کی ایک چادر چوری کرنے کے گناہ میں جہنم میں دیکھا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

کسی زندہ یا فوت شدہ آدمی کو خواہ وہ بظاہر کتنا برا متقی، عالم، ولی، پیر، فقیر اور درویش ہی کیوں نہ ہو، قطعی جنتی سمجھنا جائز نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ

لِيَعْمَلَ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحْتَمَّ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ
الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُحْتَمَّ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ایک آدمی مدت تک جنتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے پھر اس کا خاتمہ جہنمیوں والے کام پر ہوتا ہے اور ایک آدمی مدت تک جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے پھر اس کا خاتمہ جنتیوں والے کام پہ ہوتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ
الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ایک آدمی لوگوں کی نظر میں جنتیوں والے کام کرتا ہے اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور ایک آدمی لوگوں کی نظر میں جہنمیوں والے کام کرتا ہے جبکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت دیے تو اولیاء اللہ کی قبروں اور مزاروں پر ٹڈیوں کی نیازیں دینا اور چڑھاوے چڑھانا شرک اکبر ہے ہی لیکن مذکورہ احادیث کی روشنی میں ایک لائحہ عمل ہے کار اور بے فائدہ عمل بھی ہے اس لئے کہ کسی بھی فوت شدہ آدمی کے بارے میں اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں کہ قبر میں وہ آرام کی نیند سو رہا ہے یا اللہ کے عذاب میں گرفتار ہے۔



تَذْكِرَةُ الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ فِي الْجَنَّةِ

جنت میں بیتے دنوں کی یادیں

پرانے ساتھی کی یاد اور اس سے ملاقات کا عبرت انگیز منظر

۳۰۰

فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۖ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ۖ
يَقُولُ أَتَيْتَكَ لِمَنِ الْمُصَدِّقِينَ ۖ إِذَا مِثْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا ۖ إِنَّا لَمَدِينُونَ ۖ قَالَ
هَلْ أَنْتُمْ مُّظَلِّعُونَ ۖ فَأَطَّلَعَ فَرَأَاهُ فِي سَوَاءٍ الْجَحِيمِ ۖ قَالَ تَاللَّهِ إِن كِدَّتْ لَتُزِدُنِي
وَ لَوْ لَا نِعْمَةٌ رَبِّي لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ۖ أَلَمْآ نَحْنُ بِمَبِيَّتِينَ ۖ إِلَّا مَوْتَنَا الْأُولَى
وَ مَا نَحْنُ بِمُعَدِّيْنَ ۖ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۖ لِمِثْلِ هَذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ۖ
(۶۱-۵۰:۳۷)

(جنت میں) اہل جنت ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر حال احوال دریافت کریں گے ان میں سے ایک کے گا۔ دنیا میں میرا ایک ساتھی تھا جو مجھ سے کہا کرتا تھا کیا تو بھی (اس بات کو) مانتا ہے کہ جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیوں کا پتھر بن کر رہ جائیں گے تو (دوبارہ زندہ ہو کر اپنے اپنے اعمال کا) بدلہ پائیں گے؟ پھر وہ (اپنے جنتی ساتھیوں کو مخاطب کر کے) پوچھے گا ”اب آپ لوگ دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ صاحب کہاں ہیں؟“ (وہیں سے وہ جنتی) جھانکے گا تو اپنے ساتھی کو جہنم کی گہرائی میں پائے گا اور (اسے مخاطب کر کے) کہے گا ”واللہ! تو تو مجھے بھی ہلاک کر دینے والا تھا اگر میرے رب کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو آج میں بھی ان لوگوں میں شامل ہوتا جو پکڑے گئے ہیں۔“ پھر وہ جنتی اپنے دوستوں سے مخاطب ہو کر اپنی مسرت اور خوشی کا اظہار ان الفاظ میں کرے گا) ”اچھا تو یہ صحیح ہے نا کہ اب ہمیں (جنت میں) موت نہیں آئے گی؟ ہاں جو پہلے موت آچکی بس آچکی، نہ ہی ہم عذاب دیئے جائیں گے؟ یقیناً یہ بہت بڑی کامیابی ہے ایسی کامیابی حاصل کرنے کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے۔“ (سورہ صفت، آیت ۵۰-۶۱)

اہل جنت اپنی مجالس میں دنیا کی زندگی کی یادیں تازہ کیا کریں گے

وَاقْبَلْ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ۝
فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقْنَا عَذَابَ السَّمُومِ ۝ إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ۝

(۲۸:۲۵:۵۲)

جنتی لوگ آپس میں ایک دوسرے سے (دنیا کے گزرے ہوئے) حالات پوچھیں گے اور آپس میں کہیں گے ہم پہلے (دنیا کی زندگی میں) اپنے گھر والوں میں ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے تھے آخر کار اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل فرمایا اور ہمیں جھلسا دینے والی ہوا کے عذاب سے بچالیا ہم اس سے پہلے (دنیا میں) اسی سے دعائیں مانگتے تھے وہ واقعی بڑا محسن اور مہربان ہے (سورہ طور، آیت ۲۵-۲۸)



اصْحَابُ الْأَعْرَافِ

اعراف والے لوگ

جنت اور جہنم کے درمیان ایک بلند جگہ پر بعض لوگ رہائش پذیر ہوں گے۔ جنہیں اصحاب الاعراف (بلندیوں والے) کہا جائے گا۔

۴۰۲

اصحاب الاعراف کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی جس وجہ سے وہ نہ تو جنت میں جا سکیں گے نہ ہی جہنم میں جائیں گے۔ لیکن اللہ کے فضل و کرم سے جنت میں جانے کے امیدوار ہوں گے۔

۴۰۳

وَ بَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيْمَتِهِمْ وَ نَادَوْا
 أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلِّمُوا عَلَيْنَا لَمْ يَدْخُلُوهَا وَ هُمْ يَظْمَعُونَ ۝ (۷: ۴۶)

دونوں گردہوں (یعنی جنتی اور جہنمی) کے درمیان ایک پردہ (دیوار) ہو گا جس کی بلندی پر کچھ لوگ ہوں گے جو ہر ایک کو ان کے نشان سے پہچانیں گے (یعنی جنتیوں کو ان کے روشن چہروں سے اور جہنمیوں کو ان کے سیاہ چہروں سے) یہ اعراف والے جنتیوں کو پا کر کہیں گے ”السلام علیکم“ اعراف والے جنت میں داخل تو نہیں ہوئے ہوں گے لیکن جنت کے امیدوار ہوں گے۔ (سورہ اعراف، آیت ۴۶)

۴۰۴

اعراف والے جہنمیوں کو دیکھ کر درج ذیل دعا مانگیں گے۔

۴۰۴

وَ إِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ

الظَّالِمِينَ ○ (۷ : ۴۷)

جب اعراف والوں کی نگاہیں آگ والوں کی طرف پھرائی جائیں گی تو وہ کہیں گے ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں ان عالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ فرماتا“ (سورہ اعراف، آیت ۴۷)

اعراف والے کا اپنے بعض آشنا جنہمیوں سے عبرت آموز خطاب۔

وَ نَادَىٰ أَصْحَابَ الْأَعْرَافِ رَجُلًا يَّعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ○ أَ هُوَ لِآيَةِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ أَدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا يَخُوفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ○ (۷ : ۴۸-۴۹)

اصحاب الاعراف کچھ لوگوں کو ان کی (بعض) علامتوں سے پہچان کر کہیں گے ”آج تمہارا جتھا اور دنیا میں تکبر اور غرور تمہارے کسی کام نہ آیا۔ کیا یہ (اہل جنت) وہی لوگ نہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ انہیں تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے کچھ بھی نہیں دے گا؟ (آج انہیں سے کہا گیا ہے) داخل ہو جاؤ جنت میں تمہارے لیے خوف ہے نہ غم۔ (سورہ اعراف، آیت ۴۸-۴۹)



عَقِيدَتَانِ مُتَضَادَتَانِ وَعَاقِبَتَانِ مُتَضَادَتَانِ دو متضاد عقیدے اور دو متضاد انجام

۲۰۶

دنیا کے عیش و آرام اور تازو و نعم میں مزے کی زندگی بسر کرنے والے کافر لوگ دنیا کی زندگی میں اہل ایمان کی بے کسی اور بے بسی پر ہنستے اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں، آخرت میں اہل ایمان جنت کی نعمتوں میں مزے کی زندگی بسر کرتے ہوئے اہل کفار کی بے کسی اور بے بسی پر ہنسیں گے اور ان کا مذاق اڑائیں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ○ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ○ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ○ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ○ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَفِظِينَ ○ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ○ عَلَى الْأَرَابِكِ يُنظَرُونَ ○ هَلْ تُؤْتِبُ الْكُفَّارَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ○

(۳۶:۲۹:۸۳)

مجرم لوگ دنیا میں ایمان لانے والوں کا مذاق اڑاتے تھے جب ان کے پاس سے گزرتے تو آنکھیں مار مار کر ان کی طرف اشارے کرتے تھے، اپنے گھر والوں کی طرف پلٹتے تو مزے لیتے ہوئے پلٹتے تھے اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے تھے کہ یہ نیسکے ہوئے لوگ ہیں حالانکہ وہ ان پر گمران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے آج ایمان لانے والے کفار پر ہنس رہے ہیں مسندوں پر بیٹھے ہوئے ان کا حال دیکھ رہے ہیں کافر جو کچھ دنیا میں کرتے تھے اس کا ثواب (بدلہ) انہیں مل ہی گیا۔ (سورہ مطفقین، آیت ۳۶-۲۹)

بَعْضُ نِعَمِ الْجَنَّةِ فِي الدُّنْيَا دنیا میں جنت کی بعض نعمتیں

مسئلہ ۳۰۷ حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ایک پتھر ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حجر اسود جنت سے اترا ہوا پتھر ہے جو کہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۸ عجمہ کھجور جنت کا پھل ہے۔

مسئلہ ۳۰۹ مقام ابراہیم جنت کا پتھر ہے۔

مسئلہ ۳۱۰ زیتون جنت کا درخت ہے۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ وَالشَّجْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ (۲)

حضرت رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عجمہ (کھجور) اور چٹان (یعنی مقام ابراہیم) اور درخت (یعنی زیتون) جنت میں سے ہیں۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۱۱ رسول اکرم ﷺ کے حجر مبارک اور منبر شریف کی درمیانی

جگہ جنت کا ٹکڑا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ

۱- ابواب الحج ، باب فضل الحجر الاسود

۲- تحقيق مصطفى عبدالقادر ، دار الكتب العلمية ، بيروت (۲۲۶/۴)

مِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَ مِنْبَرِي عَلِي حَوْضِي. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میرے حجرے اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر واقع ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳۱۲ مہندی جنت کی خوشبوؤں میں سے ایک خوشبو ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ رِيحَانِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْخِثَاءُ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اہل جنت کے لئے خوشبوؤں کی سردار مہندی کی خوشبو ہے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۱۳ بکری جنت کے جانوروں میں سے ایک جانور ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَنَمَ مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ فَاْمَسْحُوا رُغَامَهَا وَصَلُّوا لِي مَرَابِضَهَا رَوَاهُ النَّيْهَقِيُّ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے (اس کے باڑے سے) اس کا رینٹ اور تھوک وغیرہ صاف کرو اور اس میں نماز پڑھ لو۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۱۴ وادی بطحان جنت کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْحَانُ عَلِي بَرَكَةٌ مِنْ بَرَكَاتِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بطحان جنت کے تالابوں میں سے ایک تالاب پر ہے۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت بطحان مدینہ منورہ سے متصل بہتی تبا کے قریب ایک وادی کا نام ہے۔

۱- کتاب الصلاة ، فی مسجد مکة و مدینة

۲- سلسلہ احادیث الصحیحہ للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۱۱۲۸

۳- سلسلہ احادیث الصحیحہ للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۱۴۳۰

۴- سلسلہ احادیث الصحیحہ للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۷۶۹

الادعية في طلب الجنة جنت طلب کرنے کی دعائیں

اللہ تعالیٰ سے جنت طلب کرنے کی چند دعائیں درج ذیل ہیں۔

۳۱۵

(۱) "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَ آجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَ آجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَادَ بِهِ عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَ مَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَ مَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا (۱)"

(صحیح)

"یا اللہ میں تجھ سے ہر طرح کی بھلائی مانگتا ہوں، جلد یا دیر کی۔ جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا اور تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں ہر طرح کی برائی سے، جلد یا دیر کی، جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا۔ یا اللہ! میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور نبی ﷺ نے مانگی اور ہر اس برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس سے تیرے بندے اور نبی ﷺ نے پناہ مانگی۔ یا اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ایسے قول و فعل کا جو جنت کے قریب لے جائے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں آگ سے اور اس قول و فعل سے جو آگ کے قریب لے جائے۔ یا اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو نے میرے لئے جس تقدیر کا فیصلہ کیا اسے میرے حق میں بہتر بنا دے۔"

(۲) "اللَّهُمَّ اِقْسِمْنَا لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَعَاصِيكَ وَ مِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّاتِكَ وَ مِنَ الْيَقِينِ مَا نَهَوْنَ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَ مَتَّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَ أَبْصَارِنَا وَ قُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَ اجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَ اجْعَلْ دَارَنَا حَقًّا"

۱ - صحیح سنن ابن ماجہ ، للألبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۳۱۰۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ظَلَمْنَا وَانْصُرْنَا عَلَىٰ مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا
اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا“ (۱) (صحیح)

”یا اللہ! تو ہمیں اتنی خشیت عطا فرما جو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اتنی اطاعت نصیب فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچا دے اور اتنا یقین عطا فرما جو دنیا کے مصائب سہنا ہمارے لئے آسان بنا دے۔ یا اللہ! جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں ہمارے کانوں، آنکھوں اور دوسری قوتوں سے فائدہ پہنچا اور ہمیں اس فائدے کا وارث بنا (یعنی عمر بھر ہمارے حواس صحیح سلامت رکھے) جو شخص ہم پر ظلم کرے اس سے تو انتقام لے اور دشمنوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔ دین کے معاملے میں ہم پر مصیبت نہ ڈال دنیا کو ہماری زندگی کا سب سے بڑا مقصد نہ بنا نہ ہی دنیا کو ہمارے علم کی منزل مقصود بنا اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے۔“

(۳) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَائِمِ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ
بَرٍّ وَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ (۲)

اے اللہ! ہم آپ سے آپ کی رحمت کے اسباب اور آپ کی مغفرت کے سامان اور ہر نیکی سے حصہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ! ہم آپ سے جنت کے حصول میں کامیابی اور آگ سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔

(۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَ تَضَعِ وِزْرِيْ وَ تُصْلِحَ اَمْرِيْ وَ تُظَهِّرَ
قَلْبِيْ وَ تُحْصِنَ فَرْجِيْ وَ تُنَوِّرَ قَلْبِيْ وَ تَغْفِرَ لِيْ ذَنْبِيْ وَ اَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَىٰ مِنَ
الْجَنَّةِ (۳)

اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ میرا ذکر بلند فرما، میرا بوجھ ہلکا فرما، میرے معاملات کی اصلاح فرما، میرے دل کو پاکیزہ بنا، میری شرمگاہ کی حفاظت فرما، میرے دل کو روشن فرما، میرے گناہ معاف فرما اور میں آپ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔

(۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَ اسْتَجِيْرُكَ مِنَ النَّارِ (۴) (حسن)

اے اللہ میں آپ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ سے پناہ مانگتا ہوں۔ (تین بار یہ کلمات

کہنے چاہیں)

۱- صحیح جامع الرمذی، للابانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث ۲۷۳۰

۲- مستدرک حاکم ۵۲۵/۱

۳- مستدرک حاکم ۵۲۰/۱

۴- صحیح جامع الرمذی، ابن ماجہ، نسائی، للابانی

مَسَائِلٌ مُتَّفَرِّقَةٌ

متفرق مسائل

جنت میں داخلہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہی ممکن

۳۱۶

مسئلہ

ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ فَيَقِيلُ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي رَبِّي بِرَحْمَتِهِ زَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”کوئی شخص اپنے اعمال سے جنت میں نہیں جائے گا۔“ عرض کیا گیا ”یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا آپ بھی؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ہاں میں بھی، الایہ کہ میرا رب اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا

ہے۔

تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرنے والے کے لیے خود

۳۱۷

مسئلہ

جنت سفارش کرتی ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللَّهُمَّ ادْخُلْهُ الْجَنَّةَ وَ مِنْ اسْتِجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللَّهُمَّ اجْزُهُ مِنَ النَّارِ زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کیا (اس کے حق میں) جنت کہتی ہے“ یا اللہ! اسے جنت میں داخل فرما اور جو شخص تین مرتبہ آگ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے (اس کے حق میں) آگ کہتی ہے یا اللہ! اسے آگ سے

۱- کتاب صفات المنافقين ، باب لن يدخل الجنة احد بعمله

۲- ابواب الجنة ، باب ما جاء في صلاة انهار الجنة ، محكمة دلائل وبراین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پناہ دے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والے مساکین اور فقراء اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے۔

۳۱۸

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (صحيح)
حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”مہاجر فقراء اغنیاء سے پانچ سو سال قبل جنت میں جائیں گے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

ہر انسان کی جنت اور جہنم میں جگہ ہوتی ہے لیکن جب کوئی آدمی جہنم میں چلا جاتا ہے تو اس کی جنت والی جگہ جنتیوں کو دے دی جاتی ہے۔

۳۱۹

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا لَهُ مَنزِلَانِ مَنزِلٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنزِلٌ فِي النَّارِ فَإِذَا مَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ وَوَرِثَ أَهْلَ الْجَنَّةِ مَنزِلَهُ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى أَوْلِيكَ هُمُ الْوَارِثُونَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کے دو مقام نہ ہوں ایک جنت میں ایک جہنم میں لیکن جب کوئی شخص مرنے کے بعد جہنم میں چلا جاتا ہے تو اہل جنت اس کے جنت والے مقام کے وارث بن جاتے ہیں اور یہی تفسیر ہے اللہ تعالیٰ کے قول ”أَوْلِيكَ هُمُ الْوَارِثُونَ“ کی یعنی یہ لوگ ہیں (جنت کے) وارث (سورۃ مومنین آیت ۱۰) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

جہنم میں جانے کے بعد نبی ﷺ کی شفاعت پر جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہونے والے لوگوں کو جنتی لوگ ”جہنمی“ کے نام سے پکاریں گے۔

۳۲۰

عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ

۱- ابواب الزهد ، باب ماجاء ان فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل اغنيائهم

۲- كتاب الزهد ، باب صفة الجنة (۲/۳۵۰۳)

مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسْمَوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کچھ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے آگ سے نکالے جائیں گے اور جنت میں داخل کئے جائیں گے لوگ انہیں ”جنمی“ کے نام سے پکاریں گے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت جنمی، طعن کے طور پر نہیں کہا جائے گا بلکہ اللہ کا فضل یاد دلانے کے لیے کہا جائے گا جس نے انہیں اپنے فضل و کرم سے جہنم سے نجات دلائی تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ شکر گزار بنیں۔

جستی آدمی کی روح قیامت سے پہلے جنت میں پہنچ جاتی ہے۔

مسئلہ ۳۲۱

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَعْلُقُ فِي شَجَرَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ يُبْعَثُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت عبدالرحمن بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ”مومن کی روح (مرنے کے بعد) جنت کے درختوں پر اڑتی پھرتی ہے یہاں تک کہ جس روز مردے اٹھائے جائیں گے اس روز وہ روح اپنے جسم میں لوٹادی جائے گی۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مومن کو اللہ کی رحمت کا امیدوار اور اس کے عذاب سے ہمیشہ

مسئلہ ۳۲۲

خائف رہنا چاہیے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَبْئَسَ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”اگر کافر کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کس قدر وسیع ہے تو وہ جنت سے کبھی مایوس نہ ہو اور اگر مومن کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا کیا عذاب ہے تو وہ کبھی جہنم سے بے خوف نہ ہو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

- ۱- کتاب الذکر و الدعاء ، باب اکثر اهل الجنة و النار
- ۲- کتاب الزهد ، باب ذکر القبر (۲/۳۴۴۶)
- ۳- کتاب الرفاق ، باب الرجاء مع الخوف

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَابٍ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرْجُو اللَّهَ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک قریب المرگ نوجوان کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا ”تم کیا محسوس کرتے ہو؟“ اس نے عرض کیا ”یا رسول اللہ (ﷺ) اللہ کی قسم! ڈرتا بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پر امید بھی ہوں۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس موقع پر جب کسی کے دل میں خوف اور امید جمع ہوتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ حسب امید فضل و کرم کرتے ہیں اور حسب خوف محفوظ و مامون رکھتے ہیں۔“ اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مشرکین کے فوت ہونے والے نابالغ بچوں کا معاملہ اللہ بہتر جانتا ہے۔

مسئلہ ۳۲۳

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: اللَّهُ إِذَا خَلَقَهُمْ أَعْلَمَ بِمَا كَانُوا عَمِلِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ سے مشرکین کی (فوت ہونے والی نابالغ) اولاد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ (بڑے ہو کر) کیا عمل کرتے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۴

مسلمانوں کے فوت شدہ نابالغ بچوں کی پرورش جنت میں حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہما کرتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْفَالُ الْمُسْلِمِينَ فِي جَبَلٍ فِي الْجَنَّةِ يَكْفُلُهُمْ إِبْرَاهِيمُ وَسَارَةُ حَتَّى يَدْفَعُوهُمْ إِلَى آبَائِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مسلمانوں کے بچے (فوت ہونے کے

۱- صحیح جامع الرومى، للالبانى، الجزء الاول، رقم الحديث ۶۹۶
 ۲- مختصر صحیح بخاری للزیبیدی، رقم الحديث ۶۹۶ ۲- کتاب الزهد، باب ذکر القبر

بعد) جنت میں پرورش پاتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی بیوی حضرت سارہ رضی اللہ عنہما ان کی نگہداشت فرماتے ہیں حتیٰ کہ قیامت کے روز وہ انہیں ان کے والدین کے سپرد کریں گے۔" اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

جنت اور اس کی نعمتیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رحم کی علامت ہیں۔

مسئلہ ۳۲۵

جنم اور اس کی تکلیفیں اللہ تعالیٰ کے عذاب کی علامت ہیں

مسئلہ ۳۲۶

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاحَبَ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوذِيَتْ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَالِي لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا ضِعْفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مَنْ أَسَاءَ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكَ مَنْ أَسَاءَ مِنْ عِبَادِي وَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمْ مَلُؤَهَا فَمَا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِي فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطْ قَطْ فَهَذَا لِكَ تَمْتَلِي وَ يُؤْوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت اور جنم نے آپس میں بحث کی آگ نے کہا میرے اندر متکبر اور جاہر لوگ داخل ہوں گے جنت نے کہا میرے اندر صرف ضعیف لوگ ہی آئیں گے، گرے پڑے اور عاجز لوگ۔ تب اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے میں اپنے بندوں سے جس پر چاہوں گا تیرے ذریعہ رحم کروں گا اور جنم سے کہا تو میرا عذاب ہے میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا تیرے ذریعہ عذاب دوں گا۔ اور تم بھری جاؤ گی۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جنم لوگوں سے تو نہیں بھر سکے گی البتہ اللہ تعالیٰ اس کے اوپر اپنا قدم مبارک رکھیں گے تب وہ کہے گی بس! بس! اور بھر جائے گی۔ اس کا ایک حصہ دوسرے پر سمٹ جائے گا۔ مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۷

ہر جنتی جنت میں اپنے محل کو دنیا کے مکان سے بہتر پہچانتا ہو گا۔

مسئلہ ۳۲۸

جنت میں داخل ہونے سے پہلے سب کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے پڑیں گے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ۖ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حَبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ فَيَتَقَاصُونَ مَطَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا نَقُوا وَ هَدَبُوا أُذُنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ بِمَسْكِنِهِ فِي الْجَنَّةِ أَذَلُّ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب اہل ایمان جہنم کے اوپر (رکھے ہوئے پل صراط) سے گزر جائیں گے تو جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل کے اوپر روک لئے جائیں گے اور دنیا میں لوگوں نے ایک دوسرے پر جو ظلم کئے ہوں گے ان کا بدلہ چکایا جائے گا جب سارے اہل ایمان پاک صاف ہو جائیں گے تو پھر انہیں جنت میں جانے کی اجازت دی جائے گی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ہر جنتی جنت میں اپنی جگہ سے دنیا کی جگہ کے مقابلے میں زیادہ آشنا ہوگا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔“

جنت میں اہل ایمان کی اولادیں اگر درجہ میں کم ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کی اولاد کا درجہ بڑھا کر ان کے والدین کے برابر کر دیں گے تاکہ اہل ایمان کے والدین کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيَرْفَعُ ذُرِّيَّةَ الْمُؤْمِنِ إِلَيْهِ فِي دَرَجَتِهِ وَ إِنْ كَانُوا ذُوْنَهُ فِي الْعَمَلِ لِيَتَفَرَّ بِهَمَّ عَيْشَتَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْيَاةٍ (۲:۵۲) ثُمَّ قَالَ وَ مَا نَقُصُّنَا لِآبَاءِ لِمَا أَعْطَيْنَا الْبَنِينَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی اولادوں کے درجات کو بلند فرمادیں گے خواہ ان کے عمل ان درجات والے نہ ہی ہوں تاکہ اس سے اہل ایمان کی آنکھوں کو قرار حاصل ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی کسی درجہ ایمان میں ان کی پیروی کی ان کی اولاد کو بھی ہم ان کے

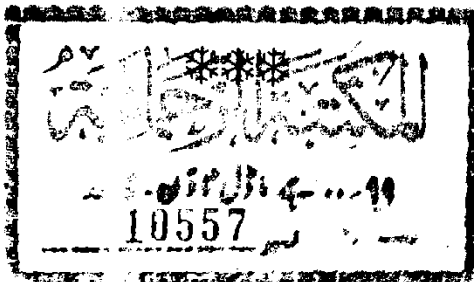
والدین) کے ساتھ ملا دیں گے اور والدین کے عمل سے کوئی چیز کم نہ کریں گے۔ (سورہ طور آیت ۲۱) پھر آپ نے ارشاد فرمایا ”والدین کے ساتھ ان کی اولادوں کو ملانے کے عوض میں ہم ان کے والدین کی نعمتوں سے کوئی چیز کم نہ کریں گے۔“ اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

جس شخص کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہوگا بالاخر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اسے بھی جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرما دیں گے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَبْرُنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَبْرُنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَبْرُنُ ذُرَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں جو کے برابر بھلائی ہوئی وہ بھی جہنم سے نجات پا جائے گا۔ (اور جنت میں داخل ہوگا) پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں گہیوں برابر بھلائی ہوئی وہ بھی جہنم سے نکل آئے گا۔ پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی ہوئی وہ بھی جہنم سے نکل آئے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

KitaboSunnat.Com



حکیم المسلمین

کے مطبوعہ

ابتداء و سنت کے مسائل
(اردو، انگریزی، سندھی)

تزیین کے مسائل
(اردو، انگریزی، سندھی)

منمذبا کے مسائل
(اردو، سندھی)

طہارت کے مسائل
(اردو، انگریزی، سندھی)

ذکر و تشریح کے مسائل
(اردو، سندھی)

بخاری کے مسائل
(اردو، سندھی)

زکوٰۃ کے مسائل
(اردو، انگریزی، سندھی)

دعا کے مسائل
(اردو، سندھی)

حج اور عمرہ کے مسائل
(اردو، سندھی)

روزوں کے مسائل
(اردو، انگریزی، سندھی)

نکاح کے مسائل

بہرہ کے مسائل

جنت کا بیان

طلاق کے مسائل

ترویج کے لیے

شفاعت کا بیان

مہجرت کا بیان



Hadith Publications

2 Sheesh Mahal Road Lahore ☎ 7232808